تعلیم الدّین

مکمل و مدلل

علم دین کے تمام اجزاء عقائد، اعمال، عبادات،
معاملات، سیاست و معاشرت، آداب، تہذیب و
اخلاق کی مستند کتاب مع حالات و شجرہ مشائخ چشت

از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی

دار الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱

فہرست مضامین تعلیم الدین

مضمون	صفحہ
حضرت مصنف رح	۴

عقائد و تصدیقات

مضمون	صفحہ
شرک کی اقسام	۲۷
اشراک فی العلم	۲۹
اشراک فی التصرف	"
اشراک فی العبادۃ	"
اشراک فی العادۃ	"
بدعات قبور	۳۰
بدعات رسوم	۳۱
بعض کبائر	۳۲
ایمان کے شعبے	۳۴
معاصی کے دنیوی نقصانات	۳۶
طاعات کے دنیوی منافع	۳۷

اعمال و عبادات ۳۸

مضمون	صفحہ
نماز کے احکام	۴۱
کتاب الجنائز	۴۶
زکوٰۃ و صدقات	۴۸
کتاب الصوم	۴۹
تلاوت قرآن کے احکام	۴۹
ذکر دعا و استغفار	۵۰
حج و زیارت	۵۲
قسم اور نذر	۵۳

معاملات و سیاسیات

مضمون	صفحہ
نکاح	۵۸
معاملہ سیاست	۷۵
حکومت و انتظام مملکت	۷۹
سفر کے آداب	۸۱
آداب معاشرت	۸۲
لباس و زینت	۸۷
علاج و دعا	۹۱
تعبیر خواب	۹۲
سلام	۹۲
استیذان	۹۳
مصافحہ و معانقہ و قیام	۹۳
بیٹھنا، لیٹنا، چلنا	۹۴
آداب مجلس	۹۵
آداب متفرقہ	۹۷
حفاظت زبان	۹۹
حقوق و خدمت خلق	۱۰۳

تصوف و اخلاق

مضمون	صفحہ
بیعت	۱۱۰
ریاضت و مجاہدہ	۱۱۲
ذکر و اشغال	۱۱۴
اخلاق ذمیمہ	۱۲۲
مسائل شرعیہ	۱۲۹
حجاب و وقوف سالک میں	۱۳۲
اصلاح اغلاط	۱۳۳
عورتوں اور مردوں کی علت	۱۳۷
موانع طریق	۱۵۹
بزرگوں کے تجربے و تنبیہیں	۱۶۳
شجرہ بزرگان چشت	۱۷۶
مختصر حالات و سوانح اولیاء اللہ	۱۶۳
خاتمہ کتاب	۱۸۸

مقدمہ مصنف

از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ
هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ
مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

امّا بعد اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام نے صرف نماز روزہ اور چند غیبی خبریں کہ قیامت میں کیا کیا ہوگا، بہشت میں حور یں اور دوزخ میں سانپ بچھو ہیں، بتلائی ہیں اور انسان کے باقی ظاہری باطنی حالات متعلقہ سے اس کو کچھ تعرض نہیں، اللہ و رسول کو جیسا چاہو سمجھو، جو چاہو معاملہ کرو، تجارت جس طرح چاہو کرو، لوگوں سے جس طور چاہو برتاؤ کرو، جو چاہو کھاؤ، جو چاہو پیو، جو چاہو پہنو، نشست و برخاست ملاقات و معاشرت کے طریقے جو چاہو اختیار کرلو۔ اپنے نفس کو جن صفات سے چاہو متصف رکھو غرض تم کو ان امور میں ہر طرح آزادی ہے، اور اگر پابندی کا خیال آیا تو اصول تجارت

میں غیر قوموں کی تقلید کرو۔ طرز معاشرت قدیم یا جدید فلاسفروں سے حاصل کرو۔ مقامات نفس میں ان پڑھ لوگوں سے جو خدائی کے دعوے بھی نہ رکھتے ہوں مدد لو۔ غرض اس میں نہ الوہیت و رسالت کی تعلیم ہے۔ نہ معاملات کے اصول کی تعلیم، نہ اخلاق و آداب کی تفہیم نہ مقامات نفس کی تکمیل و تتمیم اور اس خیال باطل کے ایسے بڑے بڑے آثار مرتب ہوئے کہ خدا کی پناہ۔ ایک اثر مخالفین پر یہ ہوا کہ اسلام پر تعلیم کے ناکافی ہونے کا دھبہ لگایا۔ ایک اثر نو تعلیم یافتہ جوانوں پر یہ ہوا کہ بوجہ ناحقیقت شناسی کے یہ شبہ ان کے دل میں جم گیا اور اپنے کو بعض امور میں تہذیب جدید کا محتاج سمجھا اور زبان سے یا دل یا طرز عمل سے غیر طریقوں کو اپنے طریقے پر ترجیح دینے لگے اور بہت سے عقائد اسلام پر خود ہنسنے لگے۔ ایک اثر عوام پر یہ ہوا کہ نماز روزہ میں تو علماء سے رجوع کرنے کو ضروری سمجھے اور معاملات و معاشرت میں اپنے کو خود مختار جان لیا۔ اسی وجہ سے علماء سے کبھی اپنے مقدمہ یا تجارت کے متعلق رائے نہیں لی جاتی۔ نہ توحید و رسالت کے مباحث و احکام کی تحقیق کی جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اعمال سے شرک فی الالوہیت یا شرک فی النبوت لازم آجاتا ہے۔ بالخصوص مستورات کو ایک اثر اہل علم پر یہ ہوا کہ شب و روز اعمال و عبادات کے مسائل کے استنباط و استحضار میں شغل و اہتمام رہتا ہے۔ نہ معاملات کی تحقیق نہ اخلاق و آداب کا لحاظ، نہ اصلاح نفس و قلب کی کوشش حتی کہ ترقی علم کے ساتھ ہی عجب و کبر و حرص و محبت دنیا و غفلت کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ ایک اثر درویشوں پر یہ ہوا کہ شریعت اور طریقت کو جدا جدا

سمجھے۔ اور حقیقت کو اصل مقصود اور شریعت کو انتظامی قانون اعتقاد کرلیا۔ علماء سے نفور ہوگئے۔ واردات و احوال کو منتہی معراج خیال کیا۔ خیالات کو مکاشفات اور مکاشفات کو فوق الیقینیات یقین کیا۔ نہ اس کو میزان شرع میں وزن کرنے کی ضرورت نہ علماء سے پیش کرنے کی حاجت۔ غرض ہر طبقے کے لوگوں کو کم و بیش اس خیال باطل کا اثر ضرور پہنچا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۝ حالانکہ جس نے کتاب و سنت کو ذرا بھی طلب و التفات کی نگاہ سے دیکھا ہوگا، وہ ان سب امور کی تعلیم کو کھلے کھلے الفاظ میں پاوے گا اور شریعت مطہرہ کو کافی وافی اور دوسری کتب و حکم و قوانین و تعالیم سے مستغنی کرنے والا دیکھے گا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں یوں نہ فرماتے۔ اَرۡسَلۡنَا فِیۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيۡكُمۡ وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ؕ وَنَحۡوُ ذٰلِكَ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کے ذکر بعض باتیں یہود کی ہم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں، اگر آپ کی اجازت ہو کچھ لکھ لیا کریں، جواب میں ارشاد فرماتے ہیں اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً الحدیث رواہ احمد) اور یہ تو ایسی کھلی بات ہے جس کے ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ آخر جس قرآن میں: يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

مذکور ہے اسی قرآن میں فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ الآیۃ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ
الآیۃ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا الآیۃ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ الآیۃ وَ
اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا الآیۃ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً
حَسَنَةً الآیۃ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ الآیۃ وَصَاحِبْهُمَا فِي
الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا الآیۃ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ الآیۃ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا
وَلَمْ يَقْتُرُوْا الآیۃ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ الآیۃ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
الآیۃ اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ الآیۃ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا الآیۃ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ الآیۃ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ الآیۃ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ الآیۃ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ الآیۃ الَّذِيْنَ هُمْ
فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ الآیۃ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ الآیۃ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا الآیۃ وَغَيْرُهَا مِنْ اٰيَاتِ
المعاملات والمعاشرات والمقامات۔ بھی تو مذکور ہیں۔ اسی طرح کتب
حدیث کی فہرست اٹھا کر ملاحظہ کرنے سے جہاں کتاب الایمان کتاب الصلوٰۃ
کتاب الزکوٰۃ نظر آوے گا۔ اس کے پیچھے ہی کتاب البیوع کتاب النکاح والطلاق
کتاب الادب، کتاب الرقاق بھی ملاحظہ سے گذرے گا۔ پھر اس خیال کی گنجائش
کہاں ہے کہ اسلام نے صرف عقائد و اعمال سکھلائے ہیں اور معاملات و معاشرت
و تصوف نہیں بتلایا۔ بلکہ منصف کو اسی مقام پر یقین آگیا ہوگا کہ اسلام نے
پانچوں چیزیں تعلیم کی ہیں اور ہم کو کسی کا محتاج نہیں چھوڑا۔ بلکہ غیر قوموں

میں بھی منصف مزاج لوگ ہیں۔ وہ اسلام سے متعصب ہونے کے خود معترف ہیں۔
غرض جب دیکھا گیا کہ یہ خیال عالمگیر ہو رہا ہے اور ہر طبقے کے لوگوں کو اس
سے مضرتیں پہنچتی ہیں۔ اسلامی ہمدردی نے تقاضا کیا کہ اس غلطی کی اصلاح کی جانے
اور ایک ایسا رسالہ لکھا جاوے جس میں بقدر ضرورت اختصار کے ساتھ پانچوں
مضامین کو کتاب و سنت سے مستنبط و ملتقط کر کے جمع کیا جاوے۔ یوں تو اس
رسالہ سے سب اہل اسلام کو نفع پہنچانا مقصود ہے مگر بالخصوص درویشی کی
راہ چلنے والوں کی دل سوزی زیادہ مدنظر ہے۔ اب ہر مسلمان کو عموماً اور درویش
کو خصوصاً اس کا مطالعہ کرنا بلکہ تھوڑا تھوڑا وظیفہ مقرر کر لینا ضرور ہے۔ کیونکہ
مقصود درویشی کا یہی ہے کہ محبوب حقیقی راضی ہو جاوے اور طریقہ حصول
رضا کا اطاعت و امتثال امر ہے۔ پس جب محبوب حقیقی کا امر تمام حالات
کے ساتھ متعلق ہے تو رضامندی اسی وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں اس
کا امر مانا جاوے۔ اسی لئے طالب حق کو ضرور ہے کہ اول اپنے عقائد موافق
اہل سنت و جماعت کے درست کرے پھر اعمال مثل نماز روزہ وغیرہا
کے احکام سیکھ کر ان کا پابند ہو اور حرام و حلال کے مسائل سے واقف ہو
تاکہ اکل حلال سے نورانیت پیدا ہو۔ اور طرز معاشرت سے مطلع ہو تاکہ
اہل حقوق کے حقوق تلف نہ ہو جائیں۔ کیونکہ اتلاف حقوق ظلم ہے۔
ظالم پر لعنت ہوتی ہے۔ پھر لعنت و رحمت جمع کیسے ہوگی اور رضا بدون
رحمت کے ہوتی نہیں۔ ان سب مراحل کو طے کر کے اب اس راہ باریک
میں قدم رکھے۔ ایسا شخص انشاء اللہ تعالیٰ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔

اور انشاء اللہ اپنے مقصود حقیقی تک پہنچے گا۔

اب خدا کے نام پر مقصود کو شروع کرتے ہیں اور بنظر تعداد مضامین اس کو پانچ حصوں میں منقسم کرتے ہیں۔

عقائد و تصدیقات، اعمال و عبادات و معاملات و سیاسیات آداب و معاشرت، سلوک مقامات، یا الہٰی اس نادان کی مدد فرما، اور خطا و لغزش اور ریا سے بچا۔ آمین و بہ نستعین۔

عقاید و تصدیقات

عقیدہ[1]۔ تمام عالم پہلے ناپید تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا
عقیدہ[2]۔ اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس نے کسی کو جنا۔ نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔ عقیدہ[3]۔ وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ عقیدہ[4]۔ کوئی چیز اس کے مانند نہیں۔ اور سب سے نرالا ہے۔ عقیدہ[5]۔ وہ زندہ ہے، ہر چیز پر اس کو قدرت ہے کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے سنتا ہے، وہ جو چاہے کرتا ہے

---

[1] اللہ خالق کل شیء الآیۃ فی الیواقیت والجواہر عن الشیخ محی الدین والحق الذی نقول بہ ان العالم کل حادث وان تعلق بہ العلم القدیم ۱۲ ج ۱ ص۶۹ [2] قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فی الیواقیت عن الشیخ لا یجوز ان یقال ان الحق تعالیٰ ان یفتقر فی ظہور سائر صفاتہ الیٰ وجود العالم لقدرتہ علیٰ ما علاق بہ ج ۱ ص۶ [3] ہو الاول والآخر الآیۃ [4] لیس کمثلہ شیء الآیۃ فی الیواقیت عن الشیخ العالم ان اللہ تعالیٰ لیس بجوہر ولا عرض ولا جسم ولا یتحیز فیتخیل علیہ ایضا رواہ بحجم یکون لہ الجہۃ متقدار فہو منزہ عن الجہات وانہ تعالیٰ وفیہ ایضا عنہ جرفا الحق تعالیٰ مباین لخلقہ لسائر الرتب وہو مکن وراء ملاحظہ جمیع الخلق ۱۲ ج ۱ ص۲۷ وفیہا علم ان اللہ تعالیٰ واحد لا جارح وثقا ما حدیثا الیٰ ان یکون فیہ شیء او یکون ہو فی شیء او جسم شیئا ج ۱ ص ۸ وفیہ عنہ لا یجوز لعارف ان یقول انا اللہ ولو بلغ اقصیٰ درجات القرب وحاشا العارف من ہذا القول حاشا انما یقول انا العبد الذلیل فی المسیر والمقیل ۱۲ ج ۱ ص ۸ [5] ہو الحی ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر وقولہ بکل شیء قدیر وہو السمیع البصیر فعال لما یرید یرید ولا یرید ولا یرید ولا ہو الکلام الشہود قولہ یقہ سبقت کلمۃ اللہ لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم الیٰ آخرہ والاسماء الحسنیٰ والتسعین کما رواہ الترمذی قولہ تعالیٰ ۱۵ قعدہ مستند ملازم المقیم الحق وغیرہ۔

کلام فرماتا ہے وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ وہ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ پیدا کرنے والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کردے جس کی روزی چاہے فراخ کر دے۔ جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت انصاف والا ہے۔ بردباری اور برداشت والا ہے۔ خدمت کی قدردانی کرنے والا ہے۔ دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ اسی نے سب کو پہلے پیدا کیا وہی قیامت میں دوبارہ پیدا کرے گا۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اور اس کی ذات کی باریکی کوئی نہیں جانتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ نہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام صفتیں کمال کی اس کو حاصل ہیں۔

عقیدہ وہ مخلوق کی صفتوں سے پاک ہے۔ اور قرآن و حدیث میں بعض جگہ ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے، یا تو اس کے معنی اللہ کے

سپرد کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کرید کئے ہوئے
ایمان اور یقین کرتے ہیں اور یہی بات بہتر ہے اور یا کچھ مناسب معنی
اس کے لگائے جائیں۔ جس سے وہ سمجھ میں آجاوے۔ عقیدہ ۲؎ عالم
میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے۔ سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے کے آگے
ہمیشہ سے جانتا ہے۔ اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے
تقدیر اسی کا نام ہے۔ اور بری باتوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید
ہیں۔ ان کو ہر کوئی نہیں جانتا۔ عقیدہ ۳؎ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ
اور ارادہ دیا ہے۔ جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے
کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔

۱؎ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون، فلا تضربوا للہ الامثال، والراسخون فی العلم یقولون آمنا
بہ۔ لیس کمثلہ شیء۔ فی الیواقیت عن الشیخ الاکبر من الادب عدم تاویل آیات الصفات ووجوب الایمان
بہا مع عدم الکیف لصعوبات فیما الفندری ازداد وبنا علی ذلک الا دلیل برادا اللہ تعالیٰ فاذا قیل لنا کیف یجب قالوا
لیس بجبر لنا غیرہ فیما فلہذا الحرج التسلیم فی کل ما لم تکن عندنا فیہ علم من عند اللہ تعالیٰ فاذا قیل لنا کیف یجب بہا او
کیف یخرج منہ قلنا نا مؤمنون بما جاء من عند اللہ علی مراد اللہ وآمنا مؤمنون بما جاء من عند رسول اللہ
ونکل علم الکیف فی ذلک کلہ الی اللہ والی رسولہ وغیرہ علیک یا اخی بالتسلیم لکل ما جاءک من آیات
الصفات واخبارہا فان اکثر الزائغین الکون فاختلف الطرائق عادلا عن قلۃ لازانک۔ الخ جز اصنا ۲۲ ۲؎
ان کل شیء خلقناہ بقدر۔ واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔ ۳؎ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ واللہ خلقکم
وما تعملون ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا یرضہ لکم۔

گناہ کے کام سے اللہ تعالےٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔
عقیدہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کسی کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔ عقیدہ کوئی چیز خدا کے ذمہ ضرور نہیں۔ وہ جو کچھ مہربانی کرے۔ اس کا فضل ہے۔ عقیدہ بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی ان کی پوری طرح اللہ تعالےٰ ہی کو معلوم ہے۔ ان کی سچائی جتلانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے۔ اور سب کے آخر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ بعضے بہت مشہور ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحٰق علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام۔ الیاس علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ

سه لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ سه لا یسئل عما یفعل فعال لما یرید۔ سه ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک کل من الصالحین فالقی عصاہ فاذا ہی ثعبان مبین ونزع یدہ فاذا ہی بیضاء للناظرین انی اخلق لکم من الطین الی آخرہا وغیرہ من آیات المعجزات انی جاعل فی الارض خلیفۃ انی متوفیک یا آدم اسکن۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ وتلک حجتنا آتینٰہا ابراہیم الخ سورۃ مریم، سورۃ ص، سورۃ انبیاء، سورۃ شعراء وغیرہ

السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ
السلام، شعیب علیہ السلام۔ عقیدہ[۱۲]: پیغمبروں میں بعضوں کا رتبہ بعضوں
سے بڑا ہے۔ سب میں زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغامبر نہیں آ سکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور
جن ہوں گے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔ عقیدہ[۱۳]: ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکے سے بیت المقدس
میں اور وہاں سے ساتوں آسمان پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ کو منظور ہوا
پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچا دیا۔ اس کو معراج کہتے ہیں۔ عقیدہ[۱۴]: اللہ تعالیٰ
نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ
کیا ہے، ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ ان کا مرد یا عورت ہونا کچھ نہیں بتلایا گیا
بہت سے کام ان کے سپرد ہیں۔ وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں
کرتے۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت
میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام

---

[۱۲] تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض. ولکن رسول الله وخاتم النبیین۔ [۱۳] سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام
الی المسجد الاقصی والقصة طویلة ذکره اکثر المفسرین فی سورة النجم فی سیاق ... عن الشیخ وکان هذا الاسراء بروحه وجسده صلی الله علیه
وسلم ویقظان رؤیا ... لما ... قریش ولما ... انکروا علیه ... ان الاسراء
کان بجسده الشریف ... [۱۴] عن عائشة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
خلقت الملائکة من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لکم رواه مسلم ...
الله ما امرهم ویفعلون ما یؤمرون۔

عقیدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات آگ سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے پوشیدہ کیا ہے۔ ان کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس ہے۔ **عقیدہ** مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا۔ اور پیغمبر صاحب کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ظہور میں آتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں۔ ایسی باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔
عقیدہ ولی کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔
عقیدہ خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس

خلق الجان من مارج من نار۔ انہ یراکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونہم۔ وانا منا الصالحون ومنا دون ذلک۔ افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی۔ الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربہ۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون۔ کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یا مریم انی لک ہذا قالت ہو من عند اللہ۔ ولا فضلنا علی العالمین۔ فی الیواقیت عن الشیخ الاکبر ان مقام النبوۃ ممنوع لنا دخولہ وغایۃ معرفتنا بہ من طریق الارث النظر الیہ کما ینظر من ہو فی اسفل الجنۃ الی من ہو فی اعلی علیین۔ یجب ان الانسان لا یترک سعیہ فی الیواقیت وقد سئل ابو القاسم الجنید رضی اللہ عنہ عن قوم یقولون باسقاط التکالیف ویزعمون ان التکالیف انما کانت وسیلۃ الی الوصول وقد وصلنا فقال رضی اللہ عنہ صدقوا فی الوصول ولکن الی سقر والذی یسرق ویزنی خیر ممن یعتقد ذلک ولو انی بقیت الف عام ما نقصت من اعمال البر شیئا الا بعذر شرعی۔ تحفہ ج ۱ ص ۹۲ وفیہ عن الشیخ انہ لا یجوز للولی قط ان یؤذن فی فعل معصیۃ ولیطلع من الطریق کشف علی تقدیرہا علیہ۔ ج ۱ ص ۹۲ وفیہ۔

درست ہیں شریعت کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں اس کے لئے درست نہیں ہو جاتیں
عقیدہ ۱۱ جو شخص شرع کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دے یا وہ جادو ہے۔ یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے۔ اس سے اعتقاد درست نہیں ہوتا۔
عقیدہ ۱۲ ولی لوگوں کو بعضی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں۔ اس کو کشف و الہام کہتے ہیں۔ اگر شرع کے موافق ہے قبول ہے اور اگر خلاف ہے تو رد ہے۔ عقیدہ ۱۳ اللہ اور رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلا دیں۔ اب کوئی نئی بات

فائدہ ۹ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین۔ فی الیواقیت عن الشیخ ان من الخارق ما یکون عن قوی نفسی وقد یکون ایضا عن حیل طبیعیۃ وقد یکون عن نظم حروف الطبائع وقد یکون باسماء یتلفظ بہا ذاکرہا ولا یکون خرق العادۃ علی وجہ الکرامۃ الا لمن خرق العادۃ من نفسہ باخراجہا عن الوقوعہا الطبیعی الا لا تقیا والتشریع فی کل حرکۃ وسکون انتہی مختصرا ج ۱ ص ۱۴۷ وفیہا عن الشیخ قد وضع اللہ میزان الشریعۃ بید العلماء اہل التقوی فہم یابانہ التعدیل او التجریح فلا تعجلوا ینفس من الخبث الا ان ابادرا الشیخ عمرہ کرامۃ وما وقع علی غیرہ سوء فکرا وشعبدۃ وغیر ذلک ج ۱ ص ۱۱ فائدہ ۱۰ لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ۔ ثم جعلناک علی شریعۃ من الامر فاتبعہا ولا تتبع اہواء الذین لا یعلمون۔ فی الیواقیت قال الشیخ عبد القادر الجیلی قد تراءی لی مرۃ نور عظیم ملأ الافق ثم بدت لی فیہ صورۃ ونادتنی یا عبد القادر انا ربک وقد اسقطت عنک التکالیف فقلت اخسأ یا لعین فاذا ذلک النور ظلام وتلک الصورۃ دخان فقال لقد نجوت منی بعلمک وقد اضللت بہا سبعین الخ ج ۲ ص ۱۲۳ فائدہ ۱۱ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ام لہم شرکاء شرعوا لہم من الدین ما لم یاذن بہ اللہ۔ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول فاسئلوا اہل الذکر عن الجنید رح قال علمنا ہذا مشید بالکتاب والسنۃ وکان یقول ایضا (باقی بر صفحہ ۱۷)

دین میں نکالنا درست نہیں ایسی ہی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ البتہ بعض باریک باتیں دین کی جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ پچھلے اگلے عالموں نے اپنے علم کے زور سے قرآن و حدیث سے سمجھ کر دوسروں کو بھی بتلادیں۔ ایسے لوگ مجتہد کہلاتے ہیں۔ مجتہد بہت ہوئے۔ چار ان میں بہت مشہور ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ، امام احمدؒ۔ جس کو جس مجتہد سے زیادہ اعتقاد ہوا اس کی پیروی کرلی۔ ہندوستان میں امام ابوحنیفہؒ کی پیروی کرنے والے زیادہ ہیں۔ وہ حنفی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح نفس کے

(بقیہ ص ۱۶): فإذا رأيتم شخصاً قد تربى في الجبال فلا تقتدوا به إلا إن رأيتموه مقيداً بالكتاب والسنة وكان يقول الطريق كلها مسدودة على الخلق إلا على من اقتفى آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يقول لو كنت حاكماً لضربت عنق من سمعته يقول لا موجود إلا الله وليس في فعل مع الله لأن ظاهر كلامه نفي غيره فهدم أحكام التكاليف كلها ج ۲ ص ۸۴ وفيها عن إبراهيم الدسوقي يقول لو أن الفقيه استغنى العبادات والمعاملات الشرعية بغير علم كما أمره الله تعالى استغنى عن الشيخ ولكن في العبادات بعض أمراض فلذلك احتاج إلى طبيب حاذق حتى يحصل له الشفاء ومن هنا استغنى أتباعه عن الخلوة و الرياضة كما عليه كثرة الأشياخ ج ۱ ص ۱۷۲ وفيها عن الشيخ من الفتوحات إذا بلغ المريد مرتبة الاجتهاد المطلق حرم عليه الرجوع إلى قول شيخه إلا أن يكون دليل شيخه أوضح من دليله ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۱ و فيها عن الإمام الشافعي أنه كان يقول إذا صح الحديث فهو مذهبي وفي رواية إذا رأيتم كلامي يخالف الحديث فاعملوا بالحديث واضربوا بكلامي الحائط ج ۱ ص ۶۱ وفيها عن الشيخ إياكم والطعن على أحد من المجتهدين ولتقولوا أنهم محجوبون عن المعارف والأسرار كما يقع فيه جهلة المتصوفة وإن ذلك جهل منهم بمقام الأئمة ۱۲ ج ۱ ص ۱۰۹ ۱۲

سنوارنے کے طریقے قرآن و حدیث کے موافق دلی لوگوں نے اپنے دل کی روشنی سے سمجھ کر بتلائے۔ ایسے لوگ شیخ کہلاتے ہیں۔ شیخ بہت ہوئے مگر ان میں چار زیادہ مشہور ہیں۔ خواجہ معین الدین چشتی رح۔ حضرت غوث الاعظم عبد القادر رح۔ شیخ شہاب الدین سہروردی خواجہ بہاء الدین نقشبند رح۔ جس مجتہد اور شیخ سے اعتقاد ہو اس کی پیروی کرکے دوسروں کو برا سمجھنا درست نہیں۔ اور پیروی مجتہد اور شیخ کی اسی وقت تک ہے جب تک ان کی بات خدا اور رسول کے خلاف نہ ہو۔ اور اگر ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہو اس میں پیروی نہیں۔

عقیدہ[۲۲]۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں کہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ قیامت تک قرآن کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ

---

[۲۲] قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق الخ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک نزل بہ الروح الامین وآتینا داؤد زبورا وآتیناہ الانجیل وکتبنا لہ فی الالواح۔ فبای حدیث بعدہ یؤمنون۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

کیا ہے۔ اس کو کوئی نہیں بدل سکتا. عقیدہ[ملے] ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا۔ اس کو صحابی کہتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں. ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی لڑائی جھگڑا ان کا سننے میں آئے۔ اس کو بھول چوک سمجھے، ان کی برائی نہ کرے. ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ. یہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ بیٹھے۔ اور دین کا بندوبست کیا۔ اس لیے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں. تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں. عقیدہ[ملے] پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں۔ اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[ملے] والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار الخ والذین معہ اشداء علی الکفار الیٰ آخر السورۃ وقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی الحدیث متفق علیہ اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ رواہ الترمذی۔ و ن ابن عمر قال کنا فی زمن النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا نتفاضل بینہم رواہ البخاری وفی روایۃ لابی داؤد قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم فی الروایات من الجانبین اعلم انہ لیس علی احد بعد صلے اللہ علیہ وسلم من ہو افضل من ابوبکر وعمر یحیی علیہ السلام ۱۲ ج ۲ ص ۱۲ [ملے] فما یرید بہ ما شاء ربقیہ صفحہ پر

کا اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔ **عقیدہ**[ش۲۵]۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان کو مان لے۔ اللہ و رسول کی کسی بات میں بھی شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ**[ش۲۶] قرآن و حدیث کے کھلے کھلے مطلب کا نہ ماننا اور ایچ پیچ کرکے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے۔ **عقیدہ**[ش۲۷] گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ**[ش۲۸]۔ گناہ خواہ کتنا ہی بڑا ہو جب تک اس کو برا سمجھے اس سے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہوجاتا ہے۔ **عقیدہ**[ش۲۹]۔ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہوجانا یا نا امید ہوجانا کفر ہے۔

(بقیہ ش۲۴) لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العلمین مریم بنت عمران وخدیجہ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وآسیۃ امراۃ فرعون رواہ الترمذی وقال علیہ السلام فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام ۱۲

ش۲۵ انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا ان الذین کذبوا بآیتنا واستکبروا عنہا لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ قل اباللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستہزءون ۔ ش۲۶ ان الذین یلحدون فی آیتنا لا یخفون علینا ۱۲ ش۲۷ ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ۱۲ ش۲۸ یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا ش۲۹ لا تیأسوا من روح اللہ انہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون فلا یأمن مکر اللہ الا القوم الخاسرون ۱۲

عقیدہ[۳۲]۔ کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کرنا کفر ہے۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف و الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے کوئی بات معلوم ہو سکتی ہے۔ عقیدہ[۳۳] کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لیکر اللہ و رسول نے لعنت کی ہے۔ یا ان کے کفر کی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔ عقیدہ[۳۴] جب آدمی مر جاتا ہے اگر گاڑا جاوے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ آکر پوچھتے ہیں، تیرا پروردگار کون ہے، تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مردہ ایمان دار ہوا تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے سب طرح کی چین ہے۔ اور نہیں تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے

---

[۳۲] لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ، عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا، الا من ارتضیٰ من رسول، واذا اوحینا الی امک ما یوحیٰ ان اقذفیہ فی التابوت فاقذفیہ فی الیم فلیلقہ الیم بالساحل یاخذہ عدو لی وعدو لہ۔ [۳۳] ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب، الا لعنۃ اللہ علی الظالمین، فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین، واتبعناہم فی ہذہ الدنیا لعنۃ [۳۴] عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت، نزلت فی عذاب القبر یقال لہ من ربک؟ فیقول ربی اللہ ونبی محمد، متفق علیہ سنعذبہم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم، روی الترمذی ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ وقاہ فتنۃ القبر، ونحو ذلک من الاحادیث۔

کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اس پر بڑی سختی ہوتی ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کردیتا ہے۔ مگر یہ باتیں مُردے کو معلوم ہوتی ہیں، اور لوگ نہیں دیکھتے۔ جیسا سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور جاگتا آدمی اس کے پاس بیٹھا ہوا بے خبر ہے۔ عقیدہ مردے کے لئے دعا کرنے سے کچھ خیرخیرات دے کر بخشنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے۔ اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ عقیدہ اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اور خوب

ٹتٹ یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا الآیۃ ۱۲ ٹتٹ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منی اجلی الجبہۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً رواہ ابو داؤد وعن حذیفۃ بن اسید قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی ترون قبلہا عشر آیات وذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ بن مریم ویاجوج وماجوج وثلث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرہم وفی روایۃ نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایۃ فی العاشرۃ وریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یخفی علیکم ان اللہ تعالیٰ لیس باعور وان المسیح الدجال اعور عین الیمنیٰ کان عینہ عنبۃ طافیۃ متفق علیہ روی ابن ماجۃ من حدیث حذیفۃ یدرس الاسلام کما یدرس وشی الثوب حتی لا یدری ما صیام ولا صلوۃ ولا نسک ولا صدقۃ ویسری کتاب اللہ فی لیلۃ فلا یبقی فی الارض منہ آیۃ وعن عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یبعث اللہ ریحاً طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین آبائہم رواہ مسلم وانہ سلم ساعۃ ذکر حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وہم من کل حدب ینسلون واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون۔

انصاف سے بادشاہی کریں گے۔ کانا دجال نکلے گا۔ اور دنیا میں بہت
فساد مچاوے گا۔ اس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
آسمان سے اُتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یاجوج ماجوج بڑے
زبردست آدمی ہیں وہ تمام زمین میں پھیل پڑیں گے۔ پھر وہ خدا کے قہر
سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طور کا جانور زمین سے نکلے گا، اور
آدمیوں سے باتیں کرے گا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن
مجید اُٹھ جاوے گا۔ اور چند روز میں مسلمان مرجاویں گے۔ اور
تمام دنیا کافروں سے بھر جاوے گی اور بہت باتیں ہوں گی۔

عقیدہ ۳۵ جب ساری نشانیاں پوری ہو جاویں گی۔ اب قیامت
کا سامان شروع ہوگا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے
صور پھونکیں گے۔ یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل ہے
اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے
ہو جاویں گے۔ تمام مخلوقات مرجاویں گے اور جو مرچکے ہیں اُن کی

ش۳۵ عن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صاحب الصور وقال عن یمینہ جبرئیل و
عن یسارہ میکائیل رواہ رزین عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الصور قرن ینفخ فیہ
رواہ الترمذی فاذا نفخ فی الصور نفخۃ واحدۃ وحملت الارض والجبال فدکتا دکۃ واحدۃ فیومئذ وقعت
الواقعۃ وانشقت السماء فھی یومئذ واھیۃ ویوم ینفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض
الا من شاء ثم نفخ فیہ اخری فاذا ھم قیام ینظرون۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الناس
یصعقون یوم القیمۃ فاکون اول من یفیق فاذا موسیٰ باطش بجانب العرش فلا ادری اکان ممن صعق
فافاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ متفق علیہ ۱۲

روحیں سب بے ہوش ہو جاویں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ
اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جاوے گی۔

عقیدہ لله۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم دوبارہ پیدا
ہو جاوے۔ دوسری بار پھر صور پھونکا جاوے گا۔ اس سے پھر سارا عالم
موجود ہو جاوے گا۔ مردے زندہ ہو جاویں گے اور قیامت کے میدان
میں سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب
پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جاویں گے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب
سفارش کریں گے۔ سب برے بھلے عمل تولے جاویں گے۔ اُن کا حساب
ہوگا۔ مگر بعضے بدون حساب جنت میں جاویں گے۔ نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے
ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صاحب صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلاویں گے، جو دودھ سے

لله ونفخ في الصور فإذا هم من الاجداث الى ربهم ينسلون عن ابي هريرة قال النبي صلى الله عليه وسلم انا سيد الناس يوم القيامة يوم يقوم الناس لرب العالمين وتدنو الشمس فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا يطيقون فيقول الناس الا تنظرون من يشفع لكم الى ربكم فيأتون آدم وذكر حديث الشفاعة الى ان يقال فيقال يا محمد ادخل من امتك من لا حساب عليهم من الباب الايمن متفق عليه. فاما من اوتي كتابه بيمينه فسوف يحاسب حسابا يسيرا وينقلب الى اهله مسرورا واما من اوتي كتابه بشماله فيقول يا ليتني لم اوت كتابيه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ماؤه اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل رواه مسلم، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يضرب الجسر على جهنم وتحل الشفاعة ويقولون اللهم سلم سلم فيمر المؤمنون كطرف العين وكالبرق وكالريح وكالطير وكاجاويد الخيل والركاب فناج مسلم ومخدوش مرسل ومكدوس في نار جهنم متفق عليه ۱۲

زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا. پل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک
لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جاویں گے جو بد ہیں وہ
اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے. عقیدہ[۳۱] دوزخ پیدا ہو چکی
ہے اور اس میں سانپ، بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے دوزخیوں میں
سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور
بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے خواہ کتنے
ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے
اور ان کو موت بھی نہ آئے گی. عقیدہ[۳۲] بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے۔
اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں. بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر
اور غم نہ ہوگا، اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے. نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں
مریں گے، عقیدہ[۳۳] اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے

---

[۳۱] اعدت للکافرین. قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ حتی ما یبقی فی النار الا من قد حبسہ القرآن ای وجب علیہ الخلود قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ واہل النار النار یقول اللہ تعالی من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فاخرجوہ متفق علیہ لا یموت فیہا ولا یحیی [۳۲] اعدت للمتقین مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیہا انہار من ماء غیر آسن الی قولہ و مغفرۃ من ربہم. لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون وہم فیہا خالدون. فی الیواقیت وکان الشیخ محی الدین رح یقول یخرجوا النار معرفت من ج ۲ ص ۱۲ فیہا انی قد رأیت فی مشاہد الشیخ الوسطی یعتقدان اہل الجنۃ واہل النار خالدون فی دارہما لا یخرج احد منہم من دارہ ابد الآبدین ودہر الداہرین وقال مرادنا باہل النار الذین ہم اہلہا من الکفرۃ والمشرکین والمنافقین والمعطلین بخلاف عصاۃ الموحدین فانہم یخرجون من النار بالشفاعۃ من ج ۲ ص ۱۰ [۳۳] ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ۱۲

یا بڑے گناہ کو محض اپنی مہربانی سے معاف کر دے، اور بالکل اس پر سزا نہ دے۔ **عقیدہ**[1]. جن لوگوں کا نام لے کر اللہ و رسول نے ان کا بہشتی ہونا بتلا دیا ہے ان کے سوا کسی کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے۔ البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اللہ کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔ **عقیدہ**[2] بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔ **عقیدہ**[3]. دنیا میں جاگتی ہوئی ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

---

[1] قالت ام العلاء فقلت رحمک اللہ یا ابا السائب فشہادتی علیک لقد اکرمک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یدریک ان اللہ اکرمہ بخاری۔ وعن عمرؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم شہد لہ اربعۃ بخیر ادخلہ اللہ الجنۃ قلنا وثلثۃ قال وثلثۃ قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسئلہ عن الواحد رواہ البخاری ۱۲

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ فما اعطوا شیئا احب الیہم من النظر الی ربہم رواہ مسلم۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینظر الیہم وینظرون الیہ فلا یلتفتون الی شیء من النعیم ما داموا ینظرون الیہ رواہ ابن ماجہ ۱۲

[3] قال لن ترانی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یری احد منکم ربہ حتی یموت رواہ مسلم فی کتاب الفتن فی صفۃ الدجال۔ فی الیواقیت عن الشیخ عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ لم یبلغنا وقوع ذلک فی الدنیا لاحد غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل ان فلانا زعم انہ یراہ فانتہرہ الشیخ وزجرہ عن ہذا القول واخذ علیہ العہد ان لا یعود الیہ فقیل للشیخ احق ہذا الرجل ام مبطل فقال ہو محق ملبس علیہ وذلک انہ شہد بصیرتہ ربانی برقی ملحظ، اور بعض صحابہ کے قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شب معراج میں دیدار ہوا ہے وہ دنیا میں نہیں ہوا۔ عالم آخرت میں ہوا کیونکہ آسمان عالم آخرت ہے اور زمانہ آخرت ابھی نہیں آیا۔

عقیدہ عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق جزا و سزا ہوتی ہے۔

فصل

قال اللہ تعالےٰ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ۔ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۙ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶) نور ذلک المحال البدیع ثم خرق من بصیرتہ الی بصرہ فقد فرای ببصر بصیرتہ ما ان اعمان سماعہا بحد شہود فنقل ان بصرہ الظاہر رای ما شہدتہ بصیرتہ وانما رای ببصر حقیقتہ بصیرتہ فنقص من حیث لا یدری قال تعالےٰ مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان وکان جمع من المشائخ حاضرین فاعجبہم ہذا الجواب واطربہم ودہشوا من حسن فصاحتہ رضی اللہ عنہ عن حال ذلک الرجل ۱۲ فیہا ہینا عن الشیخ محی الدین اعلم ان الحق تعالیٰ اذا کان الوہم لا یحیط بہ مع انہ الطف من الادراک الحسی فکیف یدرکہ البصر الذی ہو الاکثف ۱۲ ج ۲ صفحہ ۱۹۳ ۲۴۲ ھ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالخواتیم متفق علیہ ۱۲

لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

ان آیتوں سے بدعت اور شرک اور رسوم جہل و اطاعت و موافقت شیطان کی برائی صاف صاف معلوم ہوئی۔ چونکہ ان امور کے ارتکاب سے توحید و رسالت کے عقیدہ میں خلل اور ایمان میں ظلمت و کدورت آجاتی ہے۔ اس لئے بعد ذکر عقائد اسلام کے مناسب ہوا کہ بعضے برے عقیدے اور بری رسمیں اور بعضے بڑے بڑے گناہ جو بکثرت رائج ہیں بیان کئے جاویں تاکہ لوگ آگاہ ہوکر ان سے بچیں۔ ان میں بعضی باتیں بالکل کفر و شرک ہیں۔ بعضی قریب کفر و شرک کے، بعضی بدعت ضلالت بعضی مکروہ و معصیت غرض سب سے بچنا ضروری ہے۔ پھر جب ان چیزوں کا بیان ہو چکے گا جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے۔ اس کے بعد ایمان کے شعبوں کا اجمالاً ذکر ہوگا۔ کیونکہ ان سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ پھر گناہوں سے جو دنیا کا نقصان اور طاعات سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے۔ اس کو اجمالاً ذکر کریں گے جو دنیا کے نفع و نقصان کا لوگ زیادہ لحاظ کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کچھ عمل کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔ چونکہ سب دلائل لکھنے کی اس مختصر میں گنجائش نہ تھی اس لئے شہرت پر قلم انداز ہوئے۔

اشراک فی العلم [1]

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد کرنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر ہے، نجومی، پنڈت سے غیب کی خبریں دریافت کرنا یا کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی، کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔

اشراک فی التصرف [2]

کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزی اولاد مانگنا

اشراک فی العبادۃ [3]

کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، خدا کے حکم کے مقابلے میں کسی دوسرے قول یا رسم کو ترجیح دینا، کسی کے روبرو جھکنا یا تصویر دیوار کی طرح کھڑا رہنا۔ چھڑیں لگانا، تعزیہ علم وغیرہ رکھنا، توپ پر بکرا چڑھانا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا، کسی کی دہائی دینا، کسی جگہ کا کعبہ کا سا ادب و عظمت کرنا

اشراک فی العادۃ [4]

کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا، بالی پہنانا، کسی کے نام کا پیسہ

---

[1] قال اللہ تعالیٰ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو۔ [2] قل من بیدہ ملکوت کل شیء وہو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون۔ سیقولون للہ قل فانی تسحرون ۱۲ [3] ولا تسجدوا الا للہ [4] وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعام نصیباً الی قولہ ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین ۱۲

بازو پر باندھنا، یا گلے میں ناڑا ڈالنا، سہرا باندھنا، چوٹی رکھنا، بدی پہنانا،
فقیر بنانا، علی بخش، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا، کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا
کسی جانور پر کسی کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا، محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا
لال کپڑا نہ پہننا، بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا، عالم کے کاروبار
کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا، اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا، نجومی،
رمل یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے کچھ باتیں پوشیدہ پوچھنا، شگون
لینا، کسی مہینے کو منحوس سمجھنا، کسی بزرگ کا نام بطور وظیفے کے جپنا، یوں
کہنا کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جائے گا، یا یہ کہیں کہ اوپر
خدا نیچے تم، کسی کے نام کی قسم کھانا، کسی کو شاہنشاہ یا خداوند خدا یگاں
کہنا، تصویر رکھنا، خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا
اور اس کی تعظیم کرنا،

بدعات القبور

قبروں پر دھوم سے میلہ کرنا، کثرت سے چراغ جلانا، عورتوں کا وہاں جانا
چادریں ڈالنا، پختہ بنانا، بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے
زیادہ تعظیم کرنا، قبروں کو بوسہ دینا، یا طواف و سجدہ کرنا، دین و
دنیا کے ضروری کاروبار حرج کر کے درگاہوں کی زیارت کے لئے
سفر و اہتمام کرنا، وہاں گانا بجانا، اونچی اونچی قبریں بنانا، ان کو منقش
بنانا، ان پر پھول ہار ڈالنا، اس کی طرف نماز پڑھنا، اس پر

سلہ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا قبری وثنا یعبد رواہ مشکوٰۃ

عمارت بنانا، پتھر وغیرہ لکھ کر وہاں لگانا، چادر شامیانہ، نقارہ، کھانا، مٹھائی وغیرہ چڑھانا، عرس کرنا یا عرسوں میں شریک ہونا۔

بدعات الرسوم

تیجا، چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا، باوجود ضرورت کے عورت کے نکاح ثانی کو معیوب سمجھنا، نکاح، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت بھی نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں بجالانا خصوصاً ناچ رنگ وغیرہ کرنا، ہولی یا دیوالی کی رسمیں کرنا، مرد کا مسّی، مہندی، سرخ کپڑے یا کثرت سے انگوٹھیاں چھلے پہننا، سلام کی جگہ بندگی، کورنش وغیرہ کہنا، دیور، جیٹھ، پھوپھی زاد، خالہ زاد بھائی کے روبرو بے محابا عورت کا آنا، گنگا دریا سے گاتے بجاتے لانا، راگ باجا سننا، بالخصوص اس کو عبادت سمجھنا، نسب پر فخر کرنا، یا کسی بزرگ کے منسوب ہونے کو کافی سمجھنا، سلام کو بے ادبی سمجھنا، یا خط میں بعد ادائے آداب وعبودیت لکھنا، کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا، شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں ہندوؤں کی رسمیں کرنا، دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا، آتشبازی ٹٹیاں وغیرہ کا سامان کرنا، فضول آرائش کرنا، بہت سی روشنی مشعلیں لے جانا، دولہا کا گھر کے اندر عورتوں کے درمیان جانا، چوتھی کھیلنا، مہر زیادہ مقرر کرنا، کنگنا، سہرا باندھنا، غمی میں چلا کر رونا، منہ اور سینہ پیٹنا، بیان کر کر رونا، استعمالی گھڑے توڑ ڈالنا، برس روز تک یا کم و

سلہ واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا الآیۃ۔

وغیرہ اس مہینہ میں اچار نہ پڑنا، کوئی خوشی کی تقریب نہ ہونا، مخصوص تاریخوں میں پھر عُرس کا تانتا کرنا، حد سے زیادہ زیب و زینت میں مشغول ہونا، سادی وضع کو معیوب جاننا مکان میں تصویریں لگانا، مرد کو لباس ریشمی استعمال کرنا، خاصدان، عطردان وغیرہ چاندی سونے کے استعمال کرنا، عورت کو بہت باریک کپڑا پہننا، یا بجتا زیور پہننا، کفار کی وضع اختیار کرنا، میلوں میں جانا، دھوتی، لہنگا پہننا، لڑکوں کو زیور پہنانا، ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا یا چڑھانا، شیطان کی کھڑی یا چندیا کھلوانا، مونچھ بڑھانا، ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہننا، مردوں عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی وضع اختیار کرنا، محض زیب و زینت کے لئے دیوارگیری، چھت گیری لگانا، سیاہ خضاب، شگون ٹوٹکہ کرنا، کسی چیز کو منحوس سمجھنا، خدائی رات کرنا، بدن گودنا، سفید بال نوچنا، شہوت سے گلے لگنا یا ہاتھ ملانا، کسُم زعفران کا کپڑا مرد کو پہننا، شطرنج گنجفہ وغیرہ کھیلنا، خلاف شرع جھاڑ پھونک کرنا اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے چند امور کا بیان کر دیا ہے۔ اوروں کو اسی پر قیاس کر لینا چاہیئے۔

بعض کبائر

شرک خدا سے کرنا، خون ناحق کرنا، ماں باپ کو ایذا دینا، عورت سے زنا کرنا، یتیموں کا مال کھانا، کسی عورت کو جھوٹ تہمت زنا کی لگانا،

دو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا، شراب پینا، ظلم کرنا، کسی کو پیچھے بدی سے یاد کرنا، کسی کے حق میں گمان بد کرنا، اپنے تئیں غیروں سے اچھا جاننا، خدا سے خوف نہ کرنا، خدا کی رحمت سے ناامید ہونا، کسی سے وعدہ کرکے وفا نہ کرنا، ہمسایے کی بہو بیٹی پر نظر بد کرنا، کسی کی امانت میں خیانت کرنا، خدا کا کوئی فرض مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج ترک کرنا، قرآن شریف پڑھکر بھلانا، سچی گواہی چھپانا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ بولنا، خصوصاً جھوٹی قسم کھانا، جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی رہے۔ خدا کے سوا اور کسی کے نام کی قسم کھانا، سوائے خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنا، جمعہ کی نماز ترک کرنا، ہمیشہ نماز ترک کرنا، مسلمانوں کو کافر کہنا، کسی کا گِلہ سننا، چوری کرنا، ظالموں کی خوشامد کرنا، بیاج یا رشوت لینا، جھوٹے مقدمے فیصل کرنا، سودا لیتے دیتے کم تولنا مول چکاکر پیچھے زبردستی سے کم دینا، لڑکوں سے بُرا کام کرنا، حیض کی حالت میں اپنی بی بی سے صحبت کرنا، اناج کی گرانی سے خوش ہونا کسی غیر عورت کے پاس تنہا بیٹھنا، جانوروں سے جماع کرنا، جوا کھیلنا کافروں کی رسمیں پسند کرنا، نجومی کی باتوں کو سچا جاننا، اپنی عبادت یا تقوے کا دعوےٰ کرنا، مُردے پر پیٹنا پکار کر رونا، کھانے کو بُرا کہنا، ناچ دیکھنا، لوگوں کے دکھانے کو عبادت کرنا، نفس کے خوش کرنے کو راگ باجا سننا، کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا،

شعب ایمانیہ

خدا پر ایمان لانا اس کے غیر کو حادث جاننا، اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور قیامت پر ایمان لانا، حق تعالیٰ سے محبت رکھنا، اور دل سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا آپ کی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا اسی تعظیم میں داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا، اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا، اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے۔ خدا سے خوف رکھنا اور اس کی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا، اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا، اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا حیا کرنا، اور توقیر بزرگ کی اور رحم خورد پر اور گھمنڈ اور پیدار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا، اور غضب ترک کرنا در حقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہنا، اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا۔ کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتیں ہیں۔ اور متوسط

---

[1] ان سب شعبوں کے فضائل اور متعلقات ضروریہ حسب ضرورت زمانہ حال ایک مستقل رسالہ فروع الایمان میں بیان ہوئے ہیں۔ ضرور دیکھنے کے قابل ہے خصوص نوجوانان نو تعلیم یافتہ کو اس کا دیکھنا بہت ضروری ہے۔

تہبر سوآیتیں، اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستوں سے تطہیر ہی میں داخل ہے۔ اور ستر کو چھپا رکھنا، اور فرض اور نفل نماز پڑھنا، اور اسی طرح فرض زکوٰۃ نفل صدقہ ادا کرنا۔ اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنا سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض و نفل روزہ رکھنا، اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین قائم نہ رہ سکے۔ اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اشد کو پورا کرنا، اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا، نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنا، اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا، اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا، اور اولاد کو تربیت کرنا اور ناتہ داروں کا حق ادا کرنا، اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنا، اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا، اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا، اور مسلمان کا حاکموں کی اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا۔ اور خوارج اور باغیوں سے قتال کرنا، اصلاح بین الناس میں داخل ہے۔ اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسی میں داخل ہے، اور حدود کو جاری رکھنا اور بشرط پائے جانے شرط کے شاعت دین کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار اسلام کی محافظت کرنا اسی میں داخل

ہے۔ اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا؛ داسے امانت میں داخل ہے اور
قرض کسی حاجت مند کو دینا، اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا؛ در معاملہ اچھا
کرنا اور اپنا حق لینے میں سختی نہ کرنا حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا
حلال سے اور مال کا صرف کرنا اچھے موقع پر، اور ترک تبذیر و اسراف یعنی
خلاف شرع بیہودہ طور پر مال کو برباد نہ کرنا، انفاق فی الحق میں داخل
ہے، اور سلام کا جواب دینا، اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا؛ اور لوگوں کو
ضرر نہ پہنچانا، اور لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا

معاصی[1] کے بعضے دنیوی نقصانات

علم سے محروم رہنا، رزق کم ہو جانا، خدائے تعالیٰ سے وحشت ہونا، آدمیوں
سے وحشت ہونا، خصوص نیک آدمیوں سے، اکثر کاموں میں دشواری پیش
آنا، قلب میں ایک تاریکی سی معلوم ہونا، دل اور بعض اوقات جسم میں کمزوری
ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا، عمر گھٹنا، معاصی کا سلسلہ چلنا، ارادہ توبہ کا
کمزور ہو جانا۔ چند روز میں معصیت کی برائی دل سے نکل جانا۔ دشمنانِ خدا
کا وارث بننا افعال شنیعہ میں۔ خدائے تعالیٰ کے نزدیک خوار ہو جانا،
دوسری مخلوق کو اس کا ضرر پہنچنا اور اس وجہ سے ان کا اس پر لعنت

---

[1] ان نقصانات و منافع کا مرتب جو معاصی و طاعات پر بدلائل کتاب جزاء الاعمال میں مفصل بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ اس میں اور بھی نہایت مفید مضامین ہیں اس کا بھی ضرور مطالعہ کیجئے۔ دار الاشاعت کراچی ۱ سے مل سکتا ہے۔

کرنا، عقل میں فتور ہو جانا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت ہونا، فرشتوں کی دعا سے محروم ہو جانا، پیداوار وغیرہ میں کمی ہونا، حیا و غیرت کا جاتا رہنا، اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے دل سے نکل جانا، نعمتوں کا سلب ہونا، بلاؤں کا ہجوم ہونا، مدح و شرف سے القاب سلب ہو کر بجائے اس کے مذمت اور ذلت کے خطاب ملنا، شیاطین کا مسلط ہو جانا، قلب کا پریشان رہنا، مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا، خدائے تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مرنا۔

طاعات کے بعضے دنیوی منافع

رزق بڑھنا، ہر طرح کی برکت ہونا، تکلیف و پریشانی دور ہونا، مقاصد میں آسانی ہونا، زندگی با لطف ہونا، بارش ہونا، ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا، اللہ تعالیٰ کا حامی و مددگار رہنا، فرشتوں کو حکم ہونا کہ ان کے قلوب کو قوی رکھو، سچی عزت ملنا، مراتب بلند ہونا، دلوں میں محبت پیدا ہو جانا، قرآن کا اس کے حق میں شفا ہونا، مالی نقصان کا نعم البدل ملنا، روز بروز نعمت میں ترقی ہونا، مال بڑھنا، قلب میں راحت و اطمینان پیدا ہونا، آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچنا، زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا، مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سنانا، حاجات میں مدد ملنا، تردداتِ کا رفع ہو جانا، حکومت باقی رہنا، اللہ تعالیٰ کا غصہ فرو ہو جانا، عمر بڑھنا، افلاس و فاقہ سے بچنا، تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔

اعمال و عبادات

عمل[1] وضو اچھی طرح کرو گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو۔ عمل[2] ہر وقت وضو سے رہنے کی کوشش کرو۔ عمل[3] تازہ وضو بہتر ہے اگرچہ پہلے سے وضو ہو۔ عمل[4] مذی سے غسل واجب نہیں۔ پیشاب گاہ دھوکر وضو کرنا چاہیئے۔ عمل[5] وہم و شک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک یقیناً کوئی امر وضو توڑنیوالا واقع نہ ہو۔ عمل[6] اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا یا نماز کی ہیئت پر سونے سے۔ عمل[7] پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت مت کرو۔ داہنے ہاتھ سے استنجا مت کرو۔ تین کلوخ سے بلا ضرورت کم مت لو۔ پلیدی اور ہڈی اور کوئلہ سے استنجا مت کرو۔ عمل[8] پیشاب سے احتیاط نہ کرنے سے عذاب

---

[1] زیادہ مقصود بیان کرنا آداب اعمال کا ہے اور احکام فقہیہ کتب فقہیہ سے حاصل کرنا چاہیئے مسائل بہشتی زیور یا اس کا اردو ترجمہ کام کی کتاب ہے ۱۲ [2] اتباع الرسول علی الکلمہ ۱۲ ارشاد مسلم [3] لا یحافظ علی الوضوء الا مؤمن ۱۲ مالک [4] من توضأ علی طہر کتب له عشر حسنات ۱۲ ترمذی [5] عن علی قال کنت رجلا مذاء الی قوله یغسل ذکره و یتوضأ ۱۲ بخاری و مسلم [6] فلا یخرج من المسجد حتى یسمع صوتا او یجد ریحا ۱۲ مسلم [7] ینتظرون العشاء حتى تخفق رؤسهم ثم یصلون ولا یتوضؤن ۱۲ ابوداؤد ان الوضوء علی من نام مضطجعا ۱۲ ترمذی [8] عن سلمان قال نہانا یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلة بغائط او بول او ان نستنجی بالیمین او ان نستنجی باقل من ثلثة احجار او ان نستنجی برجیع او بعظم رواہ مسلم و مثلہ ابو داؤد ۱۲ [9] اما احدهما فكان لا یستتره من البول ۱۲ متفق علیه ۱۲

قبر ہوتا ہے عمل[4] سڑک پر یا سایہ میں پاخانہ مت پھرو عمل[5] پاخانہ میں جاتے وقت انگوٹھی جس میں اللہ و رسول کا نام لکھا ہو باہر اتار دو عمل[6] میدان میں ایسی جگہ پاخانہ کو بیٹھو جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو اور دامن اس وقت اٹھاؤ جب زمین سے قریب ہو جاؤ عمل[7] پیشاب ایسی جگہ کرو جہاں سے چھینٹ نہ اڑے اور کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو۔ شاید اس میں سے کوئی موذی چیز نکل کر تم کو ایذا پہنچا دے۔ عمل[8] پاخانہ پھرتے وقت پشت پر کوئی آڑ ہونا چاہیے۔ اگر اور کچھ نہ ہو تو ریت کا ڈھیر ہی لگا لو۔ عمل[9] غسل خانہ میں پیشاب مت کرو اور پاخانہ تو اور بھی بیہودہ بات ہے عمل[10] پاخانہ پھرتے وقت باتیں مت کرو۔ عمل[11] جب پاخانہ جانے لگو تو یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ جب نکل آؤ یہ پڑھو۔ غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ عمل[12] ڈھیلے کے بعد پانی سے بھی استنجا کرو۔ عمل[13] پیشاب کھڑے ہو کر مت کرو عمل[14] حتی الامکان ہر نماز کے وقت مسواک کرو۔ عمل[15] جب سو کر اٹھو جب تک اچھی طرح

---

[4] الذی یتخلی فی الطریق او ظلہم ۱۲ مسلم [5] اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ ۱۲ ابوداؤد [6] انطلق حتی لا یراہ احد ۱۲ ابوداؤد ولم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض ۱۲ [7] فلیرتد لبولہ ۱۲ ابوداؤد۔ لا یبولن احدکم فی جحر ۱۲ ابوداؤد [8] من اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبرہ ۱۲ ابوداؤد [9] لا یبولن احدکم فی مستحمہ ۱۲ ابوداؤد [10] لا یخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحدثان ۱۲ احمد [11] ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ [12] اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ۱۲ ابوداؤد [13] فقال یا عمر لا تبل قائما ۱۲ ترمذی [14] ولامرتہم بالسواک عند کل صلوٰۃ ۱۲ متفق علیہ [15] اذا استیقظ احدکم فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلاثا ۱۲ متفق علیہ

نہ دھولو پانی کے اندر نہ ڈالو عمل[۱۲۰] وضو میں ایڑی پر پانی پہنچانے کیلئے زیادہ اہتمام کرو عمل[۱۲۱] وضو میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرو۔ اور ڈاڑھی میں بھی خلال کرو عمل[۱۲۲] وضو میں اسطرح کے وہم مت کرو کہ خدا جانے پانی ناپاک تو نہیں، فلاں عضو پر پانی پہنچا یا نہیں تین دفعہ دھو چکا ہوں یا نہیں عمل[۱۲۳] غسل اس طرح کرو پہلے دونوں ہاتھ پاک کرلو پھر جو نجاست بدن پر لگی ہو اس کو دور کرو۔ پھر وضو کرو پھر تین بار سر دھوؤ۔ پھر تمام بدن پر پانی ڈالو عمل[۱۲۴] وضو میں پانی ضائع مت کرو عمل[۱۲۵] اگر انگوٹھی پہنے ہو اس کو ہلا لیا کرو عمل[۱۲۶] غسل کے بعد پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ عمل[۱۲۷] حالت جنابت میں اگر سونا یا کھانا کوئی چاہے یا بی بی کے پاس دوبارہ جانا چاہے بہتر ہے کہ استنجا اور وضو کرلے۔ لیکن اگر وضو نہ کیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ عمل[۱۲۸] جو پانی بہتا نہ ہو گو کتنا ہی زیادہ ہو بلا ضرورت اس میں پیشاب نہ کرے۔

---

[۱۲۰] ویل للاعقاب من النار ۱۲ مسلم [۱۲۱] اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک ۱۲ ترمذی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ ۱۲ ترمذی [۱۲۲] ان للوضو شیطانا یقال لہ الولہان فاتقوا وسواس الماء ۱۲ ترمذی [۱۲۳] قال انی الوضو سرف قال نعم وان کنت علی نہر جار ۱۲ احمد [۱۲۴] حرک خاتمہ فی الوضو دار قطنی [۱۲۵] بدأ فیغسل یدیہ قبل ان یدخلہما الاناء ثم یفرغ بیمینہ علی شمالہ فیغسل فرجہ ثم یتوضأ [illegible] ان توالدثم یصب علی راسہ ثلث غرفات بیدیہ ثم یفیض الماء علی جلدہ کلہ ۱۲ مسلم [۱۲۶] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل ۱۲ ترمذی [۱۲۷] توضأ واغسل ذکرک ثم نم ۱۲ متفق علیہ اذا کان جنبا فاراد ان یاکل او ینام توضأ وضوءہ للصلوۃ ۱۲ متفق علیہ اذا اتی احدکم اہلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینہما ۱۲ مسلم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجنب ثم ینام ثم ینتبہ ثم ینام ۱۲ احمد [۱۲۸] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد ۱۲

عمل جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اس کے استعمال سے اندیشہ برص کی بیماری کا ہے۔ عمل جمعہ کے روز غسل کرنا سنت ہے اور مردے کو نہلا کر غسل کر لینا بہتر ہے

باب الصلوٰۃ

عمل۔ نماز اچھے وقت پڑھو، رکوع، سجدہ اچھی طرح کرو۔ خشوع و خضوع جس قدر ہو سکے بجا لاؤ۔ عمل جب بچہ سات برس کا ہو جاوے اس کو نماز کی تاکید کرو۔ اور جب دس برس کا ہو جاوے تو مار کر پڑھاؤ۔ عمل نماز خوب پابندی سے پڑھو۔ عمل عشاء سے پہلے سو مت اور عشاء کے بعد باتیں مت کرو۔ جلدی سے سو رہو تاکہ تہجد یا صبح کی نماز خراب نہ ہو۔ عمل عصر کا وقت بہت نازک ہے، اس کو تنگ مت کرو۔ سویرے نماز پڑھ لیا کرو۔ عمل اگر اتفاق سے سو گیا یا بھول گیا اور نماز قضا ہو گئی تو جس وقت آنکھ کھلے یا یاد آوے فوراً قضا پڑھ لے اس کو دوسرے وقت پر نہ ٹالے البتہ اگر مکروہ وقت ہو تو اس کو گذر جانے دے۔ عمل اذان کے

---

۱۲۱ عن عمر قال لا تغتسلوا بماء الشمس فانه يورث البرص ۱۲ دار قطنی ۱۲۲ : اذا جاء احدکم الجمعة فليغتسل متفق عليه من غسل ميتا فليغتسل ۱۲ ابن ماجه ۱۲۳ من احسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن واتم رکوعهن و خشوعهن ۱۲ ابو داؤد ۱۲۴ مروا اولادکم بالصلوٰة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين ۱۲ ابو داؤد ۱۲۵ من حافظ عليها کانت له نورا ۱۲ احمد ۱۲۶ وکان يکره النوم قبلها والحديث بعدها ۱۲ متفق عليه ۱۲۷ تلک صلوٰة المنافق يجلس يرقب الشمس حتى اذا اصفرت وکانت بين قرني الشيطان قام فنقرها اربعا ۱۲ مسلم ۱۲۸ فاذا نسي احدکم صلوٰة او نام عنها فليصلها اذا ذکرها ۱۲ قتادة مسلم ۱۲۹ لا تثوبن في شيء من الصلوٰة ۱۲ ترمذی فلان لا يرد [illegible] الا اذاء بالصلوٰة اوحرکه برجله ۱۲ ابو داؤد

بعد لوگوں کو مت بلاؤ۔ اذان جانے ہی کے واسطے ہے البتہ سوتے ہوئے کو جگا دینا مضائقہ نہیں عمل ۱۸ بہتر یہ ہے کہ جو شخص اذان کہے اسی کو تکبیر کہنے دیں اس کو ناراض کر کے دوسرا شخص تکبیر نہ کہنے لگے عمل ۱۹ سات برس تک اذان کہنے پر رہائی دوزخ کا وعدہ آیا ہے عمل ۲۰ اذان اور تکبیر کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ عمل ۲۱ نماز کے لئے دوڑ کر مت چلو۔ سانس پھولنے سے سکون قلب نہ رہے گا۔ عمل ۲۲ جتنی دور سے مسجد میں نماز پڑھنے آئے گے اسی قدر ثواب زیادہ ملے گا عمل ۲۳ جب مسجد میں جانے لگو داہنا پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلنے لگو بایاں پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ عمل ۲۴ مسجد میں جاکر بہتر ہے کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔ بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ عمل ۲۵ مسجد میں شور وغل مت کرو۔ کوئی بدبودار چیز مثل حقہ تمباکو، لہسن، پیاز خام، مولی کھا کر مت جاؤ۔ وہاں تھوکنے کی

ابوداؤد عمل ۱۸ انما اخا صدا اذن ومن اذن فہو یقیم ۱۲ ترمذی عمل ۱۹ من اذن سبع سنین محتسبا کتب له براءة من النار ۱۲ ترمذی عمل ۲۰ لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامة ۱۲ ابوداؤد عمل ۲۱ اذا اتیتم الصلوٰة فلا تاتوها تسعون وأتوها تمشون وعلیکم السکینة ۱۲ متفق علیه عمل ۲۲ اعظم الناس اجرا من الصلوٰة ابعدهم ممشى ۱۲ متفق علیه عمل ۲۳ مسلم عمل ۲۵ اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس ۱۲ متفق علیه عمل ۲۶ من سمع رجلا ینشد ضالة فی المسجد فلیقل لا ردها الله علیك ۱۲ مسلم من اکل من هذه الشجرة المنتنة فلا یقربن مسجدنا ۱۲ متفق علیه البزاق فی المسجد خطیئة متفق علیه ما لم یؤذ فیه ما لم یحدث فیه ۱۲ متفق علیه اذا رأیتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك ۱۲ ترمذی نهى ان ینشد فیه الاشعار وان تقام فیه الحدود ۱۲ ابوداؤد یاتی على الناس زمان یکون حدیثهم فی مساجدهم فی امر دنیاهم ۱۲ بیهقی

احتیاط رکھو، وہاں ریح مت نکالو۔ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی چیز
وہاں بیچو نہیں، خریدو نہیں۔ اس میں خرافات اشعار مت پڑھو۔ کسی کو د
پیٹ کی سزا مت دو۔ شاید پیشاب وغیرہ خطا ہو جاوے، دنیا کی باتیں
مت کرو۔ عمل[۸۳] ایسے کپڑے سے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس
کے نقش ونگار سے دل بارہ باٹ ہو جاوے۔ عمل[۸۶] نماز کے روبرو کوئی
آڑ ہونا ضرور ہے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی یا کوئی اونچی چیز رکھ لے۔ اور اس
چیز کو داہنے یا بائیں ابرو کے مقابل رکھے۔ تاکہ مشابہت بت پرستوں کے ساتھ
نہ ہو جاوے۔ عمل[۹۰] اگر امام بنو بہت ہلکی نماز پڑھاؤ کیونکہ مقتدی ہر قسم
کے ہیں۔ کسی کو تکلیف نہ ہو جس کی وجہ سے جماعت سے نفرت ہو جاوے
عمل نماز میں رکوع وسجدہ اور تمام ارکان اطمینان سے ادا کرو۔ عمل نماز
میں دامن سمیٹنا یا بال سنوارنا بری بات ہے۔ عمل[۹۶] نماز میں ہاتھ کے
سہارے سے مت اٹھو۔ عمل[۹۸] فرض پڑھ کر بہتر ہے کہ اس جگہ سے
ہٹ کر سنن ونوافل پڑھے۔

---

۸۳ كنت انظر الى علمها وانا في الصلوة فاخاف ان يفتنني ۸۴ بخاري ۸۵ اميطي عنا قرامك هذا فانه لا تزال تصاويره تعرض لي في صلوتي ۸۶ بخاري ۸۷ اذا صلى احدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئا فان لم يجد فلينصب عصاه ۸۸ ابوداؤد ۸۹ وجعله على حاجبه الايمن والايسر ولا يصمد له صمدا ۹۰ ابوداؤد ۹۱ انت امامهم واقتد باضعفهم ۹۲ احمد ۹۳ اسوأ الناس سرقة الذي يسرق من صلوته ۹۴ احمد ۹۵ ولا نكف الثياب ولا الشعر ۹۶ متفق عليه ۹۷ نهى ان يعتمد الرجل على يديه اذا نهض في الموضع الذي صلى فيه حتى يتحول ۹۸ ابوداؤد ۹۹ وثب عمر فاخذ بمنكبه فهزه ثم قال اجلس فانه لم يهلك اهل الكتاب الا انه لم يكن بين صلوتهم فصل ۱۰۰ ابوداؤد۔

عمل۴۳؎ نماز میں ادھر اُدھر مت دیکھو۔ اور نگاہ مت اٹھاؤ۔ سستی اور حتی الوسع جمائی
کو روکو۔ بار بار کنکریاں مٹی برابر مت کرو۔ پھونک مت مارو۔ نماز کے واسطے
جاتے ہوئے بھی کوئی حرکت خلاف نماز مت کرو۔ نگاہ سجدہ کی جگہ رکھو
عمل۴۴؎ جماعت کے ساتھ نماز پڑھو۔ جماعت چھوڑنے پر بڑی وعید آئی ہے
البتہ کوئی قوی عذر ہو تو جماعت معاف ہو جاتی ہے۔ عمل۴۵؎ جب بھوک
کا بہت غلبہ ہو یا پیشاب پاخانہ کا دباؤ ہو تو پہلے فراغت کر لو پھر نماز پڑھو
عمل۴۶؎ اگر امام ہو تو دعا میں سب مقتدیوں کو شریک کر لو یعنی سب کے لئے
دعا کرو۔ عمل۴۷؎ جب مسجد میں اذان ہو جاوے وہاں سے ہرگز مت جاؤ البتہ
اگر کسی ضرورت سے جا کر پھر لوٹ آؤ مضائقہ نہیں۔ عمل۴۸؎ صف
کو خوب سیدھی کرو۔ اور خوب مل کر کھڑے ہو۔ اور پہلے اول صف
پوری کر لو۔ پھر دوسری پھر تیسری اور امام کے دونوں طرف برابر مقتدی
ہونا چاہیئے عمل۴۹؎ اگر اکثر مقتدی کسی وجہ معقول سے امام سے ناخوش

۴۳؎ واذا التفت انصرف عنہ ۱۲ احمد لینتہین اقوام عن رفعہم ابصارہم عند الدعاء فی الصلوٰۃ او لتخطفن ابصارہم ۱۲ رواہ مسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع ۱۲ مسلم فی الرجل یسوی التراب حیث یسجد قال ان کنت فاعلا فواحدۃ متفق علیہ فلا یمسح الحصی ۱۲ احمد رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجہک ۱۲ ترمذی ثم خرج عامدا الی الصلوٰۃ فلا یشبکن بین اصابعہ فانہ فی الصلوٰۃ ۱۲ احمد یا انس اجعل بصرک حیث تسجد ۱۲ بیہقی ۴۴؎ من سمع النداء فلم یمنعہ من اتباعہ عذر لم یقبل منہ الصلوٰۃ التی صلی ۱۲ ابوداؤد ۴۵؎ لا صلوٰۃ بحضرۃ الطعام ولا ہو یدافعہ الاخبثان ۱۲ مسلم ۴۶؎ لا یؤم رجل قوما فیخص نفسہ بالدعاء دونہم ۱۲ ابوداؤد ۴۷؎ اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوٰۃ فلا یخرج احدکم حتی یصلی ۱۲ احمد ۴۸؎ اقیموا صفوفکم وتراصوا ۱۲ بخاری اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ ۱۲ ابوداؤد وسطوا الامام ۱۲ ابوداؤد ۴۹؎ وامام قوم وہم لہ کارہون ۱۲ ترمذی

ہوں اس کو امامت نہ کرنا چاہئے عمل[11] امامت میں بہانہ مت کرو کہ ہر شخص دوسرے پر ٹال دے اور اپنی جان بچا دے یہ علامات قیامت سے ہے عمل[12] اگر امام ہو مقتدیوں سے اونچی جگہ مت کھڑے ہو عمل[13] امام سے پہلے رکوع سجدہ یا اور کوئی فعل مت کرو۔ عمل[14] اگر جماعت میں ایسے وقت آؤ کہ امام مثلاً سجدہ یا قعدہ میں ہو تو اس کے کھڑے ہونے کا انتظار مت کرو۔ فوراً شریک ہو جاؤ۔ عمل[15] تہجد پڑھنے کی کوشش کرو اس کی بڑی فضیلت ہے۔ عمل[16] نوافل وظائف کی اتنی کثرت مت کرو جس کا نباہ نہ ہو سکے۔ عمل[17] جب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاؤ یا نیند زور کی آنے لگے تو ذرا آرام لے لو پھر نماز میں مشغول ہو عمل[18] جب بستر پر سونے کے لئے لیٹو وضو کر لو۔ اور اللہ اللہ کرتے سو جاؤ۔ عمل[19] گھر میں بھی کچھ نفلیں پڑھنے کا معمول رکھو عمل[20] جمعہ کے روز درود شریف کی کثرت کرو

ن[11] ان من شراط الساعة ان یتدافع اہل المسجد لا یجدون اماما یصلی بہم ۱۲ ن[12] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامام فوق شیء ۱۲ دارقطنی ن[13] لا تبادروا الامام ۱۲ متفق علیہ ن[14] اذا جئتم الی الصلوۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہ شیئا ۱۲ ابوداؤد ن[15] علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین الخ ترمذی ن[16] خذوا من الاعمال ما تطیقون ۱۲ متفق علیہ ن[17] لیصل احدکم نشاطہ فاذا فتر فلیقعد ۱۲ متفق علیہ اذا نعس احدکم وہو یصلی فلیرقد حتی یذہب عنہ النوم ۱۲ متفق علیہ ن[18] من اوی الی فراشہ وذکر اللہ حتی یدرکہ النعاس لم ینقلب ساعۃ من اللیل یسأل اللہ فیہا خیرا من خیر الدنیا والآخرۃ الا اعطاہ ایاہ ۱۲ ذکرہ النووی ن[19] اذا قضی احدکم الصلوۃ فی مسجدہ فلیجعل لبیتہ من صلاتہ ۱۲ مسلم ن[20] فاکثروا علی الصلوۃ فیہ ۱۲ ابوداؤد و نسائی وغیرہ۔

✦ ✦ ✦ ✦

عمل[۴۱] جمعہ میں نہا دھو کر کپڑے بدل کر خوشبو لگا کر سویرے جاؤ اور لوگوں کی گردن پر سے مت پھاندو کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ مت بیٹھو۔ زبردستی دو آدمیوں کے بیچ گھس کر مت بیٹھو۔ خطبے میں باتیں مت کرو ایسی طرح مت بیٹھو کہ نیند آوے۔ اگر نیند غالب ہو جگہ بدل ڈالو۔ عمل[۴۲] جب سورج یا چاند کو گہن لگے۔ اس وقت نماز پڑھو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ خیرات کرو۔ استغفار کرو۔ اگر غلام پاس ہو اس کو آزاد کرو عمل[۴۳]۔ عیدگاہ میں ایک راستے سے جاؤ، دوسرے سے آؤ۔ عمل[۴۴] جس شخص کا ارادہ قربانی کا ہو مستحب ہے کہ بقرعید کا چاند دیکھ کر خط وناخن نہ بنواوے۔ جب تک قربانی نہ کر لے۔ عمل[۴۵] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کیا کرو تو اچھا ہے۔ اس سے محبت بڑھتی ہے عمل[۴۶] تازہ بارش میں برکت ہوتی ہے اس کو اپنے بدن پر لینا بہتر ہے۔ عمل[۴۷] استسقا کیلئے اگر نکلیں میلے کچیلے کپڑے ہوں، عاجزی زاری

---

[۴۱] لا یغتسل رجل یوم الجمعة ویتطہر ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ ما بینہ وبین الجمعة الاخری ۱۲ بخاری ثم اتی الجمعة فلم یتخط اعناق الناس ۱۲ ابوداؤد وکریا بکرہ ۱۲ ترمذی لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعة ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ۱۲ مسلم نہی عن الحبوة یوم الجمعة ۱۲ ترمذی اذا نعس احدکم یوم الجمعة فلیتحول من مجلسہ ذلک ۱۲ ترمذی [۴۲] ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتم ذلک فادعوا اللہ وکبروا وصلوا وتصدقوا ۱۲ متفق علیہ فافزعوا الی ذکرہ ودعائہ واستغفارہ ۱۲ متفق علیہ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقة فی کسوف الشمس ۱۲ بخاری [۴۳] کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ ۱۲ ترمذی [۴۴] من رأی ہلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ ۱۲ مسلم [۴۵] فقال علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ ۱۲ ابوداؤد [۴۶]

کرتے ہوئے جاویں۔

کتاب الجنائز

عمل۔ جب آدمی مرنے لگے اس کے پاس بیٹھ کر باآواز بلند کلمۂ توحید پڑھتے رہو۔ عمل۔ کفن نہ بالکل کم قیمت نہ بہت بیش قیمت متوسط درجے کا دو۔ عمل۔ اگر پرانی مصیبت صدمہ یاد آجاوے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھو، جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا۔ عمل۔ رنج کی کیسی ہی سخت بات ہو اس پر اناللہ پڑھو تو ثواب ملے گا۔

عمل۔ گاہ بگاہ مقابر میں جایا کرو۔ اس سے دنیا کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے۔ خصوصاً والدین کی قبر پر جمعہ کو جانا بہتر ہے

کتاب الزکوٰۃ والصدقہ

عمل۔ زکوٰۃ پیشگی بھی دینا درست ہے۔ عمل۔ پہننے کے زیور اور گوٹے

(بقیہ حاشیہ صفحہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم صنعت ہذا قال لانہ حدیث عہد بربہ ۱۲ مسلم ۔ خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء متبذلا متواضعا متضرعا ۱۲ ترمذی (حاشیہ صفحہ) ۔ لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ ۱۲ مسلم ۔ اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ ۱۲ مسلم لا تغالوا فی الکفن ۱۲ ابوداؤد ۔ فیحدث لذلک استرجاعا الا جدد اللہ تبارک وتعالیٰ لہ عند ذلک ۱۲ احمد ۔ اذا انقطع احدکم فلیسترجع ۱۲ بیہقی ۔ فزوروہا فانہا تزہد فی الدنیا وتذکر الآخرۃ ۱۲ ابن ماجہ ۔ من زار قبر ابویہ او احدہما فی کل جمعۃ غفر لہ وکتب برا ۱۲ بیہقی ۔ ان العباس سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک

مچھے ہیں بھی زکوٰۃ ہے۔ عمل زکوٰۃ حتی الامکان ایسے لوگوں کو دو جو مانگتے نہیں آبرو لیے گھر میں بیٹھے ہیں عمل تھوڑی چیز دینے سے مت شرماؤ جو توفیق ہو دے دو۔ عمل یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دے کر تمام حقوق سے سبکدوش ہو گئے۔ مال میں اور بھی حقوق ہیں جو وقوع ضرورت کے وقت ادا کرنے پڑتے ہیں۔ عمل عزیز قریب کو صدقہ دینے سے دو ثواب ہیں۔ ایک صدقہ، دوسرا صلۂ رحم۔ عمل اگر پڑوسی غریب ہوں تو شوربا بڑھا دیا کرو اور ان کو بھی پہنچا دیا کرو۔ عمل سائل کو کچھ دے دیا کرو خواہ کتنا ہی قلیل ہو عمل بی بی شوہر کے مال سے محتاج کو اتنا دے سکتی ہے جس میں اگر شوہر کو اطلاع ہو تو اس کو ناگوار نہ ہو۔ عمل جو چیز کسی کو خیرات دو اور وہ اس کو فروخت کرتا ہو تو بہتر ہے کہ تم اس کو اس سے مت خریدو۔ شاید تمھاری رعایت کرے تو گویا یہ ایک طرح کا صدقے کو واپس کرنا ہے۔

---

٨٣ ولکن المسکین الذی لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن بہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسئل الناس ۱۲ متفق علیہ ٨٤ لا تحقرن من المعروف شیئا ۱۲ مسلم ٨٥ ان فی المال حقا سوی الزکوۃ ۱۲ ترمذی ٨٦ لہا اجران اجر القرابۃ واجر الصدقۃ ۱۲ مسلم ٨٧ اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءہا وتعاہد جیرانک ۱۲ مسلم ٨٨ ردوا السائل ولو بظلف محرق ۱۲ مالک ٨٩ اذا انفقت المرأۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ ۱۲ متفق علیہ ٩٠ لا تشترہ ولا تعد فی صدقتک ۱۲ متفق علیہ

کتاب الصوم

عمل۔ روزے میں فحش بات مت کرو۔ شور وغل مت مچاؤ۔ جو کوئی لڑے بھی کہہ دو کہ میاں ہمارا روزہ ہے ہم کو معاف کرو عمل چاند دیکھ کر ہرگز انکل مت کرو۔ کہ یہ فلاں دن کا ہے۔ اس کے حساب سے آج فلاں تاریخ ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا ہو جب ہی سے حساب شروع ہوگا عمل عورت نفل روزہ بدون اجازت شوہر کے نہ رکھے۔ جبکہ وہ گھر پر موجود ہو۔ عمل کبھی کبھی نفل روزہ بھی رکھ لیا کرو۔ عمل اگر روزے میں کوئی دعوت دے اس کا جی خوش کرنے کو اس کے گھر چلے جاؤ اور وہاں جا کر اس کے لئے دعا کرو۔ اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا بھی کھالو عمل جب رمضان شریف کے دس دن باقی رہ جاویں عبادت میں کسی قدر زیادہ کوشش کرو۔

باب تلاوت قرآن

عمل۔ اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر چھوڑو مت پڑھے جاؤ لیے

۹۳؎ وإذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا يصخب فإن سابه أحد أو قاتله فليقل إني امرؤ صائم ۱۲ متفق عليه ۹۴؎ فقال بعض القوم هو ابن ثلث فقال بعض القوم هو ابن ليلتين الى قوله ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مده الرؤية فهو لليلة رأيتموه ۱۲ مسلم ۹۵؎ لا يحل لامرأة أن تصوم وزوجها شاهد الا باذنه ۱۲ مسلم ۹۶؎ لكل شيء زكوة وزكوة الجسد الصوم ۱۲ ابن ماجه ۹۷؎ اذا دعي احدكم فليجب فان كان صائما فليصل وان كان مفطرا فليطعم ۱۲ مسلم ۹۸؎ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر

شخص کو دو ہزار ثواب ملتا ہے عمل سوتے وقت قل ہو اللہ قل اعوذ برب
الفلق قل اعوذ برب الناس، پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں دم کر کے جہاں تک ہاتھ
پہنچیں بدن پر پھیر کر سو رہا کرو تین بار اسی طرح کرو عمل اگر قرآن پڑھا ہو اس
کو ہمیشہ پڑھتے رہو ورنہ اس کو بھول جاؤ گے اور سخت گناہگار ہوگے عمل جب
تک جی لگے قرآن پڑھو۔ جب طبیعت الجھنے لگے موقوف کر دو۔ مگر یہ اس
شخص کے لئے ہے جو تلاوت کا عادی ہو۔ ورنہ خلاف عادت کام سے ضرور
طبیعت گھبراتی ہے اس کا خیال نہ کرے اور تکلف عادت ڈالے جب عادت
ہو جائے پھر اس کے لئے وہی حکم ہے جو اوپر گذرا عمل قرآن مجید اس
طرح پڑھو کہ تمہارے لہجے سے معلوم ہو کہ یہ خدائے تعالیٰ سے ڈر رہا ہے
بڑی خوش آوازی سے۔

بابُ الدعاءِ والذکرِ والاستغفار

عمل ۱۔ دعا میں ان امور کا لحاظ رکھو۔ خوب شوق و رغبت سے مانگو

---

۳۵ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیہما فقرأ فیہما قل ہو اللہ
احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بہما ما استطاع من جسدہ یبدأ بہما علی رأسہ ووجہہ
وما اقبل من جسدہ یفعل ذلک ثلث مرات۔ متفق علیہ ۳۶ انما مثل صاحب القرآن کمثل الابل المعقلۃ
ان عاہد علیہا امسکہا وان اطلقہا ذہبت۔ متفق علیہ ۳۷ سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احسن صوتا للقرآن و
احسن قراءۃ قال من اذا سمعتہ یقرأ رایت انہ یخشی اللہ۔ دارمی ۳۸ ولکن معہم ذلک [illegible] مسلم یستجاب للعبد
ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم ما لم یستعجل قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال قال یقول قد دعوت فلم ار یستجاب لی فیستحسر
عند ذلک ویدع الدعاء۔ مسلم ۳۹ ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ۔ ترمذی

گناہ کی چیز مت مانگو۔ اگر قبولیت میں دیر ہو تنگ ہو کر چھوڑ دو مت
قبولیت کا یقین رکھو عمل غصے میں آکر اپنے مال، اولاد، جان وغیرہ کو مت
کوسو کبھی قبولیت کی گھڑی ہو اور اسی طرح ہو جاوے عمل جب کہیں بیٹھو
بیٹھو۔ دنیا کی باتیں کرو۔ اس میں کچھ اللہ و رسول کا ذکر درود شریف تھوڑا
ہی سہی ضرور کیا کرو۔ مجلس خالی نہ رہنے پائے ورنہ وہ مجلس وبال ہے عمل
اکثر اوقات عقد وانامل سے شمار وظیفہ کی رکھو، تسبیح بھی جائز ہے عمل استغفار
کی کثرت رکھو، سب مشکلیں اس سے آسان ہوں گی اور جہاں سے شان
گمان نہ ہوگا روزی ملے گی عمل اگر شامت نفس سے گناہ ہو جاوے تو
یہ سمجھ کر توبہ میں دیر مت لگاؤ کہ شاید ہماری توبہ قائم نہ رہے اور پھر گناہ
ہو جاوے بلکہ فوراً توبہ صدق دل سے کرو۔ اگر اتفاقاً توبہ ٹوٹ جاوے پھر توبہ
کر لو عمل بعضی دعائیں خاص حالات و خاص اوقات کی مذکور ہوتی ہیں
سوتے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى جاگتے

لا تدعوا علی انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من اللہ ساعۃ یسئل فیہا عطاء فیستجیب لکم ۱۲ مسلم من قعد مقعدا لم یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ومن اضطجع مضجعا لا یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ۱۲ ابوداؤد واعقدن بالانامل فانہن مسئولات مستنطقات ۱۲ ترمذی من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب ۱۲ احمد ابوداؤد ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ ۱۲ ترمذی کل بنی آدم خطاؤن وخیر الخطائین التوابون ۱۲ ترمذی ان المؤمن اذا اذنب کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ فان تاب واستغفر صقل قلبہ وان زاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلکم الران الذی ذکر اللہ تعالی کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون

۱۲ احمد و ترمذی

وقت یہ پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ
صبح کو یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ
نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ اور شام کے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ
بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ
النُّشُوْرُ بی بی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا
الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا لشکر کفار پر بد دعا کرنا ہو یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ
الْکِتَابِ وَسَرِیْعَ الْحِسَابِ اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ
وَزَلْزِلْھُمْ کسی کے مہمان ہو کر کھانے پینے سے فارغ ہو کر میزبان کے لئے یوں
دعا کرو۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ
چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ
وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ کسی کو مصیبت زدہ دیکھ کر
یہ دعا پڑھو تم کو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ
خَلَقَ تَفْضِیْلًا جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے اس سے اس
طرح کہو اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَاتِکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ
کسی کو نکاح کی مبارکبادی دو۔ اس طرح کہو بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَ
بَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ جب کوئی مصیبت
آوے یہ پڑھو۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ متفق علیہ

باب الحج والزیارۃ

عمل: جس کو حج کرنا ہو جلدی چل دینا چاہیئے۔ خدا جانے کیا موانع پیش آجاویں۔ عمل: کافی خرچ لے کر حج کو جانا چاہیئے عمل: حج کرکے اگر استطاعت ہو مدینہ طیبہ جاکر روضۂ منورہ کی زیارت سے بھی مشرف ہو عمل: اگر اس قدر روپیہ پاس ہے کہ حج کر سکتے ہو مگر مدینہ منورہ نہیں جا سکتے تو حج فرض ادا کرنا پڑے گا پھر جب وسعت ہو مدینہ طیبہ چلے جاؤ یہ نہیں کہ حج بھی نہ کرو۔ عمل: حاجی جب تک اپنے گھر نہ آوے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اگر اس سے ملاقات ہو اس کو سلام کرو۔ اس سے مصافحہ کرو اپنے لئے دعاء استغفار کرو۔

یمین ونذر

عمل: غیر اللہ کی قسم کبھی مت کھاؤ جیسے بیٹے کی، باپ کی یا کسی مخلوق کی اور جس شخص کو ایسی عادت پڑ گئی ہو اور منہ سے نکل جاتا ہو تو فوراً کلمہ پڑھے

من اراد الحج فليعجل رواه ابوداود كان اهل اليمن يحجون ولا يتزودون ويقولون نحن المتوكلون فاذا قدموا مكة سألوا الناس فانزل الله تعالى وتزودوا فان خير الزاد التقوى رواه البخاري عن ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبري بعد موتي كان كمن زارني في حياتي رواه البيهقي من ملك زادا وراحلة تبلغه الى بيت الله ولم يحج فلا عليه ان يموت يهوديا او نصرانيا وذلك ان الله تبارك وتعالى يقول ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا رواه الترمذي اذا لقيت الحاج فسلم عليه وصافحه ومره ان يستغفر لك قبل ان يدخل بيته فانه مغفور له رواه احمد لا تحلفوا بالطواغي ولا بآبائكم رواه مسلم من حلف فقال في حلفه باللات والعزى فليقل لا اله الا الله متفق عليه

عمل[116] اس طرح قسم کبھی مت کھاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں اگرچہ سچی ہی ہو اور جھوٹ میں ایسی قسم تو اور بھی غضب ہے عمل[117] اگر غصے میں ایسی قسم منہ سے نکل گئی جس کے پورا کرنے میں کوئی بات خلاف شرع لازم آتی ہے مثلاً یہ کہ باپ سے نہ بولوں گا یا مانند اس کے ایسی قسم کو توڑ دو اور کفارہ دو۔ اور یہ خیال نہ کرو کہ قسم توڑنے سے گناہ ہوگا کیونکہ نہ توڑنے سے زیادہ گناہ ہوگا۔ عمل[119] کسی کا حق مارنے کے لئے پھیر سے قسم مت کھاؤ صاحب حق جو مطلب سمجھے گا اسی پر قسم ہوگی۔ عمل[120] مصیبت میں پھنسکر منت ماننا اور دیسے کبھی پھوٹی کوڑی اللہ کے نام نہ دینا نہایت کنجوسی کی دلیل ہے اور گویا نعوذ باللہ اللہ میاں کو پھسلانا ہے ؎

زنہار ازاں قوم نہ باشی کہ فریبند
حق را بسجودے و نبی را بدرودے

---

[116] من قال انی بری من الاسلام فان کان کاذبا فہو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما۔ ابوداود [117] من حلف علی یمین فرأی خیرا منہا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل ۱۲ مسلم واللہ لان یلج احدکم بیمینہ فی اہلہ آثم لہ عند اللہ من ان یعطی کفارتہ التی افترض اللہ علیہ ۱۲ متفق علیہ [119] الیمین علی نیۃ المستحلف ۱۲ مسلم [120] لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل ۱۲ متفق علیہ۔

معاملات و سیاسات

معاملہ[1] سب سے بہتر کسب و دستکاری ہے۔ انبیاء علیہ السلام نے دستکاری کی ہے معاملہ[2] زانیہ کی خرچی اور جھوٹے تعویذ گنڈے فال کھولنی وغیرہ کا نذرانہ سب حرام ہے۔ آجکل کے پیرزادے ان دونوں بلاؤں میں مبتلا ہیں۔ رنڈیوں سے خوب نذرانے لیتے ہیں۔ اور خود واہی تباہی تعویذ گنڈے کرتے ہیں فال کھولتے ہیں اور لوگوں کو ٹھگتے ہیں، معاملہ[3] مانگنے کا پیشہ سب سے بدتر، ذلیل اور گناہ ہے اس سے تو گھاس کھودنا اور لکڑی کاٹ کر بیچنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ معاملہ[4] اگر ایسی ہی سخت مصیبت پڑ جاوے اور بدون مانگے کسی طرح بن ہی نہ پڑے تو لاچاری کی بات ہے اس میں بھی بہتر ہے کہ ایسے لوگوں سے

---

[1] ما اکل احد طعاماً قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من کل من عمل یدیہ ۱۲ بخاری [2] نہی عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن ۱۲ متفق علیہ ۱۲

[3] لان یاخذ احدکم حبلہ فیاتی بحزمۃ حطب علی ظہرہ فیبیعہا فیکف اللہ بہا وجہہ خیر من ان یسال الناس اعطوہ او منعوہ ۱۲ بخاری [4] الا ان یسال الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدا ۱۲ ابوداؤد وان کنت لابد فاسئل الصالحین ۱۲ ابوداؤد

مانگے جو نیک بخت دیندار، عالی ہمت، بلند حوصلہ، ذی استطاعت ہوں کہ
پھر کسی قدر کم ذات ہے۔ **معاملہ** اگر بدون حرص و طلب کہیں سے
کچھ ملے اس کے لینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس میں سے کھائے کھلائے۔
اللہ واسطے بھی دے **معاملہ** جو چیز شرع میں حرام ہے اس میں ہیر پھیر
کرکے حیلہ و تاویل مت کرو۔ اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے۔ **معاملہ**
مفت خواری سے یہ بہتر ہے کہ عالی ہمتی سے کمائے اور دوسروں کی خدمت
کرے البتہ جو لوگ دین میں مشغول ہیں کہ اگر طریق معیشت کو اختیار کریں،
وہ دینی کام برباد ہو جاوے ایسے لوگوں کو ترک اسباب جائز بلکہ بعض اوقات
اولیٰ ہے ان کی خدمت عام مسلمانوں کے ذمہ ہے **معاملہ** جس چیز
میں طبیعت صاف نہ ہو دل کھٹکتا ہو وہ چھوڑ دینے کے قابل ہے،
معاملہ جس پیشے میں ہر وقت نجاسات کے ساتھ تلبس رہتا ہو جیسے
بھنگی کا کام کرنا، پچھنے لگانا، ایسے پیشے اور کمائی سے بچنا چاہئے **معاملہ**
جو چیز گناہ کا آلہ بنائی جائے اس کو مت بیچو۔ **معاملہ** ہمارے زمانہ میں

ش۱ عن عمر قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی فقال خذہ فتمولہ وتصدق بہ فما جاءک من ہذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ ومالا فلا تتبعہ نفسک ۱۲ متفق علیہ
ش۲ قاتل اللہ الیہود ان اللہ لما حرم شحومہا جملوہا ثم باعوہا فاکلوا ثمنہ ۱۲ متفق علیہ ش۳ ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم ۱۲ ترمذی ش۴ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض الآیۃ ۱۲ ش۵ الاثم ما حاک فی النفس وتردد فی الصدر وان افتاک الناس ۱۲ احمد ش۶ عن محیصۃ انہ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اجرۃ الحجام فنہاہ فلم یزل یستاذنہ حتی قال اعلفہ ناضحک واطعمہ رقیقک ۱۲ مالک ش۷ لا تبیعوا القینات ولا تشتروہن ولا تعلموہن وثمنہن حرام ۱۲ احمد ترمذی

روپیہ پیسہ بڑے کام کی چیز ہے اس کی قدر کرنا چاہئے اور وجہ حلال سے کمانے میں عار نہ کرے گو عرف میں نام دھرا جاوے۔ **معاملہ** جس طریقے سے آدمی کی بسر ہوتی ہو بلا ضرورت شدیدہ اس کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار نہ کرے **معاملہ** خرید و فروخت اور اپنے حق کے مطالبہ کے وقت نرمی برتے تنگ گیری اچھی نہیں۔ **معاملہ** سودا بیچنے کے لئے بہت قسمیں مت کھاؤ۔ اس میں ایک آدھ جھوٹ بھی نکل جاتا ہے پھر برکت مٹ جاتی ہے۔ **معاملہ** تجارت بہت عمدہ چیز ہے امانت و راستی اس کا جزو اعظم ہے اس سے دنیا میں اعتبار ہوتا ہے اور آخرت میں انبیاء و صدیقین و شہداء کی ہمراہی نصیب ہوتی ہے۔ **معاملہ** معمول رکھو کہ منافع تجارت سے کچھ خیر خیرات نکالتے رہا کرو۔ بعض باتیں ناہموار تجارت میں ہو ہی جاتی ہیں خیر خیرات سے کسی قدر اس کے وبال میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ **معاملہ** اگر تمہارے سودے میں یا داموں میں کچھ عیب ہو ہرگز اس کو پوشیدہ مت کرو۔ صاف کہہ دو۔ اس کے چھپانے

ملہ کانت للمقدام بن معدیکرب جاریۃ تبیع اللبن ویقبض المقدام ثمنہ فقیل لہ سبحان اللہ أتبیع اللبن وتقبض الثمن فقال نعم وما بأس بذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیأتین علی الناس زمان لا ینفع فیہ الا الدینار والدرہم رواہ احمد ملہ اذا جمع اللہ عزوجل لکم رزقا من وجہ فلا یدعہ حتی یتغیر لہ او یتنکر لہ رواہ احمد ملہ رحم اللہ تعالی رجلا سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی رواہ البخاری ملہ ایاکم وکثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق رواہ مسلم ملہ التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء رواہ الترمذی ملہ ان البیع یحضرہ اللغو والحلف فشوبوہ بالصدقۃ رواہ ابوداود ملہ وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعہما رواہ متفق علیہ

سے برکت مٹ جاتی ہے معاملہ سود کا لین دین، تحریر یا گواہی کچھ مت
کرو سب پر لعنت آئی ہے معاملہ جو چیزیں کہ ناپ تول کر بکتی ہیں اگر
وہ ایک طرح کی ہیں جیسے گیہوں گیہوں اس کے مبادلے میں
دو باتیں ضرور ہیں ایک یہ کہ برابر سرابر ہو اگرچہ اعلیٰ ادنیٰ کا تفاوت ہو
دوسرے یہ کہ دست بدست ہو اگر ایک امر میں بھی خلاف ہوا تو سود ہو جاوے
گا اور اگر ناپ تول کر بکتی ہیں مگر جنس الگ الگ ہے جیسے گیہوں اور جو اس
میں برابر سرابر ہونا ضروری نہیں مگر دست بدست ہونا ضرور ہے اور اگر
جنس تو ایک ہے مگر ناپ تول کر نہیں بکتی جیسے بکری کی بکری تب بھی برابر
سرابر ہونا ضروری نہیں، اور اگر نہ جنس ایک ہے نہ ناپ تول کر بکتی ہے
جیسے گھوڑا اور اونٹ۔ اس وقت برابر سرابر ہونا ضرور ہے نہ دست بدست
ہونا ضرور ہے یہ فقہ حنفی کے موافق سود کی تفصیل ہے۔

فرع آج کل جو زیور خریدا یا بنوایا جاتا ہے اس میں اکثر بوجہ تفاوت
نرخ کے برابر سرابر بھی نہیں لیا جاتا۔ اور اکثر ادھار بھی رہ جاتا ہے یہ
بالکل سود ہے ایسی صورت میں جس طرف چاندی کم ہے اس میں کچھ پیسے

شلہ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوا و موکلہ و کاتبہ و شاہدیہ وقال ہم سواء ۱۲ مسلم شلہ
الذہب بالذہب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء
یدا بید فاذا اختلف ہذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید ۱۲ مسلم فی الہدایہ اذا عدم
الوصفان الجنس والمعنی المضموم الیہ حل التفاضل والنساء واذا وجدا حرما و عدم احدہما حل التفاضل
وحرم النساء مثل ان یسلم ہرویا فی ہروی او حنطۃ فی شعیرۃ

بھی ملائے جاویں۔ چاندی چاندی برابر ہو جائے گی۔ زائد چاندی کے عوض میں پیسے ہو جاویں گے اور ادھار کی اگر کوئی ضرورت ہو تو صاحب معاملہ ہی سے جدا گانہ قرض لے کر معاملہ کو طے کر لیں پھر اس کا قرض بعد میں ادا کریں۔

فرع اکثر ایسا کرتے ہیں کہ روپیہ دے کر آٹھ آنے پیسے اب لے لئے اور آٹھ آنے ایک گھنٹہ کے بعد لے لئے۔ یہ بھی جائز نہیں۔ اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو روپیہ امانتہ اسی کے پاس رکھا دیں۔ جب اس کے پاس پورے پیسے آجاویں تب یہ معاملہ مبادلے کا کریں۔ **معاملہ**[۲۳] اگر تم خراب گیہوں کے عوض میں اچھے گیہوں لینا چاہتے ہو اور دوسرا شخص برابر سرابر نہیں دیتا تو یوں کرو کہ اپنے گیہوں ایک روپیہ کو مثلاً اس کے ہاتھ بیچ ڈالو۔ پھر جتنے گیہوں وہ تم کو دے وہ اس روپے کے عوض میں جو اس کے ذمہ تمہارا قرض ہے اس سے خرید لو۔ **معاملہ**[۲۴] اگر چاندی یا سونے کا جڑاؤ زیور یا جس میں اور کوئی چیز ملی ہو چاندی یا سونے کے بدلے میں یعنی چاندی کا زیور یا چاندی کے بدلے اور سونے کا زیور سونے کے بدلے خریدنا یا بیچنا چاہو تو یہ مبادلہ اس وقت ہے جب زیور میں چاندی یا سونا جتنا کم ہو۔ اور

---

[۲۳] جاء بلال الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم بتمر برنی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من این ہذا قال کان عندنا تمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع فقال اوہ عین الربا لا تفعل ولکن اذا اردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشتر بہ ۔ متفق علیہ [۲۴] عن فضالۃ بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادۃ باثنی عشر دیناراً فیہا ذہب وخرز ففصلتہا فوجدت فیہا اکثر من اثنی عشر دیناراً فذکرت ذلک للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی تفصل ۔ رواہ مسلم

* * * * * * * *

داموں کی چاندی یا سونا زائد ہو اگر برابر یا زائد ہونے کا گمان ہو تو درست نہیں۔ **معاملہ۱۲** اگر کوئی شخص تمہارا مقروض ہو اور اسی حالت میں وہ تم کو ہدیہ دے یا دعوت کرے اگر پہلے سے لاد و رسم باہمی جاری نہ ہو تو ہرگز مت قبول کرو۔ اسی سے رہن کی آمدنی کا حال معلوم کرو۔ کیونکہ راہن تمہارا قرضدار ہے اور قرض کے دباؤ میں تم کو انتفاع کی اجازت دیتا ہے تو وہ کس طرح حلال ہوگا **معاملہ۱۳** بعض لوگ کوئی چیز خاص ایک معین مقدار روپیہ سے خرید کرتے ہیں اور جب قیمت نہیں بن پڑتی تو اس چیز کو اسی بائع کے ہاتھ کچھ کم قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں سو چونکہ بائع کو اس بچت کا کوئی حق نہیں۔ اس لئے یہ داخل سود ہوکر ممنوع ہوگیا۔ البتہ اگر ایسی ضرورت پیش آوے تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اصل بائع تھوڑی دیر کے لئے مشتری کو بقدر قیمت قرار داد سابق روپیہ بطور قرض دیدے اور مشتری اس روپیہ کو اصل قیمت میں ادا کردے۔ اس کے بعد وہ چیز کم قیمت میں بائع کے ہاتھ بیچ ڈالے اور جو باقی رہے وہ اس کے ذمے قرض

---

۱۲ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقرض احدکم قرضا فاہدی الیہ او حملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ ولا یقبلہا الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذلک۔ ابن ماجہ بیہقی **۱۳** اخرج عبد الرزاق فی مصنفہ اخبرنا معمر والثوری عن ابی اسحاق السبیعی عن امرأتہ انہا دخلت علی عائشۃ فی نسوۃ فسألتہا امرأۃ فقالت یا ام المؤمنین کانت لی جاریۃ فبعتہا من زید بن ارقم بثمان مائۃ ثم ابتعتہا منہ بستمائۃ فنقدتہ الستمائۃ وکتب علیہ ثمان مائۃ فقالت عائشۃ بئس ما اشتریت وبئس ما اشتری اخبری زید بن ارقم انہ قد ابطل جہادہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان یتوب فقالت المرأۃ لعائشۃ ارأیت ان اخذت راس مالی ورددت علیہ الفضل فقالت فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف۔

رہے گا مثلاً دس روپیہ کو تم نے ایک گھڑی خریدی۔ اور جب روپے کا بندو
بست نہ ہو سکا تو اسی بائع کے ہاتھ قرض کر دو کہ آٹھ روپیہ کو بیچ ڈال۔ یہ
معاملہ سود اور ناجائز ہے ضرورت پڑے تو یوں کرو کہ دس روپے بائع
سے قرض لے کر پہلے گھڑی کی قیمت ادا کر دو۔ اب وہ گھڑی اس کے ہاتھ
جتنی کمی پر چاہو بیچو۔ جتنے کو بائع نے خریدا اتنا قرض تو ابھی ادا ہوا اور باقی
تمہارے ذمے رہا۔ معاملہ [۲۴] جب تک پھل کام میں آنے کے لائق نہ ہو
اس کا خریدنا بیچنا ممنوع ہے کیونکہ معلوم نہیں پھل رہے یا جاتا رہے معاملہ [۲۵]
صرف بیجک آنے پر مال فروخت مت کرو۔ جب تک تمہارے قبضے میں
نہ آ جاوے اور جب بائع کے قبضے میں آ جاوے تو بیجک دیکھ کر مشتری کو
خریدنا درست ہے مگر جب مال کو دیکھے اس وقت اختیار رہے خواہ معاملہ
رکھے یا انکار کر دے۔ معاملہ [۲۶]۔ بنجارہ کچھ غلہ لایا اس کو شہر میں آنے
دو۔ اس وقت خرید کرو۔ شہر سے باہر ہی باہر جا کر معاملہ کر لینا اچھا نہیں
اس میں کبھی تو اس کو دھوکہ دیا جاتا ہے کہ شہر میں اس نرخ کو فروخت
نہ ہوگا اور شہر والوں کا بھی اس میں نقصان ہے کہ سب اس کے محتاج
ہو گئے جتنے کو چاہے فروخت کرے اور ایک آدمی اگر سودا چکا نا ہو اور ابھی

---

[۲۴] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحہا نہی البائع والمشتری ۱۲ متفق علیہ
وإلیہ ... أرأیت إذا منع اللہ الثمرۃ بم یأخذ أحدکم مال أخیہ بغیر حق ۱۲ مسلم [۲۵] من ابتاع
طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ ۱۲ متفق علیہ قال ابن عباس ولا أحسب کل شیء إلا مثلہ ۱۲ متفق علیہ [۲۶]
عن أبی ہریرۃ ؓ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلقوا الرکبان لبیع ولا یبع بعضکم علی بعض

بائع نے اس کو نامنظور نہیں کیا۔ بلکہ منظوری و نامنظوری دونوں کا احتمال
ہے۔ تو تم جا کر اس کے سودے کو خراب کر کے خود مت لینے لگو۔ البتہ
جب وہ صاف انکار کر دے اس وقت خریدنے میں مضائقہ نہیں اس
سے معلوم ہوا کہ نیلام میں کسی کی بولی پر بولنا کچھ ڈر نہیں کیونکہ خود بائع نے
ابھی اس بولی کو منظور نہیں کیا اور کسی کو دھوکہ دینے کو چیز کے دام مت
بڑھاؤ کہ دوسرا آدمی اور زیادہ بولی بول دے۔ اور وہ چیز اس کے گلے
پڑ جاوے اور کوئی دیہاتی اپنی چیز شہر میں فروخت کرنے آوے تو خواہ
مخواہ خیر خواہی جتلانے کو اس کو بیچنے سے مت روکو کہ میاں ہمارے پاس
رکھ جاؤ ہم موقع پر گراں قیمت سے بیچ دیں گے بلکہ اس کو بیچنے دو، شہر
والوں کو کسی قدر کفایت سے مل جاوے گی البتہ اگر اس کا صریح نقصان ہوتا
ہو تو مضائقہ نہیں اگر گائے بکری بیچنا ہو خریدار کو دھوکہ دینے کی غرض سے
ایسا مت کرو کہ کئی وقت دودھ نہ نکالو تاکہ تھن کو دودھ سے بھرا دیکھ کر
خریدار دھوکہ میں آجاوے اور زیادہ دام کو خرید کر پیچھے پچھتاوے [۲۷] معاملہ
خود رو گھاس کا بیچنا درست نہیں اگرچہ تمہاری مملوکہ زمین میں کھڑی ہو اسی
طرح پانی۔ معاملہ [۲۸] کوئی ایسی کارروائی مت کرو جس سے خریدار کو دھوکہ ہو
معاملہ [۲۹] اگر کوئی مصیبت زدہ اپنی ضرورت کو کوئی چیز بیچتا ہو تو اس کو
صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور چیز کے دام مت گراؤ یا تو اس کی اعانت کرو

---

[۲۷] لا یباع فضل الماء لیباع بہ الکلاء ۱۲ متفق علیہ [۲۸] افلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس من غش فلیس منی ۱۲ مسلم [۲۹] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر ۱۲ ابوداؤد

یا مناسب قیمت سے اس کو خرید لو۔ **معاملہ** جو چیز تمہاری ملک و قبضے
میں نہ ہو اس کا معاملہ کسی سے مت ٹھیراؤ اس امید پر کہ ہم بازار سے خرید کر
اس کو دیدیں گے۔ **معاملہ** رہن میں یہ شرط ٹھیرانا کہ اگر اتنی مدت تک زر
رہن ادا نہ ہو تو اسی کو بیع بنایا جاوے باطل ہے اور مدت گذرنے پر بیع نہ
ہوگی۔ **معاملہ** ناپ تول میں دغابازی مت کرو۔ **معاملہ** اگر کوئی چیز
بطور بدنی کے خریدی اور فصل پر بائع سے وہ چیز نہ بن پڑی تو جتنا روپیہ اسکو
دیا تھا واپس لے لو نہ زیادہ روپیہ لینا درست ہے اور نہ اس روپیہ کے
بدلے اور کوئی چیز خریدنا درست ہے البتہ اپنا روپیہ لے کر پھر اس سے جو
چاہو خرید لو۔ **معاملہ** غلہ ارزاں خرید کر گراں بیچنا درست ہے مگر جب
مخلوق کو تکلیف ہونے لگے اس وقت زیادہ گرانی کا انتظار کرنا حرام اور موجب
لعنت ہے۔ **معاملہ** حاکم کو اختیار نہیں ہے کہ زبردستی نرخ مقرر کرے البتہ
تاجر کو فہمائش اور صلاح دینا مناسب ہے۔ **معاملہ** اگر تمہارا دین دار

قال حکیم ابن حزام قلت یا رسول اللہ یاتینی الرجل فیریدنی البیع ولیس عندی فابتاع من السوق قال لا تبع ما لیس عندک ۱۲ ابو داؤد و نسائی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یغلق الرہن الرہن من صاحبہ الذی رہنہ ۱۲ رواہ الشافعی قال ابراہیم النخعی فی تفسیرہ ۱۲ ویل للمطففین الآیۃ من سلف فی شیء فلا یصرفہ الی غیرہ قبل ان یقبضہ ۱۲ ابو داؤد الجالب مرزوق والمحتکر ملعون ۱۲ ابن ماجہ عن انس قال غلا السعر علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سعر لنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ہو المسعر القابض الباسط الرازق و انی لارجو ان القی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمۃ بدم ولا مال ۱۲ ترمذی من انظر معسرا او وضع عنہ انجاہ اللہ من کرب یوم القیامۃ ۱۲ مسلم

غریب ہو۔ اس کو پریشان مت کرو بلکہ مہلت دو۔ یا جزو یا کل معاف کردو
اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کی سختی سے نجات دیں گے۔ معاملہ[۱۳] تم کسی
کے دینہ دار ہو تو خراب چیز سے اس کا حق مت ادا کرو۔ بلکہ اس کی
ہمت رکھو کہ اس کے حق سے بہتر اس کو ادا کیا جائے مگر معاملہ کے وقت
یہ معاہدہ جائز نہیں۔ معاملہ[۱۴] اگر تمھارے پاس دینے کے واسطے ہے اس
وقت ٹالنا بڑا ظلم ہے۔ معاملہ[۱۵] اگر تمھارا مدیون تم کو دوسرے سے دلا دے
کرا دے اور اس سے تم کو وصول ہونے کی بھی امید ہو تو خواہ مخواہ ضد میں
آکر اسی کو دق مت کئے جاؤ بلکہ اس حوالہ کو منظور کر لو۔ معاملہ[۱۶] حتی الامکان
کسی کے مدیون مت ہو۔ اور اگر بضرورت مدیون ہونا پڑے تو اس کے ادا کی
فکر رکھو بے پرواہ مت بن جاؤ اور اگر دائن تم کو کچھ کہے سنے صبر کرو اس کا حق
ہے۔ معاملہ[۱۷] اگر تم کو وسعت ہو تو کسی مدیون کی طرف سے اس کا دین ادا
کر دیا کرو۔ معاملہ[۱۸] سودا جھکتا تول دیا کرو۔ معاملہ[۱۹] جب کسی کا قرض
ادا کیا کرو تو ادا کرنے کے ساتھ اس کو دعا بھی دیا کرو۔ اور اس کا

---

[۱۳] فان خیر کم احسنکم قضاء متفق علیہ [۱۴] مطل الغنی ظلم متفق علیہ [۱۵] واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع متفق علیہ [۱۶] یغفر للشہید کل الذنب الا الدین مسلم من اخذ اموال الناس یرید ادائھا ادی اللہ عنہ ومن اخذ یرید اتلافھا اتلفہ اللہ علیہ بخاری ان الواجد یحل عرضہ وعقوبتہ ابوداؤد [۱۷] من عمد مسلم یقضی عن اخیہ دینہ الا فک اللہ رہانہ یوم القیامۃ شرح السنہ [۱۸] زن وارجح ترمذی [۱۹] استقرض منی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین الفا فجاءہ مال فدفعہ الی وقال بارک اللہ تعالیٰ فی اہلک ومالک انما جزاء السلف الحمد والاداء نسائی۔

شکریہ ادا کرو۔ معاملہ[۴۴] شرکت میں دونوں ساجھیوں کو امانت دیانت سے رہنا چاہئے۔ پھر برکت سلب ہونے لگتی ہے معاملہ[۴۵] امانت میں ہرگز خیانت مت کرو۔ معاملہ[۴۶]۔ جو معاملہ ظلم سے، دباؤ سے کسی کی وجاہت کے لحاظ سے کسی کی شرما شرمی سے وصول ہو، وہ حلال نہیں اے چندہ کرنے والو ذرا اس کو اچھی طرح غور کر لیجیو، حلال وہی مال ہے جو بالکل طیب خاطر سے دیا جائے۔ معاملہ[۴۷] ہنسی ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چیز والے کو پریشان مت کرو، خصوصاً جبکہ یہ نیت ہو کہ اگر معلوم ہو گیا تو ہنسی ہے ورنہ خورد برد کریں گے اور جو ہنسی میں اٹھا لی تو جلدی واپس کر دو۔ معاملہ[۴۸] پڑوسی کی رعایت کیا کرو۔ خفیف باتوں میں اس سے مسامحت کرو، مثلاً تمھاری دیوار میں میخ گاڑنے لگے اور تمھارا کوئی گھر یا زمین بے میل ہونے کی وجہ سے فروخت کرو تو مصلحت یہ ہے کہ جلدی سے اس کا دوسرا مکان یا زمین خرید کر لو، ورنہ روپیہ رہنا مشکل ہے۔ یوں ہی اڑ جائے گا۔ معاملہ[۴۹] جس درخت کے سایے

---

[۴۴] ان اللہ عزوجل یقول انا ثالث الشریکین ما لم یخن احدھما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینھما ۱۲ ابوداؤد و زاد رزین وجاء الشیطان ۱۲ [۴۵] ادّ الامانۃ الی من ائتمنک ۱۲ ترمذی [۴۶] الا لا تظلموا الا لا یحل مال امرئ الا بطیب نفس منہ ۱۲ بیہقی و دارقطنی [۴۷] لا یاخذن احدکم عصا اخیہ لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخیہ فلیردھا الیہ ۱۲ ترمذی [۴۸] لا یمنع جار جارہ ان یغرز خشبہ فی جدارہ ۱۲ متفق علیہ [۴۹] من باع منکم دارا او عقارا قمن ان لا یبارک لہ الا ان یجعلہ فی مثلہ ۱۲ ابن ماجہ [۵۰] من قطع سدرۃ صوب اللہ راسہ فی النار ۱۲ رواہ ابوداؤد وقال ہذا الحدیث مختصر ای من قطع سدرۃ فی فلاۃ یستظل بہا ابن السبیل والبہائم عبثا وظلما بغیر حق یکون لہ صوب اللہ راسہ فی النار ۱۲

میں آدمیوں کو، جانوروں کو آرام ملتا ہو اور وہ تمہارے ملک میں بھی نہیں ہے تو اس کو مت کاٹو کہ جانداروں کو تکلیف ہوگی اس سے عذاب ملتا ہے۔
مسئلہ بکریاں چرانا پیغمبروں کا طریقہ ہے۔**مسئلہ** مزدور سے کام لیکر اس کی مزدوری میں کوتاہی مت کرو۔ اس مقدمہ میں سرکار عالی مدعی ہوں گے عہد کر کے خلاف مت کرو۔خصوصاً جب کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ ہو۔ اس مقدمہ میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ **مسئلہ** اکثر ایام قحط میں بعض لوگ اپنی اولاد کو یا بعضے ظالم دوسروں کے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں اس کا بیچنا یا خرید کر غلام سمجھنا سب حرام ہے۔ اس مقدمے میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔**مسئلہ** جو جھاڑ پھونک شرع کے موافق ہو اس پر کچھ نذرانہ جائز ہے **مسئلہ** اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دیدے تو ایسا ثواب ہے جیسا کہ وہ کھانا دے دیا جو اس آگ سے پکا ہے۔ اسی طرح نمک دیدینے کا ثواب ہے۔**مسئلہ** جہاں پانی بکثرت میسر ہو وہاں کسی کو پلانے سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب

ۖ ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم ۱۲ بخاری ۔ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۔ قال اللہ تعالیٰ ثلثۃ انا خصمھم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ ۱۲ بخاری ۔ اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ ۱۲ ابن ماجہ ۔ ۵ بقرا کلت برقیۃ حق ۱۲ احمد وابوداود ۔ ۶ من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما طبخت تلک النار ۱۲ ابن ماجہ ۔ ۷ من سقی مسلما شربۃ من ماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء فکانما احیاھا ۱۲ ابن ماجہ

ہے اور جہاں بکثرت میسر نہیں وہاں پلانے سے ایسا ثواب ملتا ہے جیسا کہ کسی مردے کو زندہ کر دیا۔ معاملہ[ف۱] اگر کسی کو کوئی چیز یہ کہہ کر دے کہ تم کو عمر بھر کے لئے دیتے ہیں اور بعد تمہارے مرنے کے واپس کر لیں گے، وہ شے بہر وجوہ اس کی ملک ہو جاتی ہے بعد موت کے اس کے ورثہ کو ملے گی تو اس امید باطل پر اپنے مال کو خراب و برباد مت کرو پھر حسرت ہو گی اپنے ہی پاس رہنے دو **معاملہ**[ف۲] اگر ایک بیٹے کو کوئی چیز دو تو دوسرے کو بھی ویسی دو ورنہ ناانصافی بڑی بات ہے۔ **معاملہ**[ف۳] ہدیہ ایسے شخص کا قبول کرو جو بدلے کا طالب نہ ہو ورنہ باہمی رنج کی نوبت آوے گی لیکن تم اپنی طرف سے کوشش کرو کہ اس کو کچھ بدلہ دیا جاوے اور اگر بدلہ دینے کو میسر نہ ہو تو اس کی ثنا و صفت کرو۔ اور لوگوں کے روبرو اس کے احسان کو ظاہر کر دو اور ثنا و صفت کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا اور جب محسن کا شکر ادا نہ کیا تو خدائے تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ ہو گا۔ اور جس طرح ملی ہوئی چیز کا مٹانا برا ہے اسی طرح نہ ملی ہوئی شے جتلانا کہ ہمارے پاس اتنا آیا یہ بھی برا ہے۔

ف۱ امسکوا اموالکم علیکم لا تفسدوها فانه من اعمر عمری فهی للذی اعمرها حیا و میتا و لعقبه ۱۲ مسلم ف۲ فاتقوا الله واعدلوا بین اولادکم ۱۲ متفق علیه ف۳ هممت ان لا اقبل هدیة الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی ۱۲ ترمذی من اعطی عطاء فوجد فلیجز به ومن لم یجد فلیثن فان من اثنی فقد شکر ومن کتم فقد کفر ومن تحلی بما لم یعط کان کلابس ثوبی زور ۱۲ ترمذی من صنع الیه معروف فقال لفاعله جزاک الله خیرا فقد ابلغ فی الثناء ۱۲ ترمذی من لم یشکر الناس لم یشکر الله ۱۲ احمد و ترمذی

مسئلہ باہم تحفہ تحائف کی راہ و رسم جاری رکھو۔ اس سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے محبت بڑھتی ہے اور یہ نہ خیال کرو کہ تھوڑی چیز ہے کیا بھیجیں، جو کچھ ہو بے تکلف دو لو۔ **مسئلہ** جو کوئی تمہاری خاطرداری کو خوشبو تیل یا دودھ یا تکیہ پیش کرے کہ خوشبو سونگھ لو، یا تیل لگالو، دودھ پی کر تکیہ کمرسے لگالو، تو قبول کرو۔ انکار و عذر مت کرو۔ کیونکہ ان چیزوں میں کوئی لمبا چوڑا احسان نہیں ہوتا جس کا بار تم سے نہیں اٹھ سکتا اور دوسرے کا دل خوش ہو جاتا ہے **مسئلہ** نیا پھل جب تمہارے پاس پہنچے اس کا آنکھوں اور لبوں سے لگالو اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ۔ پھر کوئی بچہ پاس ہو اس کو دیدو۔ **مسئلہ** اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرضہ یا کسی کی امانت یا اور کوئی حق ہو تو اس کی یادداشت بطور وصیت کے لکھ کر اپنے پاس رکھو۔

بَابُ النِّکَاح

مسئلہ اگر حاجت و استطاعت ہو تو نکاح کرنا افضل ہے۔ اور اگر

تہادوا فان الہدیۃ تذہب وحر الصدر ولا تحقرن جارۃ لجارتہا ولو بشق فرسن شاۃ ۲ ترمذی عن ابی ہریرۃ من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فانہ خفیف المحمل طیب الریح ۲ مسلم ثلاث لا ترد الوسائد والدہن واللبن ۲ ترمذی عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بالباکورۃ من الفاکہۃ وضعہا علی عینیہ وعلی شفتیہ وقال اللہم کما اریتنا اولہ فارنا آخرہ ثم یعطیہا من یکون عندہ من الصبیان ۲ حصن حصین فی الدعوات الکبیر ۲ ما حق امرئ مسلم لہ شیء یوصی فیہ یبیت لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ متفق علیہ من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء ۲ متفق علیہ۔

حاجت ہے۔ مگر استطاعت نہ ہو تو روزے کی کثرت سے شہوت ٹوٹ جاتی ہے۔ **معاملہ**[۱] نکاح میں زیادہ تر منکوحہ کی دینداری کا لحاظ رکھو مال وجمال حسب ونسب کے پیچھے زیادہ مت پڑو۔ **معاملہ**[۲] اگر سفر سے گھر آنا ہو تو دفعۃً گھر مت چلے جاؤ۔ اس قدر توقف کرو کہ بی بی کنگھی چوٹی سے اپنے کو سنوار لے، کیونکہ شوہر کی عدم موجودگی میں میلی کچیلی رہی ہے کبھی اس حالت میں دیکھ کر اس سے نفرت نہ ہو جاوے **معاملہ**[۳] اگر کوئی شخص تمھارے عزیز کو پیغام نکاح بھیجے تو زیادہ تر قابل لحاظ اس شخص کی نیک وضعی اور دینداری ہے۔ دولت، حشمت عالی خاندانی کے اہتمام میں رہ جانے سے خرابی ہی خرابی ہے **معاملہ**[۴] اگر اتفاقاً کسی غیر منکوحہ عورت اور کسی مرد میں باہم تعشق ہو جاوے تو بہتر ہے کہ ان کا نکاح کر دیا جاوے **معاملہ**[۵] اس نکاح میں زیادہ برکت ہوتی ہے جس میں خرچ کم پڑے اور مہر بھی ہلکا ہو **معاملہ**[۶] اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کے حالات اپنے خاوند سے بیان کیا کرتی ہیں یہ بہت بری بات ہے اگر اس کا دل آگیا تو پھر روتی پھریں گی۔

---

[۱] تنکح المرأۃ لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا ولدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک ۱۲ متفق علیہ [۲] کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال امہلوا حتی ندخل لیلاً ای عشاء کی تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ ۱۲ متفق علیہ [۳] اذا خطب الیکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض ۱۲ ترمذی [۴] لم نر للمتحابین مثل النکاح ۱۲ ابن ماجہ [۵] ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ ۱۲ بیہقی [۶] عن عمرؓ قال الا لا تغالوا صدقۃ النساء فانہا لو کانت مکرمۃ فی الدنیا وتقوی عند اللہ لکان اولٰکم بہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ احمد و ترمذی [۷] لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتہا لزوجہا کانہ ینظر الیہا ۱۲ متفق علیہ

معاملہ[1]۔ ایک کپڑے میں دو مردوں کا اسی طرح ایک کپڑے میں دو عورتوں کا لیٹنا بالکل نامناسب اور بے غیرتی ہے اور جس طرح مرد کو دوسرے مرد کا ستر دیکھنا گناہ ہے اکثر عورتیں اس کی احتیاط نہیں رکھتیں معاملہ[2] کسی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے فوراً نگاہ ادھر سے پھیر لو اور اگر اس کا خیال کچھ دل میں رہے تو اپنی بی بی سے فراغت کر لینا چاہیئے اس سے وہ وسوسہ دور ہو جاتا ہے معاملہ[3] اگر کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اگر بن پڑے تو اس کو ایک نگاہ دیکھ لو کہیں بعد نکاح کے اس کی طرف سے نفرت نہ ہو معاملہ[4] بغیر ضرورت شدیدہ پیشاب پاخانہ مجامعت کے برہنہ مت ہو۔ فرشتوں سے اور اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا چاہیئے معاملہ[5] تنہائی میں غیر عورت کے پاس بیٹھنا زہر قاتل ہے اور سخت گناہ ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھ سفر کرنا بھی ممنوع ہے آج کل پیروں اور رشتہ داروں

---

[1] لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد ۱۲ مسلم [2] عن جریر بن عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری ۱۲ مسلم اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعہا فان ذلک یرد ما فی نفسہ ۱۲ مسلم [3] اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوہ الی نکاحہا فلیفعل ۱۲ ابوداؤد [4] ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اہلہ فاستحیوہم واکرموہم ۱۲ ترمذی قال فاللہ احق ان یستحیی منہ ۱۲ ترمذی [5] لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثہما الشیطان ۱۲ ترمذی ولا تسافرن امرأۃ الا ومعہا محرم ۱۲ متفق علیہ ۱۲

سے اس کی بالکل احتیاط نہیں ہے۔ غیر عورت اس کو کہتے ہیں جس سے نکاح کبھی عمر بھر میں حلال ہو سکے معاملہ[۱] بلا ضرورت عورت کے لیے منع ہے کہ غیر مرد کو دیکھے اکثر عورتوں کو جھانکنے تاکنے کی عادت ہوتی ہے۔ بڑی واہیات بات ہے معاملہ[۲] اولاد کا حق ہے کہ اس کا نام اچھا رکھو علم و لیاقت سکھلاؤ۔ جب جوان ہوجاوے نکاح کردو ورنہ اگر اس سے کوئی گناہ ہوگیا تو اس کا وبال تمہاری گردن پر ہوگا۔ اکثر لوگ لڑکیوں کو بٹھلا رکھتے ہیں بڑی بے احتیاطی ہے۔ معاملہ[۳] اگر کسی جگہ ایک شخص پیغام نکاح بھیج چکا ہے جب تک اس کو جواب نہ مل جاوے یا وہ خود چھوڑ بیٹھے تم پیغام مت دو۔ معاملہ[۴] اگر کوئی شخص اپنا دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس عورت کو یا اس کے ورثہ کو مناسب نہیں کہ شوہر سے شرط ٹھہرائیں کہ پہلی منکوحہ کو طلاق دیدے جب نکاح کیا جاوے گا اپنی تقدیر پر قانع رہنا چاہئے معاملہ[۵] نکاح مسجد میں ہونا بہتر ہے تاکہ اعلان بھی خوب ہو اور جگہ بھی برکت کی ہے معاملہ[۶] رضاع میں بڑی احتیاط درکار ہے۔ بدون تحقیق علامت رضاع روبرو آجاوے اور جہاں شبہ و شک شرکت رضاع کا بھی ہے نکاح نہ کرے۔ معاملہ[۷] میاں بی بی کے باہمی معاملات خلوت کا دوست

---

[۱] مشکوٰۃ ولیعلمہ ... [۲] ترمذی مشکوٰۃ من ولد له ولد فلیحسن اسمه وادبه فاذا بلغ فلیزوجه فان بلغ ولم یزوجه فاصاب اثما فانما اثمه علی ابیه [۳] مشکوٰۃ لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه حتی ینکح او یترک [۴] متفق علیه مشکوٰۃ لا تسئل المرأة طلاق اختها لتستفرغ صحفتها ولتنکح فان لها ما قدر لها [۵] متفق علیه مشکوٰۃ اعلنوا هذا النکاح واجعلوه فی المساجد واضربوا علیه بالدفوف [۶] ترمذی مشکوٰۃ القرآن من اخوانکن [۷] متفق علیه کیف وقد قیل [۸] بخاری مشکوٰۃ ان من شر الناس عند الله منزلة یوم القیامة الرجل یفضی الی امرأته وتفضی الیه ثم ینشر سرها [۹] مسلم

احباب سے یا ساتھیوں، سہیلیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کو نہایت
ناپسند ہے۔ اکثر دولہا دلہن اس کی پروا نہیں کرتے معاملہ ولیمہ مستحب
ہے مگر اس میں تکلف و تفاخر نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
بی بی کا ولیمہ دو سیر جو سے کیا۔ حضرت صفیہ کے ولیمہ میں خرما اور پنیر اور گھی
کا مالیدہ تھا اور سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینبؓ کا تھا کہ ایک بکری ذبح
ہوئی اور گوشت روٹی لوگوں کو پیٹ بھر کے کھلائی گئی۔ معاملہ بی بی کی
کج خلقی پر صبر کرو۔ اس سے عداوت مت کرو اگر ایک بات ناپسند ہوگی
دوسری بات پسند آجاوے گی۔ بے ضرورت اس کو مت مارو اور
ضرورت ہو تب بھی زیادہ مت مارو اور منہ پر ہرگز مت مارو آخر رات
کو اسی سے پیار اخلاص کرتے۔ شرم بھی آوے گی۔ اس کا دل بہلاتے رہو
گالی گلوچ مت کرو۔ روٹھ کر گھر سے مت نکل جاؤ زیادہ خفگی ہو دوسری
چارپائی پر سو رہو۔ جب دیکھو کسی طرح نباہ نہیں ہوتا۔ آزاد کرو۔

تشے اولم ولو بشاۃ ۱۲ متفق علیہ نہی عن طعام المتباریین ان یوکل ۱۲ ابوداؤد اولم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی
بعض نسائہ بمدین من شعیر ۱۲ بخاری۔ امر بالانطاع فبسطت فالقی علیہا التمر والاقط والسمن ۱۲ بخاری
ما اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علی زینب اولم بشاۃ ۱۲ متفق علیہ فاشبع
الناس خبزا ولحما ۱۲ بخاری تشے اذا کانت عند الرجل امرأتان فلم یعدل بینہما جاء یوم القیامۃ وشقہ ساقط
۱۲ ترمذی تشے فان استمتعت استمتعت وبہا عوج ۱۲ مسلم لا یجلد احدکم امرأتہ جلد العبد ثم یجامعہا فی آخر الیوم
۱۲ متفق علیہ لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی منہا آخر ۱۲ مسلم فاقدروا قدر الجاریۃ الحدیثۃ
السن الحریصۃ علی اللہو ۱۲ متفق علیہ ان تطعمہا اذا طعمت وتکسوہا اذا اکتسیت ولا تضرب الوجہ ولا
تقبح ولا تہجر الا فی البیت ۱۲ احمد وابن ماجہ عن لقیط ابن صبرۃ قال قلت یا رسول اللہ ان لی امرأۃ
فی لسانہا شیء یعنی البذاء قال طلقہا ۱۲ ابوداؤد ۱۲

معاملہ عورت کو چاہئے کہ خاوند کی اطاعت کرے اس کو خوش رکھے اس
کے حکم کو ٹالے نہیں خصوصاً جب وہ ہمبستری کے لئے بلاوے۔ اسکی وسعت
سے زیادہ اس سے نان نفقہ طلب نہ کرے اس کے روبرو زبان درازی نہ
کرے۔ بلا اجازت اس کے نوافل نہ پڑھے۔ نہ نفل روزہ رکھے اس کا مال
بدون اس کی رضا کے کسی کو نہ دے۔ نہ خود ضرورت سے زیادہ اٹھا دے
بلا اجازت گھر میں کسی کو نہ آنے دے۔ بلا سخت مجبوری کے اپنے متہ سے
طلاق نہ مانگے۔ **معاملہ** اگر معمولی طور پر کوئی شخص اپنی بی بی کو مارے
اس کی وجہ غیر لوگوں کو دریافت کرنا خلاف تہذیب ہے شاید وہ بات
بتلانے کی نہ ہو۔ مثلاً اس نے ہمبستری سے انکار کیا اور اس پر مارا ہو تو
وہ کیا بتلائے گا **معاملہ** بلا ضرورت طلاق مت دو۔ **معاملہ**
حیض میں طلاق مت دو کہ شاید بلا ضرورت بوجہ نفرت طبعی کے بسبب حیض

ف۱ واطاعت بعلہا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاءت ۱۲ ابونعیم ایما امرأۃ ماتت وزوجہا عنہا راض دخلت الجنۃ ۱۲ ترمذی اذا الرجل دعا زوجتہ لحاجتہ فلتاتہ وان کانت علی التنور ۱۲ ترمذی۔ بی بی کی کما تری لیاں شفقتہ ۱۲ مسلم ان لا امرأۃ فی لسانہا شئی یعنی البذاء ۱۲ ابوداؤد۔ لو کانت سورۃ واحدۃ لکفت الناس وذخیرہ لا تصوم المرأۃ الا باذن زوجہا ۱۲ ابوداؤد۔ لا تنفق نوبانی نفسہا ولا مالہ ۱۲ بیہقی لا تاذن فی بیتہ الا باذنہ ۱۲ ایما امرأۃ سالت زوجہا طلاقا فی غیر ما باس فحرام علیہا رائحۃ الجنۃ ۱۲ احمد ترمذی ف۲ لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ ۱۲ ابوداؤد ف۳ لا تسأل الرجل فیما ضرب امرأتہ علیہ ۱۲ ابوداؤد ف۴ ابغض الحلال الی اللہ الطلاق ۱۲ ابوداؤد ف۵ عن عبداللہ بن عمر انہ طلق امرأۃ لہ وہی حائض فذکر عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتغیظ فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ متفق علیہ ۱۲

کے دی ہو۔ معاملہ[۹۲] حلالہ کی شرط ٹھیرانا نہایت بے غیرتی کی بات ہے۔ معاملہ[۹۳] محض قرائن سے اپنی بی بی کو بدکار یقین کرلینا یا جو اولاد اس سے ہو اس کی صورت شباہت دیکھ کر کہدینا کہ یہ میری نہیں ہے بہت گناہ ہے معاملہ[۹۴] اگر عورت بدچلن ہو اور اس کا انتظام نہ کرسکے تو اس کو طلاق دیدینا چاہیے لیکن اگر اس سے محبت ہو اور ڈرتا ہو کہ بعد طلاق کے میں بھی اس سے مبتلا ہوجاؤں گا تو نہ چھوڑے مگر حتی الوسع انتظام و انسداد کرتا چاہیے۔ معاملہ[۹۵] اگر اپنی آنکھ سے عورت کو زنا کراتے دیکھ لیا تو اس کے مار ڈالنے سے خدا کے نزدیک گنہگار نہ ہوگا گو حاکم دنیا بوجہ عدم ثبوت شرعی کے اس سے قصاص لے۔ معاملہ[۹۶] خواہ مخواہ بلا قرینہ بی بی پر بدگمانی کرنا جہالت اور تکبر ہے۔ اور قرائن ہوتے ہوئے چشم پوشی کرنا بے غیرتی و دیوثی ہے معاملہ[۹۷] اگر نکاح کے بارے میں کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیرخواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع کی کوئی خرابی تم کو معلوم ہو ظاہر کردو یہ غیبت حرام نہیں ہے اسی طرح جس جگہ تم کو خاص کسی کی برائی کرنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی کی خیرخواہی کی ضرورت

---

[۹۲] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحلل لہ ۱۲ دارمی وابن ماجہ [۹۳] فقیل ہذا عرقا نزعہ ولم یرخص لہ فی الانتفاء منہ ۱۲ متفق علیہ [۹۴] جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی امرأۃ لا ترد ید لامس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا فقال احبہا قال امسکہا اذا ۱۲ ابوداؤد [۹۵] اسمعوا الی ما یقول سیدکم انہ لغیور ۱۲ مسلم [۹۶] من الغیرۃ ما یحب اللہ ومنہا ما یبغض اللہ فاما التی یحب اللہ فالغیرۃ فی الریبۃ والتی یبغض اللہ فالغیرۃ فی غیر ریبۃ ۱۲ ابوداؤد ونسائی [۹۷] فقال اما ابوجہم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ ۱۲ مسلم وغیرہ

سے اس کا عیب بیان کرنا پڑے شرعاً اس کی اجازت ہے بلکہ بعض جگہ واجب ہے۔ معاملہ اگر خاوند باوجود مقدرت کے بوجہ بخل کے بی بی کو بقدر کفایت خرچ نہ دیتا ہو تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے مگر حاجت سے زیادہ فضول خرچی کرنے کو لینا جائز نہیں ہے۔ معاملہ اللہ تعالیٰ اگر مال دے تو اول خویش بعد درویش۔

معاملہ سیاست

اگر کوئی کافر تم کو زخمی کر کے یا کوئی عضو قطع کر کے جب تم بدلہ لینے لگو فوراً کلمہ پڑھ لے یہ سمجھ کر کہ اس نے جان بچانے کو کلمہ پڑھ لیا ہے ہرگز قتل مت کرو۔ اس سے اسلام کے علم رحم اور حق پرستی کا اندازہ کر لینا چاہیئے معاملہ کافر رعایا سے بلا قصور کسی کو قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ بہشت سے دور کر دیتا ہے معاملہ خودکشی کرنے کی سخت ممانعت ہے کسی طرح ہو۔ معاملہ مساجد میں سزا جاری نہ کیا وے شاید بول و براز خطا ہو جائے۔ معاملہ مسلمان کسی کافر ذمی کو قتل کر ڈالے وہ اس کے مقابلے میں قتل کیا جاوے گا۔ معاملہ اگر لشکر اسلام سے ادنیٰ درجہ کا آدمی بھی لشکر کفار کو امان دیدے تمام اہل

خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف ۱۲ متفق علیہ اذا اعطی اللہ احدکم خیرا فلیبدأ بنفسہ واہل بیتہ ۱۲ مسلم فان فضل عن اہلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیء فہکذا وہکذا ۱۲ مسلم عن المقداد انہ قال یا رسول اللہ ارأیت ان لقیت رجلا من الکفار فاقتتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعہا ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ أأقتلہ بعد ان قالہا قال لا تقتلہ ۱۲ متفق علیہ من قتل معاہدا لم یرح رائحۃ الجنۃ ۱۲ بخاری من قتل نفسہ بشیء فی الدنیا عذب بہ یوم القیامۃ ۱۲ متفق علیہ لا یقام الحدود فی المساجد ۱۲ ترمذی رواہ عن عبد الرحمن بن سلمانی ان رجلا من المسلمین قتل رجلا من اہل

اول مسلمانوں پر لازم ہو جاوے گا اس کے خلاف کاروائی نہیں کر سکتے البتہ
اگر ہونا ہی مصلحت ہو تو کفار کو جدید اطلاع جاوے کہ ہم اپنے معاہدے کو
واپس لیتے ہیں۔ معاملہ (۱۰۶) اگر کئی آدمی مل کر ایک آدمی کو قتل کریں سب
قتل کئے جاویں گے اور سب گنہگار رہیں گے معاملہ (۱۰۷) جو شخص فن طب
میں مہارت نہ رکھتا ہو اور اس کی غلطی یا بدتدبیری سے کوئی مر جاوے تو اس سے
خون بہا لیا جاوے گا۔ معاملہ (۱۰۸) اپنی جان و مال و دین و آبرو کی حفاظت
کے لئے لڑنا درست ہے اگر خود مارا گیا شہید ہوگا۔ اگر مقابل مارا گیا اس شخص پر
کوئی الزام نہیں۔ معاملہ (۱۰۹) لہو لعب کے طور پر کنکریاں اچھالنا، غلیل چلانا ممنوع
ہے۔ مبادا کسی کا دانت آنکھ ٹوٹ پھوٹ جاوے۔ معاملہ (۱۱۰) اگر مجمع میں کوئی
دھار والی چیز لے کر گذرنے کا اتفاق ہو تو دھار کی جانب چھپا لینا چاہیے کسی
کے لگ نہ جاوے معاملہ (۱۱۱) دھار والی چیز سے کسی کی طرف اشارہ کرنا گو
ہنسی ہی میں ہو ممنوع ہے شاید ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جاوے۔ معاملہ

(بقیہ ۱۰۵) الغدر فرفع ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انا احق من اوفی بذمتہ ثم امر فقتل ۱۲ لمعات و مرقاۃ
۱۰۶ یعنے بذمتہم ادناہم ۱۲ ابوداؤد حاشیہ صفحہ ہذا ۱۰۷ لو ان اہل السماء واہل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لاکبہم اللہ
فی النار ۱۲ ترمذی وقال عمر لو تمالأ علیہ اہل صنعاء لقتلتہم جمیعا ۱۲ مالک ۱۰۸ من تطبب ولم یعلم منہ طب فہو
ضامن ۱۲ ابوداؤد و ن ۱۰۹ یدع یدہ فی فیک تقضمہا کما یقضم الفحل ۱۲ متفق علیہ من قتل دون مالہ فہو شہید متفق علیہ
قال ارأیت ان قتلتہ قال ہو فی النار ۱۲ مسلم من قتل دون دینہ فہو شہید ومن قتل دون دمہ فہو شہید ومن
قتل دون اہلہ فہو شہید ومن قتل دون مالہ فہو شہید ۱۲ ترمذی ۱۱۰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخذف
وقال انہ لا یصاد بہ صید ولا ینکا بہ عدو ولکنہا قد تکسر السن وتفقأ العین ۱۲ متفق علیہ ۱۱۱ اذا مر احدکم فی
مسجدنا او سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالہا ان یصیب احدا من المسلمین منہا شیء ۱۲ متفق علیہ ۱۱۲ لا یشیر احدکم علی اخیہ
بالسلاح فانہ لا یدری لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار ۱۲ متفق علیہ ۱۲

معاملہ ایسی وحشیانہ سزا جس کی برداشت نہ ہو سکے جیسے دھوپ میں کھڑا کرکے تیل چھوڑنا بتیڑوں سے بیدرد ہو کر بے حد مارنا نہایت گناہ ہے۔ معاملہ تلوار چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو یا تو بند کرکے دو یا زمین پر رکھ دو دوسرا شخص اپنے ہاتھ سے اٹھا لے۔ معاملہ کسی آدمی یا جانور کو آگ سے جلانا جائز نہیں معاملہ واجب القتل کو ہاتھ پاؤں کاٹ کر چھوڑ کہ تڑپ تڑپ کر مر جاوے درست نہیں۔ معاملہ پرندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نکال لانا کہ ان کے ماں باپ بیقرار ہوں درست نہیں معاملہ جس کے جادو سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہے اور وہ باز نہیں آتا وہ گردن زدنی کے لائق ہے معاملہ جو مجرم زنا اقراری ہو حتی الامکان اسکو ٹال دینا چاہیئے جب وہ برابر اپنے اقرار پر جما رہے اور چار بار اقرار کرے اس وقت سزا جاری کی جاوے۔ معاملہ اگر ایسا اقراری مجرم اثنائے سزا میں اپنے اقرار واپس لے چھوڑ دینا چاہیئے۔ معاملہ اگر حاملہ عورت پر جرم

عن عروہ ان ہشام بن حکیم مر بالشام علی ناس من الانباط وقد اقیموا فی الشمس وصب علی رؤسہم الزیت فقال ما ہذا قیل یعذبون فی الخراج فقال ہشام اشہد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا ۱۲ مسلم ترکی قوماً فی ایدیہم سیاط کاذناب البقر ۱۲ مسلم نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتعاطی السیف مسلولاً ۱۲ ترمذی ان النار لا یعذب بہا الا اللہ ۱۲ بخاری کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحثنا علی الصدقۃ وینہانا عن المثلۃ ۱۲ ابوداؤد فرأینا حمرۃ معہا فرخان فاخذنا فرخیہا فجاءت الحمرۃ فجعلت تفرش فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فجع ہذہ بولدہا ردوا ولدہا الیہا ۱۲ ابوداؤد حد الساحر ضربہ بالسیف ۱۲ ترمذی فاعرض عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی شہد اربع شہادات دعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابک جنون قال لا فقال احصنت قال نعم ۱۲

زنا ثابت ہو جب تک بچہ نہ جن لے اور اگر کوئی دوسری دودھ پلانے والی نہ
ہو تو جب تک دودھ نہ چھوٹ جاوے اس وقت تک سنگسار نہ ہوگی۔
معاملہ [۱۲۰] سزا پانے کے بعد مجرم کو طعن وتشنیع وتحقیر کرنا بہت برا ہے
معاملہ [۱۲۱] جو زانی مستحق تازیانہ ہو اور بوجہ مرض کے سزا دینے میں مرجانے
کا احتمال ہو تو صحت تک سزا موقوف رکھی جائے معاملہ [۱۲۲] سزائیں دو قسم
کی ہیں ایک معین، دوسری مفوض برائے حاکم اول کو حد، دوسری کو تعزیر
کہتے ہیں۔ حدود میں شریف رذیل، وجیہہ ذلیل سب برابر ہیں اس میں کسی کی
رعایت نہیں۔ تعزیر میں شریف وجیہہ آدمی سے چشم پوشی مناسب ہے
اور صرف فہمائش کافی ہے۔ معاملہ [۱۲۳] جھوٹے مقدمے کی یا جس کا سچا جھوٹا
ہونا معلوم نہ ہو اس کی پیروی کرنا یا کسی قسم کی اعانت کرنا ممنوع ہے۔
معاملہ [۱۲۴] شراب کا استعمال دوا میں بھی ممنوع ہے معاملہ [۱۲۵] چونکہ نشہ
والی چیزوں کی خاصیت ہے کہ تھوڑی سے زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے
اس کے تھوڑے استعمال سے بھی ممانعت کی گئی۔

---

[۱۲۰] فلیجلدہا الحد ولا یثرب علیہا ۱۲ متفق علیہ [۱۲۱] عن علی فخشیت ان انا جلدتہا ان اقتلہا
فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنت ۱۲ مسلم [۱۲۲] ہلک الذین قبلکم انہم کانوا اذا سرق
فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد متفق علیہ ذوی الہیئات عثراتہم الا الحدود ۱۲
ابوداؤد [۱۲۳] من اعان علی خصومۃ لایدری احق ام باطل فہو فی سخط اللہ حتی ینزع ۱۲ بیہقی [۱۲۴] ان طارق
بن سوید سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنہاہ فقال انما اصنعہا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ
داء ۱۲ مسلم [۱۲۵] ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام ۱۲ ترمذی۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ۔ آمین ۶

حکومت و انتظامِ ملکی

معاملہ جو شخص خود حکومت کی درخواست کرے وہ قابل حکومت نہیں وہ خود غرض ہے. جو اس سے بھاگتا ہو وہ زیادہ عدل کرے گا. اس کو حکومت دینا سزاوار ہے معاملہ سلطان کی اہانت کی اجازت نہیں معاملہ حکام کو بھی حکم ہے کہ رعایا سے نرم برتاؤ کریں. سختی نہ کریں.
معاملہ حکام کے پاس جاکر ان کی خوشامد سے ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کو ظلم کے طریقے بتلانا اس میں اعانت کرنا سخت مذموم ہے معاملہ حق بات کہدینے میں حکام سے مت دبو. معاملہ حکام کو مناسب نہیں کہ رعایا کے عیوب وجرائم کا بلا ضرورت تجسس کرے. ع

کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

معاملہ. بلا قصور کسی کو گھور کر دیکھنا جس سے وہ ڈر جاوے جائز نہیں
معاملہ اگر حکام ظلم کرنے لگیں ان کو برا مت کہو. سمجھ جاؤ کہ ہم سے حاکم

---

۲۲۸ انا واللہ لا نولی علی ہذا العمل احدا سالہ ولا احدا حرص علیہ ۱۲ متفق علیہ ۲۲۹ تجدون من خیر الناس اشدہم کراہیۃ لہذا الامر حتی یقع فیہ ۱۲ متفق علیہ ۲۳۰ من اہان سلطان اللہ فی الارض اہانہ اللہ ۱۲ ترمذی ۲۳۱ ان شر الرعاء الحطمۃ ۱۲ ترمذی ۲۳۲ انہ سیکون بعدی امراء من دخل علیہم فصدقہم بکذبہم واعانہم علی ظلمہم فلیس منی ولست منہ ولن یرد علی الحوض ۱۲ ترمذی ۲۳۳ افضل الجہاد من قال کلمۃ حق عند سلطان جائر ۱۲ ترمذی ۲۳۴ ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدہم ۱۲ ابوداؤد ۲۳۵ من نظر الی اخیہ نظرۃ یخیفہ اخافہ اللہ یوم القیامۃ ۱۲ بیہقی ۲۳۶ فلا تشغلوا انفسکم بالدعاء علی الملوک ولکن اشتغلوا انفسکم بالذکر والتضرع اکفکم ۱۲ ابونعیم ۱۲

حقیقی کی نافرمانی ہوتی ہے یہ اس کی سزا ہے اپنی حالت درست کرلو اللہ تعالیٰ حکام کے قلوب کو نرم کر دیں گے معاملہ[۳۲] حاکم کا ایسی جگہ بیٹھنا جہاں نہ حاجتمند جا سکے نہ کسی ذریعہ سے اپنی فریاد وہاں پہنچا سکے جائز نہیں معاملہ[۳۳] غصے کی حالت میں حواس درست نہیں رہتے اس وقت مقدمہ فیصل کرنا نہ چاہیے۔ معاملہ[۳۴] رشوت لینے کی سخت ممانعت ہے گو ہدیہ کے طور پر ہو۔ معاملہ[۳۵] جھوٹا دعویٰ جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم، جھوٹا انکار کسی کے حق کا یہ سب گناہ ہے معاملہ[۳۶] اپنا حق ثابت کرنے کیلئے کوشش کرنا کوئی بری بات نہیں۔ بلکہ اس میں کاہلی کی راہ سے بیٹھ رہنا کم ہمتی قرار دی گئی ہے۔ اور باوجود کوشش کرنے کے ناکامی ہو اس کا زیادہ غم کرنا بھی برا ہے۔ سمجھ لے کہ حاکم حقیقی کو یہی منظور تھا۔ معاملہ[۳۷] قوی شبہ میں حوالات کر دینے کی اجازت ہے۔ معاملہ[۳۸] سواری اور نشانہ بازی کا حکم ہے معاملہ[۳۹] گھوڑے کے دم کے بال اور ایال اور پیشانی کے بال مت کاٹو۔ دم کے بال سے مکھی اڑاتا ہے ایال سے اس کو گرمی پہنچتی ہے پیشانی کے بالوں میں برکت ہے۔

---

[۳۲] من ولاه الله شیئا من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتهم وخلتهم وفقرهم احتجب الله دون حاجته وخلته وفقره ۱۲ ابوداؤد [۳۴] لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم الراشی والمرتشی ۱۲ ابوداؤد ومن شفع لاحد شفاعة فاهدی له هدیة علیها فقبلها فقد اتی بابا عظیما من ابواب الربا ۱۲ ابوداؤد [۳۵] من ادعی ما لیس له فلیس منا ولیتبوأ مقعده من النار ۱۲ مسلم عدلت شهادة الزور بالاشراک بالله ۱۲ ابوداؤد من اقتطع حق امرء مسلم بیمینه فقد اوجب الله له النار وحرم علیه الجنة ۱۲ مسلم [۳۶] ان الله تعالی یلوم علی العجز ولکن علیک بالکیس فاذا غلبک امر فقل حسبی الله ونعم الوکیل ۱۲ ابوداؤد [۳۷] ان النبی صلی الله علیه وسلم حبس رجلا فی تهمة ۱۲ ابوداؤد [۳۸] ارموا وارکبوا ۱۲ ترمذی [۳۹] لا تقصوا نواصی الخیل ولا معارفها ولا اذنابها فان اذنابها مذابها ومعارفها دفاؤها ونواصیها معقود فیها الخیر ۱۲ ابوداؤد

سفر

معاملہ[1]: راہ میں سواری کے جانور کو کہیں کہیں گھاس چرنے چھوڑ دیا کرو اور اگر خشکی کا زمانہ ہو اور گھاس نہ ہو تو راہ میں حرج مت کرو۔ جلدی منزل پر پہنچکر اس کے کھانے پینے کا انتظام کرو۔ اور جہاں ٹھیرنا ہو سڑک کو چھوڑ کر ٹھیرو معاملہ[2] جہاں تک ممکن ہو سفر تنہا مت کرو۔ معاملہ[3] جب کام ہو چکے جلدی اپنے ٹھکانے آجاؤ۔ خواہ مخواہ سفر میں بے آرام مت رہو معاملہ[4] شب کے سفر میں منزل جلدی کٹتی ہے۔ معاملہ[5] سفر میں مصلحت یہ ہے کہ رفیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں۔ شاید باہم کچھ تکرار اختلاف ہو جاوے تو فیصلہ آسان ہو۔ معاملہ[6]: سالار قافلہ کو چاہیے تمام مجمع کا خیال رکھے کوئی چھوٹ تو نہیں گیا کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے معاملہ[7] قافلہ جب منزل پر اترے تو متفرق نہ اترے۔ سب قریب قریب مل کر ٹھیریں اگر کسی پر آفت آدے تو دوسرے مدد تو کر سکیں۔ معاملہ[8] اگر بوجہ قلت سواریوں

---

[1] اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم فی السنة فاسرعوا علیها السیر واذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق فانها طرق الدواب ومأوی الهوام باللیل ۱۲ مسلم [2] لو یعلم الناس ما فی الوحدة ما اعلم ما سار راکب بلیل وحده ۱۲ بخاری [3] السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم نومه وطعامه وشرابه فاذا قضی نهمته من وجهه فلیعجل الی اهله ۱۲ متفق علیه [4] علیکم بالدلجة فان الارض تطوی باللیل ۱۲ ابو داؤد [5] اذا کان ثلثة فی سفر فلیؤمروا احدهم ۱۲ ابو داؤد [6] عن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلف فی المسیر فیزجی الضعیف ویردف ویدعو لهم ۱۲ ابو داؤد [7] ان تفرقکم فی هذه الشعاب والاودیة انما ذلکم من الشیطان ۱۲ ابو داؤد [8] کنا یوم بدر کل ثلثة علی بعیر فکان ابو لبابة وعلی ابن ابی طالب زمیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکانت اذا جاءت عقبة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالا نحن نمشی عنک قال ما انتما باقوی منی وما انا باغنی عن الاجر منکما ۱۲ شرح السنة

کے ہمراہیوں میں باری مقرر ہو تو سب کو انصاف کی رعایت ضروری ہے اپنے کو ترجیح نہ دے۔ قاعدہ مقررہ کے موافق سب کو عمل درآمد ضرور ہے گو سرداری کیوں نہ ہو۔ معاملہ[۱۵۱] اگر چلتے چلتے کوئی بات چیت کرنے کیلئے زیادہ ٹھہرنا ہو تو سواری سے اتر جانا چاہیے۔ اس پر بیٹھے بیٹھے گھنٹوں نہ باتیں کرتے رہیں۔ اس میں جانور کو تکلیف ہوتی ہے سواری قطع مسافت کے لئے موضوع ہے۔ معاملہ[۱۵۲]: جب منزل پر پہنچو دوسرا کام پیچھے کرو۔ پہلے جانور پر سے اسباب زین وغیرہ جدا کرو۔ معاملہ[۱۵۳] اگر اللہ تعالیٰ فراغت کی سواری دے تو پیادہ چلنے والوں کو اس پر سوار کر دو۔ یہ نہیں کہ ان کے پاؤں میں تو چھالے پڑ جاویں اور تم نام آوری کے لئے ان کو کوتل لے چلو۔ معاملہ[۱۵۴] جب مقابلہ غنیم کیلئے سفر کرنا ہو حتی الامکان اس کے پوشیدہ کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ لیکن اظہار میں مصلحت ہو تو اظہار کر دینا چاہیے معاملہ[۱۵۵] جو لوگ لڑنے کے قابل نہیں یا ان کو لڑنا منظور نہیں۔ جیسے بچہ، عورت، بڈھا، مزدور، خدمتگار عالم، درویش کفار کا ان کو معرکہ میں قتل کرنا منع ہے۔ معاملہ[۱۵۶] دشمن کو

---

[۱۵۱] لا تتخذوا ظہور دوابکم منابر فان اللہ تعالیٰ انما سخرہا لکم لتبلغکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فاقضوا علیہا حاجتکم ۱۲ ابوداؤد [۱۵۲] عن انس قال کنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتی نحل الرحال ۱۲ ابوداؤد [۱۵۳] من کان معہ فضل ظہر فلیعد بہ علی من لا ظہر لہ ۱۲ مسلم فانا اہل الشیاطین فقدمنا فیہا تخرج احدکم بنجیبات معہ قد اسمنہا فلا یعلو بعیرا منہا ویمر باخیہ قد انقطع بہ فلا یحملہ ۱۲ ابوداؤد [۱۵۴] لم یکن یرید غزوۃ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید غزوۃ الا وری بغیرہا حتی کانت تلک الغزوۃ تبوک الی قولہ فجلی للمسلمین امرہم لیتاہبوا اہبۃ غزوہم ۱۲ بخاری [۱۵۵] قال قال النبی لا تقتل امراۃ ولا عسیفا ۱۲ ابوداؤد وفی خبر لا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امراۃ ۱۲ ابوداؤد [۱۵۶] من امن رجلا علی نفسہ فقتلہ اعطی لواء الغدر یوم القیامۃ ۱۲ شرح السنۃ

امن دیکر بدعہدی کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے معاملہ۴۹ۓ بچی کو کبھی قتل نہ کرنا چاہئے۔ معاملہ۵۰ۓ اخفائے واردات جرم ہے معاملہ۵۱ۓ جو شخص کافر معاہد پر ظلم کرے یا اس کے حقوق میں کمی کرے یا اس کو بے موقع تکلیف دے یا اس کی ناراضی سے اس کی چیز لے جاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں اس پر دعویٰ دائر فرمائیں گے۔ معاملہ۵۲ۓ اگر جانور ذبح کرنا ہو تو چھری خوب تیز کر دو۔ اس کو ترسا کر مت مارو۔ گلا گھونٹنے میں جانور کو کس درجہ اذیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام فرمایا ہے۔

معاملہ۵۳ۓ کتا ایذا پہنچانے والا جانور ہے۔ غریب پردیسی کی کس طرح ناک میں دم لیتا ہے اور اس میں ایک خصلت ایسی بُری ہے کہ قومی ہمدردی نہیں۔ اپنی ہی جنس کو دیکھ کر کس قدر ناراض ہوتا ہے۔ اس وجہ سے بلا ضرورت اس کا پالنا ممنوع قرار دیا گیا ہے معاملہ۵۴ۓ جانوروں کو باہم لڑانا جیسے مرغوں بکروں کو لڑاتے ہیں ممنوع کیا گیا۔ معاملہ۵۵ۓ اکثر اوقات شکار میں مشغول رہنا آدمی کو بیکار اور بدعقل کر دیتا ہے اپنے ضروری کاموں سے جاتا رہتا ہے

۴۹ۓ ولا تقتلوا اولادکم ... فقلت ای قال عبداللہ ... الستہ ان رسول ... ۱۲ احمد ۵۰ۓ من ... حالا فانہ ... ۱۲ ابوداؤد ۵۱ۓ الا من ظلم معاہدا او انتقصہ او کلفہ فوق طاقتہ او اخذ منہ شیئا بغیر طیب نفس ۱۲ ۵۲ۓ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ ۱۲ مسلم ۵۳ۓ من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او ضار نقص من عملہ کل یوم قیراطان ۱۲ متفق علیہ ۵۴ۓ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم ۱۲ ترمذی ۵۵ۓ من اتبع الصید غفل ۱۲ ترمذی ...

آدابِ معاشرت خورد ونوش

ادب[1] - اگر سالن میں مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر پھینک دو پھر اگر دل چاہے تو کھانا کھاؤ کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری دوسرے میں شفا ہے زہریلے بازو کو اول ڈالتی ہے۔ دوسرے بازو کے ڈالنے سے اس کا تدارک ہو جاویگا۔ ادب[2] بسم اللہ کرکے کھانا شروع کرو۔ اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ البتہ اگر اس برتن میں کھانے کی چیز مختلف طرح کا پھل میوہ، شیرینی اس وقت جو مرغوب ہو جس طرف سے چاہو اٹھالو۔ ادب[3] جس چیز میں سب انگلیاں نہ لگانی پڑیں اس کو تین انگلی سے کھاؤ اور انگلیاں چاٹ لیا کرو۔ اور برتن میں اگر سالن بچے تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو۔ اس سے برکت ہوتی ہے۔ ادب[4] اگر ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے اس کو اٹھا کر صاف کرکے کھالو۔ تکبر مت کرو یہ بڑی نعمت ہے ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی۔ ادب[5]۔ کھانا تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ متکبروں کی طرح تکیہ لگا کر مت کھاؤ۔ ادب[6] اگر کھانا کم ہے اور آدمی

---

[1] زاد فی التادیب فی روایۃ ... ثم لیطرحہ فان فی احد جناحیہ شفاء وفی الآخر داء ۱۲ بخاری

[2] بسم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک ۱۲ متفق علیہ ... فکل من حیث شئت فانہ غیر لون واحد ۱۲ ترمذی

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل بثلاث اصابع ویلعق یدہ قبل ان یمسحہا ۱۲ مسلم ان النبی امر بلعق الاصابع والصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایۃ البرکۃ ۱۲ مسلم۔ فاذا سقطت من احدکم لقمۃ فلیمط ما کان بہا من الاذی ثم لیاکلہا ۱۲ مسلم

[4] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اٰکل متکئا ۱۲ بخاری

[5] طعام الواحد یکفی الاثنین یکفی الاربعۃ ... ۱۲ مسلم

زیادہ ہیں سب آدھا آدھا پیٹ کھالو۔ یہ نہیں ایک تو سیر ہو کر کھاوے دوسرا
پیٹ پیٹتا پھرے **ادب** کھجور انگور مٹھائی وغیرہ اس قسم کی چیزیں اگر کئی
آدمی مل کر کھاویں تو ہر شخص ایک ایک دانہ اٹھاوے۔ دو دو ایک دم سے
لینا بے تمیزی اور حرص کی دلیل ہے۔ **ادب** پیاز لہسن خام یا اور کوئی بدبودار
چیز کھا کر مجمع میں مت جاؤ۔ لوگوں کو تکلیف ہوگی **ادب**: جنس روزانہ ناپ
تول کر پکاؤ۔ زنان ہند کی طرح اندھا دھند مت اٹھاؤ کہ آٹھ دن کی جنس
چار ہی دن میں تمام ہو جاوے لیکن بچے ہوئے کو مت ناپو تولو۔ اس میں بے
برکتی ہوتی ہے۔ **ادب** کھانے سے فارغ ہو کر اپنے رزاق کا شکر بجا لاؤ۔
اسی طرح پانی پینے کے بعد۔ **ادب** کھانے کے قبل اور بعد بھی ہاتھ دھوؤ
کلی کرو۔ **ادب**:۔ بہت جلتا کھانا مت کھاؤ اس سے نقصان ہوتا ہے
ادب:۔ مہمان کی خاطرداشت و مدارات کرو۔ ایک روز کسی قدر تکلف کا
کھانا دو تین دن تک اس کا حق مہمانی ہے۔ مہمان کو زیبا نہیں کہ میزبان کے
گھر جم ہی جاوے کہ وہ تنگ آجاوے **ادب** کھانا سب مل کر

سہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل بین التمرتین حتی یستأذن اصحابہ ۱۲ متفق علیہ سہ
من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا ۱۲ متفق علیہ سہ کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ ۱۲ بخاری سہ عن عائشۃ قالت توفی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... ۱۲ نفع سہ ان اللہ لیرضی عن العبد ان یأکل الاکلۃ فیحمدہ علیہا او یشرب الشربۃ
فیحمدہ علیہا ۱۲ مسلم سہ برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ ۱۲ ترمذی سہ عن ... بکر ...
امرت ... سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ... ۱۲ دارمی سہ
من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذلک فہو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی
عندہ حتی یحرجہ ۱۲ متفق علیہ سہ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا نأکل ولا نشبع
قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ ۱۲ ابو داؤد

کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے۔ ادب۔ جب کھانا کھا چکو تو پہلے دسترخوان اٹھوا دو خود اس کو چھوڑ کر اٹھنا خلاف ادب ہے اور اگر اپنے ساتھی سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو۔ تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو۔ کہیں تمہارے اٹھنے سے وہ بھوکا نہ اٹھ کھڑا ہو اور اگر کسی وجہ سے اٹھنا ہی ضرور ہے تو اس سے عذر کر دو۔ ادب۔ مہمان کو گھر کے دروازے تک پہنچانا سنت ہے ادب۔ پانی ایک سانس میں مت پیو، تین سانس میں پیو، اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کر لو۔ اور پانی بسم اللہ کہہ کر پیو، اور پی کر الحمد للہ کہو۔ ادب۔ مشک سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔ اسی طرح جو برتن ایسا ہو، جس سے دفعتاً زیادہ پانی آجانے کا احتمال ہے یا اندیشہ ہے کہ اس میں سے کوئی سانپ بچھو نہ آجاوے ادب۔ بلا ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو ادب۔ چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے ادب۔ پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو داہنے والے کو پہلے دو پھر اپنے داہنے والے کو۔ اسی طرح دور ختم ہونا چاہیئے ادب۔ کنارہ ٹوٹے

اذا وضعت المائدة فلا يقوم رجل حتى ترفع المائدة ولا يرفع يده وان شبع حتى يفرغ القوم وليعذر فان ذلك يخجل جليسه فيقبض يده وعسى ان يكون له في الطعام حاجة ۱۲ ابن ماجہ۔ من السنة ان يخرج الرجل مع ضيفه الى باب الدار ۱۲ ابن ماجہ۔ لا تشربوا واحدا كشرب البعير ولكن اشربوا مثنى وثلث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم ۱۲ ترمذی۔ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتنفس في الاناء ۱۲ ابوداؤد۔ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من في السقاء ۱۲ متفق علیہ۔ نهى ان يشرب الرجل قائما ۱۲ مسلم۔ ولا تشربوا في آنية الذهب والفضة ولا تاكلوا في صحافها ۱۲ متفق علیہ۔ الايمنون الايمنون فيمنوا ۱۲ متفق علیہ۔ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من ثلمة القدح ۱۲ ابوداؤد۔

برتن سے ٹونٹی کی طرف سے پانی مت پیو۔ ادب[22]:۔ شام کے وقت بچوں کو باہر مت نکلنے دو۔ اور شب کو بسم اللہ کہہ کے دروازے بند کر لو اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دو۔ اور چراغ سوتے وقت گل کر دو۔ ادب[23]:۔ کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس لیجاؤ تو ڈھانک کر لیجاؤ۔ ادب[24] سوتے وقت آگ کھلی مت چھوڑ دو بجھا دو یا اچھی طرح دبا دو۔

پوشش و زینت

ادب[25]:۔ مردوں کو ٹخنوں سے نیچے کرتا یا پائجامہ یا لنگی پہننا ممنوع ہے اسی طرح حریر یا زری کپڑا پہننا ممنوع ہے۔ البتہ چار انگشت چوڑی گوٹ بیل وغیرہ جائز ہے۔ اس سے زیادہ ممنوع ہے۔ ادب[26] ایک جوتی پہن کر مت چلو سر سے پاؤں تک ایک کپڑے کے اندر مت لپٹ جاؤ کہ چلنے میں یا جلدی سے ہاتھ نکالنے میں تکلیف ہو جس طرح بعضے موسم سردی میں رزائی میں لپٹ جاتے ہیں۔ ایسی وضع سے کپڑا مت پہنو کہ اٹھتے بیٹھتے ستر کھل جاوے۔ ادب[27]:۔ کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو۔ مثلاً

---

[22] خمروا الآنیۃ واوکوا الاسقیۃ واجیفوا الابواب واکفتوا صبیانکم عند المساء فان للجن انتشارا وخطفۃ واللفظ للمصابیح عن جابر رضی اللہ عنہ بخاری [23] جابر ابو حمید رجل من الانصار من النقیع باناء من لبن الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا خمرتہ ولو ان تعرض علیہ عودا متفق علیہ [24] لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون متفق علیہ [25] من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ متفق علیہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلث او اربع مسلم وان الحبس الذہب [illegible] متفق علیہ [26] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکل الرجل بشمالہ او یمشی فی نعل واحدۃ وان یشتمل الصماء وان یحتبی فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ مسلم [27] کان رسول

داہنی آستین پہلے پہنو علیٰ ہٰذا۔ **ادب**: کپڑا پہن کر اپنے مولیٰ کا اس طرح شکریہ ادا کرنے سے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔
ادب: امیروں کے پاس زیادہ بیٹھنے سے دنیا کی ہوس بڑھتی ہے عمدہ پوشاک کی فکر ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جب تک کپڑے میں پیوند نہ لگا دے اس کو پرانا نہ سمجھے۔ **ادب**: کپڑے میں نہ اس قدر زینت و اہتمام کرے کہ انگشت نما ہونے لگے کہ ریا اور تکبر ہے اور نہ بالکل بدحیثیت میلا کہ ترک کہ نعمت کی ناشکری ہے سادگی کے ساتھ توسط رکھے۔ **ادب**: اپنی وضع چھوڑ کر دوسری قوموں کی وضع و پوشش سے ایسی نفرت ہونی چاہئے جیسا مرد کو انگیا لہنگے کے پہننے سے جو کہ عورتوں کی وضع ہے۔ **ادب**: عورت کو باریک کپڑا پہننا گویا ننگا پھرنا ہے۔ **ادب**: اگر تانا ریشم کا اور بانا سوت کا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ **ادب**: مرد کو سونے کی انگشتری پہننا حرام ہے۔ البتہ چاندی کی انگشتری کا مضائقہ نہیں مگر ساڑھے چار ماشے سے کم ہونا چاہئے

---

۹۲ ومن لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر ابو داؤد ۹۳ ایک وجہ ہے ... ترمذی ... من الایمان ۱۲ ابو داؤد ... من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیامۃ ۱۲ احمد وابن ماجہ ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ ۱۲ ترمذی ۹۴ من تشبہ بقوم فہو منہم ۱۲ احمد و ابو داؤد ۹۵ ... علی زوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... ابو داؤد ۹۶ عن ابن عباس قال انما نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب المصمت من الحریر فاما العلم وسدا الثوب فلا باس بہ ۱۲ ابو داؤد ۹۷ وعن خاتم الذہب ۱۲ مسلم قال من ورق ولا تتمہ مثقالا ۱۲ ترمذی

ادبؔ: بجنا زیور جیسے گھنگرو وغیرہ پہننا ممنوع ہے۔ ادبؔ: جوتے کئی کئی جوڑے رکھا کرو اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں داہنے پاؤں میں اوّل پہنو اور اتارنے میں پہلے بائیں سے اتارو۔ ادبؔ: جوتا پہننے میں اگر بوقت کام لینا پڑے مثلاً سڑک ہے یا تسمہ وغیرہ باندھنا ہے تو کھڑے ہو کر مت پہنو۔ ادبؔ: جہاں جوتے چوری جانے کا ڈر ہو تو اٹھا کر اپنے پاس رکھو۔ ادبؔ: یہ چیزیں فطرت سلیمہ کا مقتضا ہیں ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال لینا، مونچیں کتانا، ناخن کٹانا، بغل کے بال لینا، اور چالیس روز سے زیادہ بال و ناخن کو چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ ادبؔ: سفید بالوں کو خضاب کرنا مستحب ہے مگر سیاہ خضاب سے ممانعت آئی ہے۔ ادبؔ: مردوں کو عورتوں کا لباس اور عورتوں کو مردوں کا لباس اور شکل و صورت بنانا حرام ہے ادبؔ: کسی کے بال ملا کر اپنے بال بڑھانا اور بدن گودنا حرام ہے اور موجب لعنت ہے کسم اور زعفران کا رنگا کپڑا پہننا مرد کے لئے ممنوع ہے۔ ادبؔ: ڈاڑھی

عن ابن الزبیر ان مولاۃ لهم ذهبت بابنة الزبیر الی عمر بن الخطاب وفی رجلها اجراس فقطعها عمر وقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مع کل جرس شیطانا ۱۲ ابو داؤد استکثروا من النعال ۱۲ مسلم واذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا نزع فلیبدأ بالشمال ۱۲ متفق علیہ نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما ۱۲ ابو داؤد عن ابن عباس قال من السنة اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیه فیضعهما بجنبه ۱۲ ابو داؤد الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط متفق علیہ عن انس قال وقت لنا فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانة ان لا نترک اکثر من اربعین لیلة ۱۲ مسلم لعن اللہ المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال ۱۲ بخاری غیروا هذا واجتنبوا السواد ۱۲ مسلم لعن الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة عن انس قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل ۱۲ مسلم نهانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن تختم الذهب متفق علیہ احفوا الشوارب واعفوا اللحی کان یاخذ من لحیته من عرضها وطولها ۱۲ ترمذی

کٹانا جب مٹھی سے زائد نہ ہو منع ہے البتہ اگر ایک آدھ بال بڑھا ہو اس کو برابر کرنے میں مضائقہ نہیں۔ ادب :- اگر سر پہ بال ہوں تو ان کو دھوتے رہو کنگھی کرتے رہو تیل لگا دیا کرو۔ اسی طرح داڑھی مگر ہر وقت کنگھی چوٹی میں رہنا واہیات بات ہے۔ ادب :- اگر بال سفید ہونا شروع ہو جاویں تو ان کو اکھاڑ کر نکالو مت۔ ادب :- لڑکوں کا سر منڈا دینا بال رکھنے سے بہتر ہے۔

ادب :- عورت کے لئے بہتر ہے کہ ہاتھوں کو مہندی لگائے اور کچھ نہیں تو ناخن ہی کو لگا لے۔ ادب :- سرمہ سوتے وقت تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگا لیا کرو۔ ادب :- گھر کو صاف رکھو بلکہ گھر کے روبرو بھی خس و خاشاک جمع مت کرو۔ ادب :- چوسر، گنجفہ، شطرنج وغیرہ کھیلنا، کبوتر اڑانا، راگ باجے میں مشغول رہنا یہ سب ممنوع ہیں۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر دهن رأسه وتسريح لحيته ... نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الترجل الا غبا رواه الترمذي۔ لا تنتفوا الشيب فانه نور المسلم رواه ابوداؤد۔ عن عبد الله بن جعفر ان النبي صلى الله عليه وسلم امهل آل جعفر ثلاثا ان يأتيهم ثم اتاهم فقال لا تبكوا على اخي بعد اليوم ثم قال ادعوا لي بني اخي فجيء بنا كانا افرخ فقال ادعوا الي الحلاق فامره فحلق رؤسنا رواه ابوداؤد والنسائي۔ لو كنت امرأة لغيرت اظفارك بالحناء رواه ابوداؤد۔ ان النبي صلى الله عليه وسلم كانت له مكحلة يكتحل بها كل ليلة ثلثة في هذه وثلثة في هذه رواه الترمذي۔ ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم جواد يحب الجود فنظفوا افنيتكم ولا تشبهوا باليهود رواه الترمذي۔ لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا تصاوير متفق عليه۔ من لعب بالنردشير فكانما صبغ يده في لحم خنزير ودمه رواه مسلم [illegible] احمد وابوداؤد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطانة

ابوداؤد [illegible] مجمع المعارف والقراء [illegible] احمد

طب

ادب[81] :- دوا دارو کرنے کی اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے ادب[82] مریض کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔ ادب[83] حرام چیز کو دوا میں استعمال مت کرو۔ ادب[84] :- خلاف شرع تعویذ گنڈا ٹوٹکا ہرگز استعمال مت کرو ادب[85] نظر بد اگر لگ جاوے جس کی نظر لگنے کا احتمال ہو اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور استنجے کا موضع دھلوا کر پانی جمع کرکے اس شخص کے سر پر ڈال دو جس کی نظر لگی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جاوے گی ادب[86] :- حتی الامکان معدے کی اصلاح و حفاظت کا اہتمام کرو۔ تمام بدن درست رہتا ہے۔ اور اگر معدے میں بگاڑ ہو تو تمام بدن میں بیماری ہو جاتی ہے ادب[87] جن بیماریوں سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے جو شخص ان امراض میں مبتلا ہو اس کیلئے بہتر ہے کہ لوگوں سے علیحدہ رہے تاکہ ان کو تکلیف و ایذا نہ پہنچے۔ ادب[88] :- بدشگونی وغیرہ کا ماننا ایک قسم کا شرک ہے ادب[89] :- نجوم

---

[81] یا عباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع داء الا وضع له شفاء ۱۲ احمد و ترمذی [82] لا تکرہوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ یطعمہم ویسقیہم ۱۲ ترمذی [83] لا تداووا بحرام ۱۲ ابو داؤد [84] ان الرقی والتمائم والتولة شرک ۱۲ ابو داؤد [85] رأی عامر بن ربیعة سهل بن حنیف الی قوله علیه السلام الا برکت علیه اغتسل له فغسل له عامر وجهه ویدیه ومرفقیه ورکبتیه واطراف رجلیه وداخلة ازاره فی قدح ثم صب علیه فراح مع الناس لیس به بأس ۱۲ مشکوٰة شرح السنة

[86] المعدة حوض البدن والعروق الیها واردة فاذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة واذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم ۱۲ بیهقی [87] کان فی وفد ثقیف رجل مجذوم فارسل الیه النبی صلی اللہ علیه وسلم انا قد بایعناک فارجع ۱۲ مسلم [88] الطیرة شرک ۱۲ ابو داؤد [89] فلا تأتوا الکهان وقال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطه فذاک ۱۲ مسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد ۱۲ ابو داؤد وابن ماجه

درمل اور ہمزاد کا عمل سب چیزیں ایمان کو تباہ کرنے والی ہیں۔

خواب

ادب[1]: اگر وحشت ناک خواب نظر آوے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو اور جس کروٹ پر لیٹے ہو اسکو بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ضرر نہ ہوگا۔ ادب[2]: اگر خواب کہنا ہو ایسے شخص سے کہو جو عاقل ہو یا دوست ہو تاکہ بری تعبیر نہ دے کیونکہ اکثر تعبیر کے موافق ہو جاتا ہے۔ ادب[3]: جھوٹا خواب کبھی مت بناؤ بڑا سخت گناہ ہے۔

سلام

ادب[4]: باہم سلام کیا کرو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ ادب[5]: سلام میں جان پہچان والوں کی تخصیص مت کرو جو مسلمان مل جاوے اسکو سلام کرو۔ ادب[6]: سوار کو چاہیے کہ پیادے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔ اور کم عمر زیادہ عمر والے کو۔ ادب[7]: جو

---

[1] اذا رأى احدکم الرؤیا یکرهها فلیبصق عن یساره ثلاثا ولیستعذ بالله من الشیطان ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه ۱۲ مسلم ولا یحدث بها احدا فانها لا تضره ۱۲ متفق علیه [2] الرؤیا على رجل طائر ما لم تعبر فاذا عبرت وقعت واحسبه قال ولا تقصها الا على واد او ذی رأی ۱۲ ابو داؤد [3] ان من افرى الفرى ان یری الرجل عینیه ما لم تریا ۱۲ بخاری [4] الا ادلکم على شیء اذا فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بینکم ۱۲ مسلم [5] وتقرء السلام على من عرفت ومن لم تعرف ۱۲ متفق علیه [6] یسلم الراکب على الماشی والماشی على القاعد والقلیل على الکثیر ۱۲ متفق علیه یسلم الصغیر على الکبیر ۱۲ بخاری [7] ان اولى الناس بالله من بدء بالسلام ۱۲ ترمذی ٭

شخص ابتدا بسلام کرتا ہے اسکو زیادہ ثواب ملتا ہے ادب ؎ اگر کئی شخصوں میں سے ایک شخص سلام کرے سب کی طرف سے کافی ہے اسی طرح کئی شخصوں میں سے ایک شخص جواب دیدے بس ہے۔

استیذان

ادب ؎:۔ اگر کسی سے ملنے جاؤ تو بدون اطلاع واجازت کے اس کے مکان میں مت جاؤ اگرچہ وہ مکان مردانہ ہو اور تین بار پکارنے سے اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جاؤ اسی طرح اپنے گھر کے اندر بھی بے پکارے اور بے کھٹکائے مت جاؤ شاید کوئی بے پردہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص مجلس عام میں بیٹھا ہے اس کے پاس جانے کیلئے اجازت لینے کی حاجت نہیں۔ ادب ؎:۔ اگر پکارنے کے وقت مکان والا پوچھے کہ کون تو یوں مت کہو کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام بتلاؤ کہ زید ہے مثلاً

مصافحہ ومعانقہ وقیام

ادب ؎:۔ مصافحہ کرنے سے دل صاف ہوجاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں
ادب ؎:۔ محبت سے معانقہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ البتہ بشہوت حرام ہے۔

؎ بخاری عن الجماعۃ اذا مروا ان یسلم احدہم ویجزی عن الجلوس ان یرد احدہم ۱۲ بیہقی مرفوعاً ؎ لا تدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اہلہا الآیۃ اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یؤذن لہ فلیرجع متفق علیہ ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استاذن علی امی فقال نعم ۱۲ مالک ؎ عن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فدققت الباب فقال من ذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرہہا متفق علیہ ؎ تصافحوا یذہب الغل ۱۲ مالک ؎ ما من مسلمان یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا ذنب ۱۲ شعب بیہقی ؎ عن ابی ذر فی الحدیث الطویل فی الترمذی ۱۲ ابوداؤد

ادب: کسی بزرگ یا معزز آدمی کے آنے کے وقت تعظیماً کھڑا ہونا مضائقہ نہیں مگر اس کے بیٹھنے سے بیٹھ جانا چاہئے یہ کفار کی مشابہت ہے کہ سردار بیٹھا رہے اور سب حشم و خدم دست بستہ کھڑے رہیں۔ یہ تکبر کا شعبہ ہے البتہ جہاں زیادہ بے تکلفی ہو کر بار بار اٹھنے سے ان بزرگ کو تکلیف ہو تو نہ اٹھے

بیٹھنا، لیٹنا، چلنا

ادب: ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس طرح لیٹنا جس سے بے پردگی ہو ممنوع ہے البتہ اگر بدن نہ کھلے تو مضائقہ نہیں۔ ادب: بن ٹھن کر اتراتے ہوئے مت چلو ادب: چار زانو بیٹھنا اگر براہ تکبر نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ ادب: اُلٹے مت لیٹو ادب: ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہیں شاید لڑھک کر گر پڑو ادب: کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں مت بیٹھو۔ ادب: عورت اگر بضرورت باہر نکلے تو سڑک کے کنارہ کنارہ چلے۔ بیچ میں نہ چلے۔

ث قوموا الی سیدکم ۱۲ متفق علیہ ث من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاماً فلیتبوأ مقعدہ من النار ۱۲ ترمذی عن انس قال لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراہیتہ لذلک ۱۲ ترمذی ث لا یستلقین احدکم ثم یضع احدی رجلیہ علی الاخری ۱۲ مسلم رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد مستلقیا واضعا احدی قدمیہ علی الاخری ۱۲ متفق علیہ ث لا تمش فی الارض مرحا الآیۃ بینما رجل یتبختر فی بردیہ وقد اعجبتہ نفسہ فخسف بہ الارض ۱۲ متفق علیہ ث کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء ۱۲ ابوداؤد ث کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ہذہ ضجعۃ لا یحبہا اللہ ۱۲ ترمذی ث نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ ۱۲ ترمذی ث اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیقم ۱۲ ابوداؤد ث استأخرن فانہ لیس لکن ان تحققن الطریق ۱۲ ابوداؤد۔

آدابِ مجلس

ادب :- بے ضرورت لبِ سڑک مت بیٹھو۔ اور اگر بضرورت سرِ راہ بیٹھنا ہو تو ان امور کا لحاظ رکھو۔ نامحرم کو مت دیکھو کسی راہ چلنے والے کو تکلیف مت دو نہ اس کا راستہ تنگ کرو جو شخص سلام کرے اس کا جواب دو۔ نیک بات بتلاتے رہو بری بات سے منع کرتے رہو۔ اگر کسی پر ظلم ہوتا دیکھو اٹھ کر مدد کرو کوئی راہ بھول گیا ہو اس کو راہ بتلا دو۔ اگر کسی کو سوار ہونے میں یا اسباب لادنے میں مدد کی ضرورت ہو اس کی مدد کرو۔ **ادب** :- کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ مت بیٹھو

ادب :- جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا جاوے اور پھر جلدی واپس آ کر بیٹھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ جگہ اسی کا حق ہے دوسرے شخص کو وہاں نہ بیٹھنا چاہیے۔

ادب :- صدرِ مجلس کو مناسب ہے کہ اگر کسی ضرورت سے مجلس سے اٹھنا ہو اور پھر آ کر بیٹھنا منظور ہو تو اٹھتے وقت کوئی چیز رومال عمامہ وغیرہ وہاں چھوڑ دے تاکہ حاضرین کو معلوم ہو جاوے **ادب** :- جو دو شخص قصداً مجلس میں ایک جگہ بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں بلا ان کی اجازت کے مت بیٹھو۔

لہ ایاکم والجلوس فی الطرقات فقالوا یا رسول اللہ ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فیہا قال فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنہی عن المنکر متفق علیہ وتغیثوا الملہوف وتہدوا الضال ۱۲ ابوداؤد وروی عن علی ایضا کما التزم ۱۲ شرح السنۃ ۳ لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ۱۲ متفق علیہ ۴ من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فہو احق بہ ۱۲ مسلم ۵ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس وجلسنا حولہ فقام فاراد الرجوع نزع نعلہ او بعض ما یکون علیہ فیعرف ذلک اصحابہ فیثبتون ۱۲ ابوداؤد ۶ لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما ۱۲ شرح السنۃ ۱۲

ادب[۸۹]:- جو شخص تم سے ملنے آوے تم کو چاہئے کہ ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ گو مجلس میں گنجائش ہو اس میں اس کا اکرام ہے۔ ادب[۹۰]:- کسی کی پشت کی طرف بیٹھو نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو ادب[۹۱]:- جب مجلس میں جاؤ جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ یہ نہیں کہ تمام حلقے کو پھاند کر ممتاز جگہ بیٹھو۔ ادب[۹۲]:- چھینکنا راحت بخش چیز ہے۔ بعد چھینکنے کے الحمد للہ کہے سننے والا یرحمک اللہ کہے۔ پھر چھینکنے والا اس کو کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ ادب[۹۳]:- جب کسی کو کثرت سے چھینک آنا شروع ہوں پھر یرحمک اللہ کہنا ضرور نہیں۔ ادب[۹۴]:- جب چھینک آوے تو منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لے اور پست آواز سے چھینک لے ادب[۹۵]:- جمائی کو حتی الامکان روکنا چاہئے۔ اور اگر نہ رکے تو منہ ڈھانک لینا چاہئے۔ ادب[۹۶]:- بہت زور سے مت ہنسو ادب[۹۷]:- مجلس میں ناک بھویں چڑھا کر مت بیٹھو۔ حاضرین سے ہنستے بولتے رہو۔ ان میں ملے جلے رہو جس قسم کی باتیں ہوں ان میں شریک رہو بشرطیکہ خلاف شرع کوئی بات نہ ہو۔

---

[۸۹] دخل رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی المسجد قاعد فتزحزح لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یا رسول اللہ ان فی المکان سعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للمسلم لحقا اذا راہ اخوہ ان یتزحزح لہ بیہقی [۹۰] عن حذیفۃ قال ملعون علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم من قعد وسط الحلقۃ ۱۲ ترمذی [۹۱] عن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتہی ۱۲ ابوداؤد [۹۲] اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ولیقل لہ اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یہدیکم اللہ ویصلح بالکم ۱۲ بخاری [۹۳] قال فی الثالثۃ انہ مزکوم ۱۲ ترمذی [۹۴] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجہہ بیدہ او ثوبہ وغض بہا صوتہ ۱۲ ترمذی [۹۵] فاذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع ۱۲ بخاری اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فیہ ۱۲ مسلم [۹۶] ما کان ضحکہ الا تبسما [۹۷] فکانوا یتحدثون فیاخذون فی امر الجاہلیۃ فیضحکون ویتبسم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ مسلم

آدابِ متفرقہ

ادب[۲۹۶] مسلمان کے مسلمان پر یہ حقوق ہیں۔ جب ملے سلام کرو۔ پکارے تو جواب دو۔ دعوت کرے تو قبول کرو اور چھینکے تو یرحمک اللہ کہو، جب اس نے الحمد للہ کہا ہو۔ بیمار ہو جائے تو عیادت کرو۔ مرجائے تو اس کے جنازہ کے ہمراہ جاؤ اور جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اس کے لئے پسند کرو۔ ادب[۲۹۷] اپنے گھر جا کر گھر والوں کو سلام کرو ادب[۲۹۸] خط لکھ کر اس پر مٹی چھوڑ دیا کرو۔ ادب[۲۹۹] لکھتے لکھتے اگر کچھ مضمون سوچنے لگو قلم کان میں رکھ لیا کرو۔ اس سے مضمون خوب یاد آتا ہے ادب[۳۰۰] اپنے چھوٹے بچوں سے پیار محبت کرنے میں بھی ثواب ہے۔ ادب[۳۰۱] دوسرے شخص کے کپڑے سے ہاتھ مت پونچھو۔ البتہ اگر اس کو ناگوار نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ مثلاً وہ تمہارا ہی دیا ہوا کپڑا پہن رہا ہے ایسی صورت میں غالباً اس کو ناگوار نہ ہوگا۔ ادب[۳۰۲] مجلس میں کسی کی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔ ادب[۳۰۳] جس سے ملو کشادہ روئی

---

[۲۹۶] للمسلم على المسلم ست بالمعروف يسلم عليه إذا لقيه ويجيبه إذا دعاه ويشمته إذا عطس ويعوده إذا مرض ويتبع جنازته إذا مات ويحب له ما يحب لنفسه ۱۲ ترمذی إذا عطس أحدكم فحمد الله فشمتوه وإن لم يحمد الله فلا تشمتوه ۱۲ مسلم [۲۹۷] يا بني إذا دخلت على أهلك فسلم يكون بركة عليك وعلى أهل بيتك ۱۲ ترمذی [۲۹۸] فقلت يا رسول الله كيف السلام فقال عليك وعلى أهليك السلام ۱۲ ابو داؤد [۲۹۹] إذا كتب أحدكم كتابا فليتربه فإنه أنجح للحاجة ۱۲ ترمذی [۳۰۰] ضع القلم على أذنك فإنه أذكر للمآل ۱۲ ترمذی [۳۰۱] قول رسول الله صلى الله عليه وسلم للأقرع إن من لا يرحم لا يرحم ۱۲ متفق عليه [۳۰۲] نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يمسح الرجل يده بثوب من لم يكسه ۱۲ ابو داؤد [۳۰۳] ولم ير مقدما ركبتيه بين يدي جليس له ۱۲ ترمذی ولو أن تلقى أخاك بوجه طلق ۱۲ مسلم

سے ملو کہ تبسم فرمانا سنت ہے۔ تاکہ وہ خوش ہو جاوے **ادب** [۱]: سب سے اچھا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے **ادب** [۲]: ایسا نام رکھو جس سے فخر و دعویٰ پایا جاوے نہ ایسا جس کے برے معنی ہوں **ادب** [۳]: بندہ حسن، بندہ حسین وغیرہ نام مت رکھو **ادب** [۴]: زمانے کو برا مت کہو۔ کیونکہ زمانہ تو کچھ نہیں کر سکتا وہ بات نعوذ باللہ اللہ کی طرف پہنچتی ہے **ادب** [۵]: افواہی باتوں کی حکایت کرتے وقت اکثر کہا جاتا ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں اور سننے والا اس کو معتبر خبر جانتا ہے اس لئے اس کہنے سے ممانعت آئی ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں۔ غرض بلا سند بات نہ کہے۔ **ادب** [۶]: یوں نہ کہو کہ اگر خدا چاہے اور فلانا شخص چاہے یا یہ کہ اوپر خدا نیچے تم بلکہ یوں کہو کہ اگر خدا چاہے پھر فلانا چاہے **ادب** [۷]: فاسق و فجار کے لئے زیادہ تعظیمی الفاظ مت کہو۔ **ادب** [۸]: برا شعر تو برا ہی ہے مباح اشعار میں بھی اس قدر مشغولی بری ہے جس سے دین و دنیا کی ضروریات میں ہرج ہونے لگے اور اسی دھن ہو جاوے **ادب** [۹]: باتیں بہت تکلف سے چبا چبا کر مت کرو۔

---

[۱] ان احب اسمائکم الی اللہ عبداللہ وعبدالرحمٰن ۔ مسلم [۲] عن زینب بنت ابی سلمۃ قالت سمیت برۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باہل البر منکم سموہا زینب ۔ مسلم عن ابن عمر ان ابنۃ لعمر یقال لہا عاصیۃ فسماہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمیلۃ ۔ مسلم [۳] لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ۔ مسلم [۴] لا یسب احدکم الدہر فان اللہ ہو الدہر ۔ مسلم [۵] عن ابی مسعود الانصاری قال لابی عبداللہ او قال ابو عبداللہ لابی مسعود ما سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول فی زعموا قال سمعت رسول اللہ یقول بئس مطیۃ الرجل ۔ ابوداؤد [۶] لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء فلان ولکن قولوا ما شاء اللہ ثم شاء فلان ۔ ابوداؤد [۷] لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم ۔ ابوداؤد [۸] لان یمتلی جوف رجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلی شعرا ۔ متفق علیہ [۹] ہلک المتنطعون قالہا ثلثا ۔ مسلم

نہ کلام میں زیادہ مبالغہ کرے۔ ادب: اپنے وعظ پر خود عمل نہ کرنے کا بڑا وبال
ہے ادب: کلام میں توسط کا لحاظ رکھے۔ نہ اس قدر طول کرے کہ لوگ گھبرا جاویں
نہ اس قدر اختصار کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آوے ادب: جس طرح عورت کو
احتیاط ضروری ہے کہ غیر مرد کے کان میں اس کی آواز نہ پڑے اسی طرح مرد کو احتیاط
واجب ہے کہ خوش آوازی سے غیر عورتوں کے روبرو اشعار وغیرہ پڑھنے سے اجتناب
رکھے کیونکہ رقیق القلب ہوتی ہیں ان کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ ادب: گانے بجانے کا شغل
قلب کو خراب کر دیتا ہے کیونکہ نفوس میں خبث غالب ہے اور گانے بجانے سے کیفیت موجودہ
کو حرکت و قوت ہوتی ہے اور غالب یہی ہے کہ مقصود حرام کا حرام ہے۔

حفظ لسان

ادب: مزن بے تامل بگفتار دم ÷ نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم
بعض اوقات سرسری طور پر ایسی بات منہ سے نکل جاتی ہے کہ جہنم میں لیجاتی ہے
جب سوچ کر بولو گے بہت آفتوں سے محفوظ رہو گے۔ ادب: گالیاں دینا فاسقوں کا کام ہے

لـــہ قال ہو د نجبا احلک الذین یقولون ما لا یفعلون ۱۲ ترمذی ؎ الفرات دامرت ان تجوز فی القول
فان الجواز ہو خیر ۱۲ ابو داؤد ؎ کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم عادیقال لہ انجشہ وکان احسن الصوت فقال لہ النبی
صلے اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشہ لا تکسر القواریر قال قتادہ یعنی ضعفۃ النساء ۱۲ متفق علیہ ؎ الغنا ینبت
النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع ۱۲ بیہقی قال ابن عمر کنت مع رسول اللہ صلعم فسمع صوت
زامر فصنع شیئا ما صنعت قال نافع وکنت اذ ذاک صغیرا ۱۲ احمد وابو داؤد ؎ ان العبد
لیتکلم ۱۲ ترمذی ؎ ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالا یہوی بہا فی جہنم ۱۲ بخاری
؎ سباب المومن فسوق ۱۲ متفق علیہ

ادب[۲۲۱]: کسی کو فاسق، کافر، ملعون، خدا کا دشمن، بے ایمان مت کہو اگر وہ شخص ایسا نہ ہوگا تو یہ سب چیزیں لوٹ کر کہنے والے پر پڑیں گی۔ اسی طرح یہ کہنا کہ فلانے پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، خدا کا غضب پڑے، یا دوزخ نصیب ہو، خواہ کسی آدمی کو کہا جاوے یا جانور کو یا کسی بے جان چیز کو۔ ادب[۲۲۲]: اگر کوئی تم کو سخت کلمہ کہے اسی قدر تم بھی کہہ سکتے ہو۔ اور زیادتی کرنے میں پھر تم گنہگار ہوگے۔ ادب[۲۲۳]: اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے لوگوں میں بڑی غفلت ہے گناہوں پر بڑی جرأت ہے۔ وغیرہ ذالک۔ اگر یہ بات تأسفاً و شفقتاً کہی جاوے مضائقہ نہیں اور اگر براہ خودپسندی و خودبینی کہا جاوے تو یہ اول اسی الزام کا مورد ہے جو اوروں پر لگا رہا ہے۔ ادب[۲۲۴]: دو رویہ پن کبھی مت کرو۔ کہ جیسوں میں گئے ویسے ہی باتیں بنانے لگے بقول شخصے جمنا پر گئے جمنا داس، گنگا پر گئے گنگا داس۔ ادب[۲۲۵]: چغلخوری ہرگز مت کرو۔ ادب[۲۲۶]: سچ بولو۔ جھوٹ ہرگز مت بولو۔ البتہ دو شخصوں میں مصالحت کرانے کے لئے جھوٹ بولنے کا مضائقہ نہیں۔ ادب[۲۲۷]: کسی کے

---

[۲۲۱] لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک ۱۲ بخاری ومن دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ ۱۲ متفق علیہ لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بجہنم ۱۲ ترمذی عن ابن عباس ان رجلا نازعتہ الریح رداءہ فلعنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنہا فانہا مأمورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ ۱۲ ترمذی [۲۲۲] المستبان ما قالا فعلی البادی ما لم یعتد المظلوم ۱۲ مسلم [۲۲۳] اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم ۱۲ مسلم [۲۲۴] تجدون من شر الناس یوم القیامۃ ذا الوجہین الذی یأتی ہؤلاء بوجہ وہؤلاء بوجہ ۱۲ متفق علیہ [۲۲۵] لا یدخل الجنۃ نمام ۱۲ مسلم [۲۲۶] علیکم بالصدق وایاکم والکذب ۱۲ متفق علیہ [۲۲۷] عن ابی بکرۃ قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویلک قطعت عنق اخیک ثلاثا من کان منکم مادحا لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا یزکی علی اللہ احدا ۱۲ متفق علیہ

منہ پر خوشامد سے اس کی تعریف مت کرو۔ اسی طرح اگر غائبانہ بھی تعریف کرنا ہو تو اس میں مبالغہ اور یقینی دعویٰ مت کرو کیونکہ حقیقت حال تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے بلکہ یوں کہو کہ میرے علم میں فلاں شخص ایسا ہے اور یہ بھی اسوقت کہو، جب اسکو اپنے علم میں ویسا سمجھتے بھی ہو۔ ادب[۲۱۹]: غیبت کبھی مت کرو اس سے علاوہ گناہ کے دنیوی طرح طرح کے فساد پیدا ہوتے ہیں اور حقیقت غیبت کی یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار ہو اگرچہ وہ بات اس کے اندر موجود ہی ہو۔ اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تو وہ غیبت سے بھی بڑھکر بہتان ہے۔ ادب[۲۲۰]: اگر اتفاقاً غلبہ نفس و شیطان سے کوئی معصیت سرزد ہو جاوے تو اس کو گاتے مت پھرو۔ ادب[۲۲۱]: بحث و مباحثہ میں کسی سے مت الجھو۔ جب دیکھو کہ مخاطب حق بات نہیں مانتا تو خاموش ہو جاؤ اور ناحق سخن پروری تو بہت ہی بری ہے۔ ادب[۲۲۲]: محض لوگوں کے ہنسانے کیلئے جھوٹی باتیں بنانے کی عادت مت ڈالو۔ ادب[۲۲۳]: جس کلام سے نہ کوئی دنیوی فائدہ ہو نہ دینی اس کو زبان سے مت نکالو۔ ادب[۲۲۴]: اگر کسی

---

[۲۱۹] عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بہتہ ۱۲ مسلم [۲۲۰] ان من المجانۃ ان یعمل الرجل باللیل عملا ثم یصبح وقد سترہ اللہ فیقول یا فلان عملت البارحۃ کذا وکذا ۱۲ متفق علیہ [۲۲۱] من ترک الکذب وہو باطل بنی لہ فی ربض الجنۃ ومن ترک المراء وہو محق بنی لہ فی وسط الجنۃ ۱۲ ترمذی [۲۲۲] ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ ۱۲ ترمذی [۲۲۳] من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ ۱۲ مالک [۲۲۴] من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ ۱۲ ترمذی ۱۲

شخص سے کوئی خطا گناہ ہو جاوے اس کو دلسوزی سے نصیحت کرنا تو اچھی بات ہے مگر محض اس کی تحقیر کی غرض سے اس کو ملامت کرنا، عار دلانا بری بات ہے ڈرنا چاہیئے کہیں ناصح صاحب اسی بلا میں نہ مبتلا ہو جاویں ادبؔ:۔ غیبت جیسے زبان سے ہوتی ہے اسی طرح کسی کی نقل اتارنے سے بھی بلکہ یہ زیادہ قبیح ہے مثلاً آنکھ دبا کر دیکھنا، لنگڑا کر چلنا۔ ادبؔ:۔ زیادہ مت ہنسو اس سے دل مُردہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اس میں قساوت و غفلت آجاتی ہے۔ اور چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے ادبؔ:۔ جس شخص کی غیبت ہو گئی ہو اور اس سے کسی وجہ سے معاف کرانا دشوار ہو تو ہارے درجے اس کا علاج یہ ہے کہ اس شخص کے لئے اور اپنے ساتھ اپنے لئے استغفار کرتے رہو۔ اس طرح اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ۔

ادبؔ:۔ جھوٹا وعدہ مت کرو حتّے کہ بچے کے بہلانے کو بھی جھوٹ مت کہو کہ تجھ کو مٹھائی دیں گے بسکٹ دیں گے۔ اگر کہو تو دینے کی نیت رکھو۔ ادبؔ:۔ کسی کا دل خوش کرنے کیلئے خوش طبعی کرنا مضائقہ نہیں مگر اس میں دو امر کا لحاظ رکھو۔ ایک یہ کہ جھوٹ نہ بولو۔ دوسرے یہ کہ اس شخص کا دل آزردہ مت کرو یعنی اگر وہ برا مانتا ہے تو ہنسی مت کرو۔ ادبؔ:۔ حسب نسب پا

---

۱ ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا ۔ ترمذی ۲ ایاک والتکلف فانہ یمیت القلب و یذہب بنور الوجہ ۔ بیہقی ۳ ان من کفارۃ الغیبۃ ان تستغفر لمن اغتبتہ تقول اللہم اغفر لنا ولہ ۔ بیہقی ۴ اوفوا اذا وعدتم ۔ بیہقی ۵ ماذا تقول لو لم تعطیہ شیئا کتبت علیک کذبۃ ۔ ابوداؤد ۶ قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا ۔ ترمذی ۷ لا تمار اخاک ولا تمازحہ ۔ ترمذی ۸ ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ۔ مسلم

اور کسی کمال پر شیخی مت بگھارو۔

حقوق و خدمت خلق

ادب[۱] :- ماں باپ کی خدمت کرو، گو وہ کافر ہی ہوں اور انکی اطاعت بھی کرو جبتک کہ خدا و رسول کے خلاف نہ کہیں ادب[۲] :- کسی کے ماں باپ کو برا کہنا جسکے جواب میں وہ اسکے ماں باپ کو بُرا کہے گویا خود اپنے ماں باپ کو برا کہنا ہے۔ ادب[۳] والدین کی خدمت کا یہ بھی تتمہ سمجھنا چاہئے کہ بعد ان کے انتقال کے انکے ملنے والوں سے سلوک و احسان کیا جائے۔ ادب[۴] اعزہ و اقارب سے سلوک کرو اگرچہ وہ تم سے بدسلوکی کریں۔ ادب[۵] :- ادائے حقوق کیلئے اپنے سلسلۂ قرابت کی تحقیق کرلو۔ ادب[۶] :- خالہ کا حق بھی مثل ماں کے ہے ادب[۷] :- اگر ماں باپ ناخوش مرگئے ہوں تو ان کے لئے ہمیشہ دعا و استغفار کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان کو رضامند کردیں گے۔ ادب[۸] :- چچا کا حق مثل باپ کے ہے۔ ادب[۹] :- بڑے بھائی کا حق مثل باپ کے ہے۔ ادب[۱۰] :- یوں تو اولاد کی پرورش کا ثواب ہی ہے

---

[۱] لقولہ و صاحبہما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی الآیۃ وعن اسماء بنت ابی بکر قالت قدمت علی امی وہی مشرکۃ فی عہد قریش فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امی قدمت علی وہی راغبۃ افاصلہا قال نعم صلیہا متفق علیہ [۲] من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وہل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب الرجل ابا الرجل فیسب اباہ و یسب امہ فیسب امہ ۱۲ مسلم [۳] ان من ابر البر صلۃ الرجل اہل ود ابیہ بعد ان یولی ۱۲ مسلم [۴] لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا ۱۲ بخاری [۵] تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم ۱۲ ترمذی [۶] فقال ہل لک من خالۃ قال نعم قال فبرہا ۱۲ ترمذی [۷] ان العبد لیموت والداہ او احدہما وانہ لہما لعاق فلا یزال یدعو لہما ویستغفر لہما حتی یکتبہ اللہ بارا ۱۲ بیہقی [۸] عم الرجل صنو ابیہ ۱۲ متفق علیہ [۹] حق کبیر الاخوۃ علی صغیرہم حق الوالد علی ولدہ ۱۲ بیہقی [۱۰] من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیامۃ انا وہو کہاتین وضم اصابعہ ۱۲ مسلم

* * * * * * * * *

غریب لڑکیوں کی پرورش کی زیادہ فضیلت ہے ادب جو کنبہ بیواؤں اور غریبوں کی خبر گیری کرے اس کو جہاد کے برابر ثواب ملتا ہے ادب یتیم خواہ اپنا ہو یا غیر ہو اس کی کفالت کرنے والا کو نبوی کی معیت بہشت میں نصیب ہوگی۔ ادب اولاد کا یہ بھی حق ہے کہ اسکو علم و لیاقت سکھلادے ادب پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دو بلکہ جس قدر ہو سکے اس کو نفع پہونچاؤ ادب ایک دوسرے کی اس طرح ہمدردی کرو ؎

چو عضوے بدرد آورد روزگار ÷ دگر عضوہا را نماند قرار

ادب:- حاجتمند کی کاربر آری میں حتی الامکان سعی کرو اگر خود استطاعت نہ ہو کسی سے سفارش ہی کرا دو۔ بشرطیکہ جس شخص سے سفارش کرتے ہو اس کو کوئی ضرر یا تکلیف نہ ہو ادب:- ظالم کی نصرت تو یہی ہے اس طرح کرو کہ اس کو ظلم سے باز رکھو اور مظلوم کی نصرت تو بہت ہی ضروری ہے ادب کسی کا عیب دیکھو تو اس کو پوشیدہ کرو۔ گاتے مت پھرو۔ ادب کسی کو سختی تنگی میں مبتلا دیکھو تو حتی الامکان اس کی مدد کرو۔ ادب کسی کو حقیر مت سمجھو کسی کی جان و مال و آبرو کا نقصان

الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ، متفق علیہ انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ہکذا واشار بالسبابۃ والوسطی وفرج بینہما شیئا، بخاری ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن، ترمذی ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ، متفق علیہ تری المؤمنین فی تراحمہم وتوادہم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکی عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسہر والحمی، متفق علیہ اشفعوا فلتؤجروا، متفق علیہ انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ مظلوما فکیف انصرہ ظالما قال تمنعہ من الظلم فذلک نصرک ایاہ، متفق علیہ من ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیامۃ، متفق علیہ من فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیامۃ، متفق علیہ بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ

مت گوارا کرو۔ ادب: کسی کو دُکھ مت دو۔ ادب: جو بات اپنے لئے پسند کرتے
ہو وہی دوسرے کیلئے پسند کرو۔ ادب: جس جگہ صرف تین آدمی ہوں دو آدمی تیسرے
سے علیٰحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں۔ وہ یہی سمجھے گا کہ میرے بارے میں کچھ کہتے سنتے ہونگے
اس سے اس کو رنج ہوگا۔ اگر ایسی ہی کوئی ضروری بات کہنا ہے تو ایک اور شخص کو
کہیں سے بلالیں۔ یہ دونوں علیحدہ ہو جاویں، وہ دونوں علیحدہ۔ ادب: سب
کی خیرخواہی کرو۔ ادب: مخلوق پر رحم و شفقت رکھو۔ ادب: چھوٹوں پر مہربانی
بڑوں کی تعظیم کرو۔ خصوصاً بوڑھوں کی۔ ادب: اگر تمہارے روبرو کسی کی غیبت
ہوتی ہو حتی الامکان اس سے روکو، اس کی طرف سے جواب دو۔ ادب: کسی میں
کوئی عیب دیکھو بلطف و نرمی اس کو مطلع کرو ورنہ دوسرا شخص اس کو دیکھ کر رسوا
کرے گا۔ ادب: اپنے دوستوں اور رفیقوں سے اچھی طرح پیش آؤ۔
ادب: ہر شخص کے رتبے کے موافق اس کی قدر و منزلت کرو سب کو ایک لکڑی مت
ہانکو۔ ادب: بڑی سنگدلی کی بات ہے کہ تم پیٹ بھر کر بیٹھے ہو اور تمہارا پڑوسی بھوکا پڑا ہے۔
ادب: غرض کی دوستی بالکل بیہودہ ہے محض اللہ کے واسطے بے غرض دوستی و محبت رکھو

[illegible] مسلم [illegible] لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ
متفق علیہ [illegible] اذا کنتم ثلثۃ فلا یتناجی اثنان دون الآخر حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ متفق علیہ [illegible] الدین
النصیحۃ متفق علیہ [illegible] ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ابوداؤد [illegible] لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویوقر کبیرنا ترمذی [illegible] ما اکرم شاب شیخا من اجل سنہ الا قیض اللہ لہ من یکرمہ ترمذی [illegible] من ذب
عن [illegible] نصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ شرح السنۃ [illegible] ان احدکم مرآۃ اخیہ فان رای بہ اذی فلیمط عنہ ترمذی [illegible] خیر الاصحاب عند اللہ خیرہم لصاحبہ ترمذی [illegible] انزلوا الناس منازلہم ابوداؤد
[illegible] لیس المؤمن بالذی یشبع وجارہ جائع الی جنبہ بیہقی [illegible] ان اللہ یقول یوم القیامۃ این المتحابون بجلالی الیوم اظلہم

ادب: جس شخص سے تم کو محبت ہو اس کو بھی خبر کر دو اس سے اس کو بھی محبت ہو جاتی ہے اور اس کا نام و نشان و نسب بھی دریافت کرلو اس سے محبت اور بڑھ جاتی ہے ادب: جس سے دوستی کرنا ہو اس کا دین و وضع و خیالات دل دریافت کرلو ورنہ اثر صحبت کہیں تم بھی نہ بگڑ جاؤ۔ ادب: اگر اتفاقاً کسی سے رنجش ہو جائے تو تین دن تک غصہ کر ختم کر دو، پھر اس سے مل جاؤ، اس سے زیادہ بول چال چھوڑ دینا گناہ ہے اور جو پہلے ملاقات کرے گا اس کو زیادہ ثواب ملے گا۔ ادب: کسی پر بدگمانی مت کرو، حرص و حسد مت کرو، سب بھائی بن کر رہو۔ ادب: اگر دو شخصوں میں رنجش ہو جاوے تو اصلاح کر دیا کرو۔ ادب: اگر تم سے کوئی معذرت کرے اور معافی چاہے اس کا قصور معاف کر دو۔ ادب: جو کام کرو سوچ سمجھ کر انجام دیکھ اطمینان سے کرو۔ جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں بگڑے

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

اذا احب الرجل اخاه فليخبره انه يحبه ۔ ابو داؤد ۔ اذا آخى الرجل الرجل فليسأله عن اسمه واسم ابيه وممن هو فانه اوصل للمودة ۔ ترمذی ۔ الرجل على دين خليله فلينظر احدكم من يخالل ۔ احمد و ترمذی ۔ لا يحل للرجل ان يهجر اخاه فوق ثلث ليال يلتقيان فيعرض هذا ويعرض هذا وخيرهما الذی يبدأ بالسلام ۔ متفق عليه ۔ اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا وفی رواية ولا تنافسوا ۔ متفق عليه ۔ الا اخبركم بافضل من درجة الصيام والصدقة والصلوة قال قلنا بلى قال اصلاح ذات البين ۔ ابو داؤد ۔ من اعتذر الى اخيه فلم يعذره او لم يقبل عذره كان عليه مثل خطيئة صاحب مكس ۔ بيهقی ۔ الاناة من الله والعجلة من الشيطان ۔ ترمذی ۔ خذ الامر بالتدبير ۔ شرح السنة ۔ التؤدة فی كل شیء خير الا فی عمل الآخرة ۔ ابو داؤد

ادبؔ۔ دانا اس کو سمجھو جو تجربہ کار ہو۔ ادبؔ: ہر امر میں توسط ملحوظ رکھو ادبؔ
تم سے کوئی مشورہ لے وہی صلاح دو جسکو اپنے نزدیک بہتر سمجھتے ہو ادبؔ کفایت
اور انتظام سے خرچ کرنا گویا آدھی معاش ہے۔ لوگوں کی نظروں میں محبوب رہنا گویا نصف
عقل ہے اور اچھی طرح کسی بات کا دریافت کرنا گویا نصف علم ہے ادبؔ لوگوں سے نرمی و خوش
خلقی سے پیش آؤ ادبؔ۔ لوگوں سے ملنا اور ان کے کام آنا اور ان کی ایذا پر صبر و استقلال
کرنا اس سے بہتر ہے کہ گوشۂ عافیت میں جان بچا کر بیٹھ رہے اور کسی کے کام نہ آوے
البتہ اگر نفس کو بالکل برداشت نہ ہو تو لاچاری ہے۔ ادبؔ ضعیفوں کی جہاں تک ہوسکے مدد کرو
ادبؔ۔ تواضع سے رہو تکبر ہرگز مت کرو۔ ادبؔ۔ لوگوں سے اپنا کہا سنا لیا دیا
معاف کرالو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔ ادبؔ دوسروں کو بھی نیک کام
بتلاتے رہو بری باتوں سے منع کرتے رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا
اندیشہ ہو کہ یہ ایذا پہنچاوے گا تو سکوت جائز ہے مگر دل سے بری بات کو برا سمجھتے رہو

ف۱ لاحکیم الا ذو تجربۃ ۱۲ ترمذی ف۲ الاقتصاد جزء من خمس وعشرین جزءا من النبوۃ ۱۲
ابوداؤد ف۳ المستشار مؤتمن ۱۲ ترمذی ف۴ الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ
والتودد الی الناس نصف العقل وحسن السؤال نصف العلم ۱۲ بیہقی ف۵ علیک بالرفق
۱۲ مسلم البر حسن الخلق ۱۲ مسلم ف۶ المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاہم
افضل من الذی لا یخالطہم ولا یصبر علی اذاہم ۱۲ ترمذی ف۷ من کظم غیظا وہو
یقدر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ علی رؤس الخلائق یوم القیامۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شاء ۱۲ ترمذی
ف۸ من تواضع للہ رفعہ اللہ ومن تکبر وضعہ اللہ ۱۲ بیہقی ف۹ من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ
من عرضہ او شئ فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ۱۲ بخاری ف۱۰ ائتمروا
بالمعروف وتناہوا عن المنکر حتی اذا رأیت شحا مطاعا ... فعلیک بخاصۃ نفسک ودع امر العوام ۱۲ ترمذی

سلوک و مقامات

اس میں چند باب اور ایک خاتمہ ہے فائدہ جلیلہ صحت طریقۂ اہل تصوف کے بیان میں اول تو اوپر کی تقریر سے اس طریق کی صحت معلوم ہو چکی۔ مگر چونکہ اکثر خشک مزاج اس طریق سے انکار کیا کرتے ہیں اس لئے زیادت تقویت و تائید کے لئے بالاستقلال مختصراً مذکور ہوتا ہے قال اللہ عز و جل ففھمنٰھا سلیمٰن۔ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر متفق علیہ۔ و قال اللہ تعالیٰ و علمنٰہ من لدنا علماً۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ جس کو علم باطن سے کچھ بھی حصہ میسر نہ ہوا اس کے خاتمہ برا ہونے کا اندیشہ ہے اور ادنیٰ حصہ یہ ہے کہ اسکی تصدیق اور تسلیم کرتا ہو۔ منکر کی یہی کافی سزا ہے کہ وہ اس سے محروم ہے۔

بامدعی مگوئید اسرار عشق و مستی ٭ بگذار تا بمیرد در رنج خود پرستی

یہ خلاصہ ہے امام غزالی کے ارشاد کا۔ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس سمجھا دیا ہم نے وہ واقعہ سلیمان علیہ السلام کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق گذرے ہیں تم سے پہلے امتوں میں صاحب الہام پس اگر ہو میری امت میں کوئی تو وہ عمرؓ ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور سکھلایا ہے ہم نے اپنے پاس سے ان کو علم ۲؎ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ بندگی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے ۱۲

الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک ۔ اس کو بعد ایمان و اسلام کے ارشاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علاوہ عقائد ضروریہ و اعمال ظاہرہ کے کوئی اور چیز بھی ہے اس کا نام اس حدیث میں احسان آیا ہے اور اس کی حقیقت بیان فرمانے سے معلوم ہوا کہ وہی طریق باطن ہے کیونکہ بدون اس طریق کے ایسی حضوری ہرگز میسر نہیں ہوتی اور لاکھوں معتبر آدمیوں کی شہادت موجود ہے جس کے غلط ہونے کا عقل کو احتمال نہیں ہو سکتا کہ ہم کو اہل باطن کے پاس بیٹھنے سے ایک نئی حالت اپنے باطن میں عقائد و تقریر کے علاوہ محسوس ہوتی ہے۔ جو پہلے نہ تھی اور جس حالت کا اثر یہ ہے کہ طاعت کی رغبت اور معاصی سے نفرت، اعتقاد کی پختگی روز افزوں ہے یہ بھی نہایت قوی دلیل ہے کہ طریق باطن بھی کوئی چیز ہے اس کے علاوہ بزرگوں کے کشف و کرامات اس درجہ منقول ہیں جن کی انتہا نہیں اگرچہ یہ کوئی قوی دلیل نہیں، مگر استقامت شرع کے ساتھ اگر خرق عادات ہوں تو صاحب خوارق کے کامل ہونے پر اطمینان بخش ضرور ہوتے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے قاضی ثناء اللہ کے ارشاد کا۔ بہرحال محبت کا مقتضا تو یہ ہے کہ صاحب ذوق ہو۔ اگر اتنی توفیق نہ ہو تو خدا کے لیے انکار تو نہ کرو۔

پہلا باب بیعت میں

عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے کہ کوئی کمال مقصود بدون استاد کے حاصل نہیں ہوتا تو جب اس راہ میں آنے کی توفیق ہو استاد طریق کو ضرور تلاش کرنا چاہیئے جس کے فیض تعلیم و برکت صحبت سے مقصود حقیقی تک پہنچے ؎

گر ہوائے این سفر داری دلا ۔۔۔ دامن رہبر بگیر و پس برآ
در ارادت باش صادق اے فرید ۔۔۔ تا بیابی گنج عرفان را کلید
بے رفیقی ہر کہ شد در راہ عشق ۔۔۔ عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق!

چونکہ بدون علامت تلاش ممکن نہیں اس لئے اس مقام پر شیخ کامل کے مختصر اور ضروری علامات مرقوم ہوتے ہیں۔ اول علم شریعت سے بقدر ضرورت واقف ہو خواہ تحصیل سے ہو یا صحبت علماء سے تا فساد عقائد و اعمال سے محفوظ رہے اور طالبین کو بھی محفوظ رکھ سکے ورنہ مصداق او خویشتن گم است کرا رہبری کند کا ہوگا۔ دوم متقی ہو یعنی ارتکاب کبائر و اصرار علی الصغائر سے بچتا ہو سوم تارک دنیا راغب آخرت ہو افعال ظاہری باطنی طاعات پر مداومت رکھتا ہو ورنہ طالب کے قلب پر برا اثر پڑے گا۔ چہارم مریدوں کا خیال رکھے کہ کوئی امر ان سے خلاف شریعت و طریقت ہو جاوے تو انکو متنبہ کرے پنجم یہ کہ بزرگوں کی صحبت اٹھائی ہو ان سے فیوض و برکات حاصل کئے ہوں اور یہ ضرور نہیں کہ اس سے کرامات و خوارق بھی ظاہر ہوتے ہوں۔ نہ یہ ضرور ہے کہ تارک کسب ہو دنیا کا حریص و طامع نہ ہو۔ آنا کافی ہے رانڈ تو انجیل اور باقی متعلقات اس کے

مثلاً آداب طالب و شیخ و حکم تعدد شیوخ وغیرہ مسائل جزئیہ میں بیان کئے جا دیں گے۔

فائدہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ بیعت اسلام وغزوہ وغیرہ کے مقامات سلوک کی بیعت بھی لی ہے کالنصحٍ[1] لکل مسلم وان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لائم وان لا یسئلوا الناس شیئا پس اس کے سنت ہونے میں کوئی شک نہیں۔ بعدہ بوجہ اشتباہ بیعت خلافت کے سلف نے صحبت پر اکتفا کیا تھا۔ پھر خرقہ کی رسم بجائے بیعت جاری ہوئی۔ جب وہ رسم خلفا میں نہ رہی صوفیہ نے اس سنت مردہ کو پھر زندہ کیا۔ (قول جمیل) رہی ابتدا اس لقب صوفی کی سو خیر القرون میں تو صحابی، تابعی، تبع تابعی، استیاز اہل حق کیلئے کافی القاب تھے۔ پھر خواص کو زیادہ عباد کہنے لگے پھر جب فتن و بدعات کا شیوع ہوا اور اہل زیغ بھی اپنے کو عباد و زہاد کہنے لگے۔ اس وقت اہل حق نے امتیاز کیلئے صوفی کا لقب اختیار کیا اور دوسری صدی کے اندر اس لقب کی شہرت ہوگئی۔ (قشیریہ)

---

[1] جیسے ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنا، اور اللہ کے حکم کے مقابلے میں کسی کی ملامت کا خوف وخیال نہ کرنا اور لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔

دوسرا باب ریاضت و مجاہدہ میں

اس میں دو رکن ہیں۔ اول مجاہدہ اجمالی میں جاننا چاہئے کہ اصول اس کے چار امور ہیں قلت انام، قلت طعام، قلت منام، قلت اختلاط مع الانام، ان سب امور میں مرتبۂ اوسط حسب تعلیم شیخ کامل ملحوظ رکھے۔ نہ اس قدر کثرت کرے جس سے غفلت و قساوت پیدا ہو۔ نہ اس قدر قلت کرے جس سے صحت و قوت زائل ہو جاوے خلاصہ[1] یہ کہ نفس کے مطالبات دو قسم ہیں حقوق و حظوظ۔ حقوق وہ جس سے قوام بدن و بقائے حیات ہے حظوظ جو اس سے زائد ہے۔ حقوق کو باقی اور حظوظ کو فانی کرے۔

فائدہ عظیمہ[2]: سالکان طریق نے حزن و غم کو اعلیٰ درجہ کا مجاہدہ قرار دیا ہے کہ اس سے نفس کو پستی و شکستگی حاصل ہوتی ہے جو کہ آثار عبودیت سے ہے اور یہ امر مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ سالک کو جو قبض پیش آجاتا ہے وہ علامت اس کے بعد و طرد کی نہیں کیا عجب اس کا تصفیہ و مجاہدہ مقصود ہو ہرگز اس کی شکایت نہ کرے۔ بہر تسلیم خم کرکے اپنا کام کرتا رہے ؎

باغباں گر پنج روزے صحبت گل بایدش ۔ بر جفائے خار ہجراں صبر بلبل بایدش

اے دل اندر بند زلفش از پریشانی منال ۔ مرغ زیرک چوں بدام افتد تحمل بایدش

ابو علی دقاق فرماتے ہیں[3]: صاحب الحزن یقطع من طریق اللہ تعالیٰ ما لا یقطعہ من فقد حزنہ سنین البتہ فکر یعنی قلب کا ستیاناس کر دیتی ہے۔

---

[1] جواہر غیبی ۱۲ [2] حدیث شریف میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الحزان دائم الفکر ولیس راحۃ۔ ترمذی [3] قشیریہ ۱۲

دوسرا رکن ریاضت تفصیلی ہیں۔ اس میں دو قسم ہیں۔ قسم اول اخلاق حمیدہ میں، اور وہ چند مقامات ہیں، توبہ، صبر، شکر، خوف، رجاء، زہد، توحید، توکل، محبت، شوق، اخلاص و صدق، مراقبہ، محاسبہ، تفکر، ہر ایک مقام کو ایک فصل میں بیان کیا جاتا ہے مع اس کی دلیل اور ماہیت و طریق تحصیل کے یہ سب احیاء العلوم سے لیا گیا ہے اور جو مضمون دوسری جگہ کا ہے اس پر حاشیہ لکھ دیا ہے۔

فصل ۱ توبہ میں: قال اللہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس توبوا الی اللہ الحدیث رواہ مسلم

ماہیت: خطا کو یاد کرکے دل دکھ جانا اور اس کیلئے لازم ہے اس گناہ کا ترک کردینا اور آئندہ کو پختہ ارادہ رکھنا کہ اب نہ کرینگے۔ اور خواہش کے وقت نفس کو روکنا۔

طریق تحصیل۔ قرآن و حدیث میں جو وعیدیں گناہوں پر آئی ہیں ان کو یاد کرے اور سوچے۔ اس سے گناہ پر دل میں سوزش پیدا ہوگی۔ یہی توبہ ہے۔

احکام: اگر نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اس کی قضا کرے اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہوں ان سے معاف کرائے یا ادا کرے۔

فصل ۲ صبر میں: قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا اصبروا الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ خیر ولیس ذلک لاحد للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ۔ رواہ مسلم۔

سلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کیطرف توبہ خالص۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو اللہ کی طرف سے توبہ کرو۔ سلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو صبر کرو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب ہے مومن پر کہ اسکی ہر حالت بہتر ہے اور نہیں میسر ہے یہ کسی کو مگر مومن ہی کو اگر پہنچی اس کو نعمت شکر کیا اور اگر پہنچی اس کو سختی صبر کیا پس اس کے لئے بہتر ہے۔

ماہیت:۔ انسان کے اندر دو قوتیں ہیں، ایک دین پر ابھارتی ہے دوسری ہوائے نفسانی پر، سو محرک دینی کو محرک ہوا پر غالب کر دینا صبر ہے۔
طریق تحصیل:۔ اس قوت ہوا کو ضعیف اور کمزور کرنا چاہیئے۔
فصل شکر میں:۔ قال اللہ تعالیٰ واشکروا لی۔ الآیۃ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصابتہ سراء شکر۔ رواہ مسلم وقد مرانفا
ماہیت:۔ نعمت کو منعم حقیقی کی طرف سے سمجھنا اور اس سمجھنے سے دو باتیں فطرۃً پیدا ہوتی ہیں ایک منعم سے خوش ہونا، دوسرے اس کی خدمتگزاری واطاعت و امتثال اوامر میں سرگرمی کرنا
طریق تحصیل:۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔
فصل رجا میں:۔ قال اللہ تعالیٰ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ الآیۃ وقال رسول صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد متفق علیہ
ماہیت:۔ محبوب چیزوں یعنی فضل و مغفرت و نعمت جنت کے انتظار میں قلب کو راحت پیدا ہونا اور ان چیزوں کے حاصل کرنے کی تدبیر اور کوشش کرنا، سو جو شخص رحمت و جنت کا منتظر رہے مگر اس کے حاصل کرنے کے اسباب یعنی عمل صالح و توبہ وغیرہ کو اختیار نہ کرے اس کو مقام رجا حاصل نہیں وہ دھوکہ میں ہے جیسے کوئی شخص تخم پاشی نہ کرے۔ اور غلہ پیدا ہونے کا منتظر رہے صرف ہوس خام ہے
طریق تحصیل:۔ اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت اور عنایت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے

لے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور شکر کرو میرا۔ کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نا امید مت ہو اللہ کی رحمت سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کافر جانے اللہ کی رحمت کا حال جانے تو اس کی جنت سے نا امید نہ ہو

فصل خوف میں [1] قال اللہ تعالیٰ واخشون الآیۃ۔ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعۃ اللہ غالیۃ الا ان سلعۃ اللہ الجنۃ۔ رواہ الترمذی۔

ماہیت:۔ قلب کو دردناک ہونا ایسی چیز کے خیال میں جو ناگوار طبع ہو اور اس کے منہ واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔ **طریق تحصیل**:۔ اللہ تعالیٰ کے قہر و عذاب کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

فصل زہد میں [2] قال اللہ تعالیٰ لکیلا تاسوا علیٰ مافاتکم ولا تفرحوا بما اٰتاکم وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول صلاح ھذہ الامۃ الیقین والزھد واول فسادھا البخل والامل۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

ماہیت:۔ کسی رغبت کی چیز کو چھوڑ کر اس سے بہتر چیز کی طرف مائل ہونا مثلاً دنیا کی رغبت علیحدہ کر کے آخرت کی طرف رغبت کرنا۔ **طریق تحصیل**:۔ دنیا کے عیوب اور مضرتوں اور فنا ہونے کو اور آخرت کے منافع اور بقا کو یاد کرے اور سوچے۔

فصل توحید میں:۔ بیان توحید افعال مراد ہے:۔ قال اللہ تعالیٰ واللہ خلقکم وما تعملون الآیۃ۔ وما تشاءون الا ان یشاء اللہ رب العٰلمین ۵ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علیٰ ان ینفعوک بشیءٍ

---

[1] فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مجھ سے ڈرو۔ اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو ڈرتا ہے رات رہتے سے چلتا ہے۔ اور جو رات سے چلتا ہے منزل پر پہنچ جاتا ہے سن لو اللہ کا سودا گراں بہا ہے سن لو اللہ کا سودا جنت ہے۔ [2] فرمایا تاکہ افسوس نہ کرو فوت ہوئی چیز پر اور خوشی سے نہ اترا جاؤ اس پر جو تم کو دیا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے اول بہتری اس امت کی یقین ہے اور زہد اور اول بگاڑ اس امت کا بخل ہے اور طول امل ہے۔ [3] فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو اور سب عملوں کو اور فرمایا نہیں چاہتے ہو تم کسی چیز کو مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے جان لو کہ اگر سب متفق ہو جاویں اس پر کہ تم کو کچھ نفع پہنچا دیویں تو ہرگز نفع نہ پہنچا دیں گے مگر اسی چیز کا کہ اللہ نے لکھ دی ہے اور اگر سب متفق ہو جاویں کہ تم کو ضرر پہنچائیں گے ہرگز ضرر نہ پہنچا دیں گے مگر اسی چیز کا جو اللہ نے لکھ دی ہے۔

لو نفعوك الا بشيءٍ قد كتبه الله لك ولو اجتمعوا على ان يضروك بشيءٍ لم يضروك بشيءٍ قد كتبه الله عليك. رواه احمد والترمذی۔

ماهیت:۔ یقین کر لینا کہ بدون ارادۂ خداوندی کے کچھ نہیں ہوسکتا۔

طریق تحصیل:۔ مخلوق کی عجز اور خالق کی قدرت کو یاد کرے اور سوچا کرے

فصل ۸ توکل میں:۔ قال الله تعالیٰ وعلى الله فليتوكل المؤمنون[۱] وقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم واذا سألت فاسأل الله واذا استعنت فاستعن الله رواه احمد والترمذی۔

ماهیت صرف وکیل یعنی کارساز پر قلب کا اعتماد کرنا طریق تحصیل اسکی عنایتوں اور وعدوں اور اپنی گذشتہ کامیابیوں کا یاد کرنا اور سوچنا۔

فصل ۹ محبت میں:۔ قال الله تعالیٰ يحبهم ويحبونه الآية[۲] وقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه متفق عليه۔

ماهیت:۔ طبیعت کا مائل ہونا ایسی چیز کی طرف جس سے لذت حاصل ہو، یعنی میلان اگر قوی ہو جاتا ہے اسی کو عشق کہتے ہیں طریق تحصیل دنیا کے علائق

---

[۱] فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ ہی پر چاہیئے کہ توکل کریں ایمان والے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب مانگو کچھ تو اللہ سے مانگو اور جب مدد چاہو تو اللہ سے مدد چاہو۔ [۲] ازکا یار ز

[۲] فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوست رکھتا ہے اللہ ان کو اور وہ دوست رکھتے ہیں اللہ کو اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوست رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو اور جو برا سمجھتا ہے اللہ کی ملاقات کو برا سمجھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو ۱۲

کو قطع کرے یعنی غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکالے۔ کیونکہ دو محبتیں ایک دل میں جمع نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کے کمالات و اوصاف و انعام کو یاد کرے اور سوچے

فصل[۱] شوق میں :۔ قال اللہ تعالیٰ من کان یرجوا لقاء اللہ فان اجل اللہ لآت الآیۃ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اسالک النظر الی وجھک والشوق الی لقائک۔ رواہ النسائی۔

ماہیت جس محبوب چیز کا من وجہ علم ہوا ور من وجہ علم نہ ہو اسکو بکمالہ جاننے اور دیکھنے کی خواہش طبعی ہونا طریق تحصیل محبت کا پیدا کرلینا کیونکہ محبت کیلئے شوق لازم ہے۔

فصل[۲] انس میں :۔ قال اللہ تعالیٰ ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین الآیۃ و قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لایقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملٰئکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ رواہ مسلم۔

ماہیت :۔ جو چیزیں من وجہ ظاہر و معلوم ہو اور من وجہ مخفی و مجہول ہو اگر وجوہ مخفیہ

---

[۱] اس میں اہل شوق کی تسلی ہے کیونکہ قال ابو عثمان فی تفسیرہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا امیدوار ہے تو اللہ کی مدت (یعنی موت) تو آنے ہی والی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگتا ہوں تجھ سے زیارت تیری وجہ مبارک کی اور شوق تیری ملاقات کا ۱۲ [۲] انس میں جدا حال ہے مقامات میں اس کا ذکر تبعاً آگیا کیونکہ یہ آثار محبت سے ہے ۱۲ [۳] فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ ایسا ہے کہ اتارا تسکین اور اطمینان کو مومنین کے دلوں میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھتے ہیں لوگ کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا مگر گھیر لیتے ہیں ان کو ملائکہ رحمت اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت خداوندی اور اترتی ہے ان پر تسکین اور اطمینان۔ اور یاد کرتا ہے اللہ ان کو ان میں جو ان کے پاس ہیں یعنی ملائکہ کی جماعت میں ۱۲

پر نظر واقع ہو کر اس کے ادراک کی خواہش ہو اس کو شوق کہتے ہیں اور اگر وجوہ معلومہ پر نظر واقع ہو کر اس پر فرح و سرور ہو اسکو انس کہتے ہیں یہ فرحت کبھی یہاں تک غلبہ کرتی ہے کہ مطلوب کے صفات جلال پیش نظر نہیں رہتے اور اس وجہ سے اس کے اقوال و افعال میں کسی قدر بے تکلفی ہونے لگتی ہے اسکو انبساط اور ادلال کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بھی آثار محبت سے ہے اسکی تحصیل کیلئے کوئی جداگانہ طریق نہیں ہے۔

فصل[1] رضا میں: قال اللہ تعالی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضے اللہ لہ۔ رواہ احمد وترمذی۔

ماہیت: حکم قضا پر[2] اعتراض نہ کرنا، نہ زبان سے نہ دل سے، بعض اوقات اس کا یہاں تک غلبہ ہوتا ہے کہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ بھی آثار محبت سے ہے اس کی تحصیل کا جداگانہ طریق نہیں[3] ہے۔

---

[1] ثم اختلف العراقیون والخراسانیون فی الرضا ہل ہو من الاحوال او من المقامات فاہل خراسان قالوا الرضا من جملۃ المقامات وہو نہایۃ التوکل ومعناہ انہ یؤول الی انہ مما یتوصل الیہ العبد باکتسابہ واما العراقیون فانہم قالوا الرضا من جملۃ الاحوال ولیس ذلک کسبا للعبد بل ہو نازلۃ تحل بالقلب کسائر الاحوال ویمکن الجمع بین اللسانین فیقال بدایۃ الرضا مکتسبۃ للعبد وہی من المقامات ونہایتہ من جملۃ الاحوال ولیست مکتسبۃ ۱۲ قشیریہ [2] راضی ہوئے اللہ ان سے اور وہ اللہ سے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدمی کی سعادت سے ہے راضی رہنا اور اس چیز پر جو اس کیلئے اللہ نے مقرر کردیا۔ [3] عن ابی علی الدقاق یقول لیس الرضا ان لا تحس بالبلاء انما الرضا ان لا تعترض علی الحکم والقضاء ۱۲ قشیریہ ۱۲

* * * * * *

فصل ۲ نیت وارادہ میں۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون وجہہ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات۔ متفق علیہ۔

ماہیت:۔ دل کا ابھرنا ایسی چیز کی طرف جس کو اپنی غرض اور نفع کے موافق سمجھتا ہے۔ **طریق تحصیل** اس چیز کی مثلاً عمل صالح و سلوک طریق آخرت کے منافع ومصالح کی معرفت حاصل کرکے ان میں غور کرے دل کو حرکت پیدا ہوگی

فصل ۳ اخلاص میں:۔ قال اللہ تعالیٰ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ وصلی فی السر فاحسن قال اللہ تعالیٰ ھذا عبدی حقا رواہ ابن ماجۃ۔

ماہیت:۔ دینی طاعت میں صرف اللہ کے تقرب ورضا کا قصد رکھنا اور مخلوق کی خوشنودی ورضامندی یا اپنی کسی نفسانی خواہش کے قصد کو نہ ملنے دینا۔
طریق تحصیل:۔ معالجہ ریا میں معلوم ہوگا کیونکہ ریا کو دفع کرنا عین اخلاص کا حاصل کرنا ہے۔

لہ اور مت دور کیجئے ان لوگوں کو جو پکارتے رہتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام (یعنی ہر وقت) چاہتے ہیں خاص ذات باری تعالیٰ کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال کا اعتبار نیت سے ہے۔ لہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں حکم ہوا ان کو مگر اس کا کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی خالص کرنے والے ہوں اس کے واسطے دین کو اور طرف سے پھرے ہوئے ہوں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی سب کے سامنے بھی نماز اچھی طرح پڑھتا ہے اور تنہائی میں بھی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ ہے ٹھیک ۱۲

فصل [۱] صدق میں۔ مراد اس سے خالص صدق ہے یعنی مقامات میں صادق ہونا۔ قال اللہ تعالیٰ انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصٰدقون۔ وعن عائشۃ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وھو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعانین وصدیقین کلا ورب الکعبۃ فاعتق ابو بکر یومئذ بعض رقیقہ ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا اعود۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

ماھیت:۔ جس مقام کو حاصل کرے کمال کو پہنچا دے اس میں کسر نہ رہے۔

طریق تحصیل:۔ ہمیشہ نگران رہے اگر کچھ کمی ہو جاوے تو اس کا تدارک کرے۔ اسی طرح چند روز میں کمال حاصل ہو جاوے گا۔

فصل [۲] مراقبے میں:۔ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ کان علیٰ کل شیئ رقیبا۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک رواہ مسلم۔ وقال علیہ السلام احفظ اللہ تجدہ تجاھک رواہ احمد والترمذی۔

---

[۱] فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومن تو وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر کچھ تردد نہیں کیا اور جہاد کیا اپنی جان مال سے اللہ کی راہ میں یہی لوگ ہیں پورے سچے اور حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا گذر حضرت ابوبکر پر ہوا۔ اور وہ اپنے ایک غلام پر لعنت کر رہے تھے آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لعنت کرنے والے اور صدیق ... پھر ابوبکر رضہ نے کہا اب ایسا نہ کروں گا ۱۲ منہ از کتاب الوثوق [۲] فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ ہے ہر چیز کا نگہبان اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی ایسی عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ اور فرمایا اللہ کا دھیان رکھو پاؤ گے اپنے مقابل ۱۲

ماہیت :- دل سے دھیان رکھنا اس شخص کا جو اس کا دیکھ بھال کر رہا ہے۔
طریق تحصیل یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ میرے ظاہر اور باطن پر مطلع ہے اور
کوئی بات کسی وقت اس سے پوشیدہ نہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کی عظمت و
قدرت وجلال اور اس کے عذاب وعقوبت کو بھی یاد کرے اور اس کی مواظبت
سے وہ دھیان بندھنے لگے گا کہ پھر کوئی کام خلاف مرضی اللہ تعالیٰ کے اس سے
نہ ہوگا۔

فصل تیسویں فکر میں :- قال اللہ تعالیٰ ویضرب اللہ الامثال للناس
لعلہم یتفکرون ۵ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاثروا
مایبقیٰ علی ما یفنیٰ رواہ احمد۔ **ماہیت** :- دو معلوم چیزوں کا ذہن میں
حاضر کرنا جس سے تیسری بات ذہن میں آجاوے۔ مثلاً ایک بات یہ جانتا ہے کہ
آخرت باقی ہے۔ دوسری یہ بات جانتا ہے کہ باقی قابل ترجیح کے ہے جب ان دونوں
سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آخرت قابل ترجیح کے ہے۔ ان دونوں چیزوں کا
حاضر فی الذہن کرنا ہی تحصیل کا طریق ہے۔ ان مقامات مذکورہ کی تصحیح سے اور
مقامات بھی درست ہو جاتے ہیں۔ تقویٰ، ورع، قناعت، یقین، عبودیت،
استقامت، حیا، حریت، فتوت، خلق، ادب، معرفت حق کا ذکر ان نصوص
میں ہے۔ اتقوا اللہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ القناعۃ
کنز لا یفنیٰ وبالاخرۃ ھم یوقنون ۵ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین

سلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیان کرتا ہے اللہ لوگوں کیلئے مثالیں شاید کہ وہ سوچیں فکر کریں اور
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اختیار کرو باقی چیز کو فانی پر ۱۲

إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الآیۃ۔ اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ
الْحَیَاءِ۔ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ قَوْلُہٗ علیہ السلام
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا
طَغٰى وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔ (تشریح) چونکہ یہ ترتیب بہت ظاہر ہے
اس لئے ہم نے تفصیل کو موجب تطویل سمجھا۔

دوسری قسم اخلاق ذمیمہ میں

اور وہ چند چیزیں ہیں۔ شہوت، آفات لسان، غضب، حقد، حسد، حب دنیا، بخل
حرص، حب جاہ، ریا، عجب، غرور ان چیزوں کا زائل کرنا سالک کو ضرور ہے ان
کو بھی چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں۔ مثل قسم اول کے یہ بھی احیاء سے منقول ہے۔
فصل شہوت میں۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ
اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا[1]۔ ماہیت بظاہر ہے معالجہ مجاہدہ کرنا چاہیے
مجاہدہ کا طریق باب دوم میں معلوم ہو چکا ہے۔ **فصل آفات لسان میں** قال اللہ تعالیٰ
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ[2] الآیۃ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صمت نجا۔ رواہ احمد والترمذی یہ بہت سی آفتیں ہیں۔ فضول باتیں
کرنا، خلاف شرع باتیں کرنا، بحث و مباحثہ ناحق کا تکرار لڑائی کرنا، کلام میں
بناوٹ و تکلف کرنا، گالی گلوچ کرنا، کسی پر لعنت کرنا، گانا بجانا، دل لگی

ف۱ اور چاہتے ہیں وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں خواہشوں کی حق سے پھر جاؤ تم بہت پھر جانا ۱۲
ف۲ نہیں بولتا ہے کچھ بات مگر نزدیک اس کے نگہبان ہے تیار ۱۲

کرنا جس سے دوسرے کو ایذا پہنچے۔ یا اس میں زیادہ مشغول کرنا، کسی کا راز ظاہر کرنا، جھوٹا وعدہ کرنا، جھوٹ بولنا یا جھوٹی قسم کھانا یا جھوٹی گواہی دینا، غیبت کرنا، چغلخوری کرنا، دونوں طرف جاکر دورو یا باتیں بنانا، کسی کی زیادہ تعریف کرنا، ذات و صفات الٰہی میں محض اٹکل پچو گفتگو کرنا، علما سے فضول باتیں پوچھنا۔

معالجہ:۔ جو بات کہنا ہو تھوڑی دیر پہلے تامل کرلے کہ اس سے اللہ تعالیٰ جو کہ سمیع بصیر ہیں ناخوش تو نہ ہونگے۔ انشاءاللہ کوئی بات گناہ کی منہ سے نہ نکلے گی۔

فصل غضب میں:۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْحَمِیَّۃَ حَمِیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ الآیہ۔ وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَغْضَبْ رواہ البخاری۔

ماہیت:۔ جوش مارنا خون قلب کا بدلہ لینے کیلئے۔

معالجہ:۔ یہ یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر زیادہ قدرت ہے اور میں اسکی نافرمانی بھی کیا کرتا ہوں۔ اگر وہ بھی مجھ سے یہی معاملہ کریں۔ تو کیا ہو اور یہ سوچے کہ بدون ارادہ خداوندی کے کچھ واقع نہیں ہوتا۔ سو میں کیا چیز ہوں کہ مشیت الٰہی میں مزاحمت کروں اور زبان سے اعوذ باللہ پڑھے۔ اور اگر کھڑا ہو بیٹھ جاوے تو اس شخص سے علیحدہ ہو جاوے یا اس کو علیحدہ کردے۔

فصل حقد میں:۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ

سنہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا غضب احدکم فلیتوضأ رواہ ابوداؤد وقال علیہ السلام اذا غضب احدکم وہو قائم فلیجلس فان ذہب عنہ الغضب والا فلیضطجع رواہ احمد والترمذی ۱۲ سنہ جب کیا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے بیچ دلوں اپنے کے کد جاہلیت کی اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے غصہ مت کرو ۱۲ سنہ اختیار کر و معاف کردینے کو اور حکم کرو اچھی بات کا اور منہ موڑ لو جاہلوں سے اور فرمایا رسول علیہ السلام نے بیچ میں تکلیف رکھو۔

عَنِ الْجَاهِلِیْنَ الآیۃ وَقَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَغْضَبُوْا متفق علیہ۔ ماہیت:۔ جب غصے میں بدلہ لینے کی قدرت نہیں ہوتی تو اس کے ضبط کرنے سے اس شخص کی طرف سے دل پر ایک قسم کی گرانی ہو جاتی ہے اس کو حقد یعنی کینہ کہتے ہیں۔ معالجہ:۔ اس شخص کا قصور معاف کر کے اس سے میل جول شروع کرے گو تکلف سہی۔ چند روز میں کینہ دل سے نکل جاویگا

فصل حسد میں:۔ قال اللہ تعالیٰ ومن شر حاسد اذا حسد۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحاسدوا۔ رواہ البخاری۔

ماہیت:۔ کسی شخص کی اچھی حالت کا ناگوار گذرنا اور یہ آرزو کرنا کہ یہ اچھی حالت اسکی زائل ہو جاوے۔ معالجہ:۔ گو تکلف ہی سہی اس شخص کی خوب تعریف کیا کرو اور اس کے ساتھ خوب احسان سلوک تواضع سے پیش آؤ۔ ان معاملات سے اس شخص کے قلب میں تمہاری محبت پیدا ہوگی اور حسد جاتا رہے گا۔

فصل حب دنیا میں:۔ قال اللہ تعالیٰ وما الحیوٰۃ الدنیا الا متاع الغرور الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر۔ رواہ مسلم۔ ماہیت دنیا جس چیز میں فی الحال حظ نفس ہو اور آخرت میں اس کا کوئی نیک ثمرہ مرتب نہ ہو وہ دنیا ہے۔ معالجہ:۔ موت کو کثرت سے یاد کرے اور مدتوں کیلئے منصوبے اور سامان نہ کرے۔

۱؎ از کاتب الحروف ۱۲ ۲؎ اور پناہ مانگتا ہوں میں حاسد کے شر سے جب حسد کرے اور فرمایا رسول علیہ السلام نے آپس میں حسد نہ کرو۔ ۱۲ ۳؎ اور نہیں ہے زندگانی مگر دھوکے کی پونجی اور فرمایا رسول علیہ السلام نے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ۱۲۔

فصل بخل میں۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ وَ
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ السلام والبخیل بعیدٌ من اللہ بعیدٌ من
الجنۃ بعید من الناس قریب من النار۔ رواہ الترمذی ماھیت جس
چیز کا خرچ کرنا شرعاً یا مروتاً ضروری ہو اس میں تنگدلی کرنا۔ معالجہ۔ مال کی محبت
کو دل سے نکالے اور حب مال کے نکالنے کا وہی طریق ہے جو معالجہ حب دنیا میں مذکور ہوا
فصل حرص میں۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖ
اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا الایۃ۔ وقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یھرم ابن آدم ویشب منہ اثنان الحرص علی المال
والحرص علی العمر۔ متفق علیہ۔
ماھیت۔ قلب کا مشغول ہونا مال وغیرہ کے ساتھ۔ معالجہ خرچ گھٹا دے اگر بہت
زیادہ آمدنی کی فکر نہ ہو۔ اور آئندہ کی فکر نہ کرے کہ کیا ہوگا۔ اور یہ سوچے کہ حریص طامع
ہمیشہ ذلیل وخوار رہتا ہے۔ فصل حب جاہ میں۔ قال اللہ تعالیٰ تِلْکَ الدَّارُ
الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَۃُ
لِلْمُتَّقِیْنَ الایۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی

جو بخل کرتا ہے وہ نہیں بخل کرتا مگر اپنے آپ سے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بخیل
دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے قریب ہے دوزخ سے ۱۲ ہرگز نہ بڑھا اپنی
آنکھیں اس چیز کی طرف جس سے ہم نے نفع دیا ان کافروں کے مختلف گروہوں کو آرائش زندگانی دنیا کی اور
فرمایا رسول اللہ علیہ السلام نے آدمی بوڑھا ہوتا رہتا ہے اور اسکی دو چیزیں جوان رہتی ہیں حرص کرنا
مال پر اور حرص کرنا عمر پر ۱۲ اور وہ جو دار آخرت ہے کر دیں گے ہم اس کو ان ہی لوگوں کیلئے جو نہیں چاہتے
بڑائی زمین میں اپنی بڑائی اور نہ فساد اور انجام کار ہے متقیوں ہی کیلئے اور فرمایا رسول علیہ السلام نے

غنم بافسد لہا من حرص المرء علے المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی

ماھیت:۔ لوگوں کے دلوں کا مسخر ہو جانا جس سے وہ لوگ اس کی تعظیم و اطاعت کریں۔ معالجہ:۔ یوں سوچے کہ جو لوگ میری تعظیم و اطاعت کر رہے ہیں تو یہ رہیں گے نہ میں رہوں گا پھر ایسی موہوم و فانی چیز پر خوش ہونا نادانی ہے۔ اور دوسرا علاج یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے کہ شرع کے خلاف تو نہ ہو مگر عرفاً اس شخص کی شان کے خلاف ہو، اس سے لوگوں کی نظر میں ذلیل ہو جاوے گا۔ مگر مقتدا کو ایسا کام کرنا زیبا نہیں دین میں فتور پڑے گا۔

فصل ریا میں:۔ قال اللہ تعالیٰ یُرَاۤءُوْنَ النَّاسَ الآیۃ وَقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یسیر الریاء شرک رواہ ابن ماجۃ۔

ماھیت:۔ اللہ تعالیٰ کی طاعت میں یہ قصد کرنا کہ لوگوں کی نظر میں میری قدر ہو جائے۔ معالجہ:۔ حب جاہ کو دل سے نکالے کیونکہ ریاء اسی کا شعبہ ہے اور عبادت پوشیدہ کیا کرے یعنی جو عبادت کہ جماعت سے نہیں ہے اور جس عبادت کا اظہار ضرور ہے اس کے لئے ازالۂ حب جاہ کافی ہے۔ ایک طریق معالجہ کا حضرت سیدی مرشدی مولائی الحاج حافظ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم کا ارشاد فرمودہ ہے وہ یہ کہ جس عبادت میں ریاء ہو اس کو خوب کثرت سے کرے پھر نہ کوئی التفات کریگا نہ اس کو یہ خیال رہے گا وہ چند روز میں ریاء سے عادت پھر عادت سے عبادت اور اخلاص بن جاوے گی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ) دو بھوکے بھیڑیے کہ بکریوں کے گلے میں چھوڑ دیئے جائیں اس قدر گلے کو نقصان نہیں کرتے جتنا آدمی کی حرص مال پر اور جاہ پر اس کے دین کو تباہ کر دیتی ہے ۱۲ حاشیہ صفحہ ہذا ۱؎ دکھاتے ہیں وہ لوگوں کو اور فرمایا رسول علیہ السلام نے بتحقیق تھوڑی ریا بھی شرک ہے

فصل تکبر میں:۔ قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ وَقَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر رواہ مسلم۔ **ماہیت**:۔ اپنے کو صفات کمال میں دوسرے سے بڑھکر سمجھنا۔ **معالجہ**:۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرے اس کے مقابلہ میں اپنے کمالات کو ہیچ پائیگا اور جس شخص سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اس کے ساتھ تعظیم و تواضع سے پیش آوے یہاں تک کہ اس کا خوگر ہوجاوے۔

فصل عجب میں:۔ قال اللہ تعالیٰ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ الآیۃ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما المھلکات فھوی متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسہ وھی اشدھن۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان **ماہیت**:۔ اپنے کمال کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس کا خوف نہ ہونا کہ شاید سلب ہو جاوے۔ **معالجہ**:۔ اس کمال کو عطائے خداوندی سمجھے اور اس کی استغنائے قدرت کو یاد کرکے ڈرے کہ شاید سلب ہو جائے۔

فصل غرور میں:۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التجافی عن دار الغرور رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ **ماہیت**:۔ جو اعتقاد خواہش نفسانی کے موافق ہو اور اسکی طرف طبیعت مائل ہو کسی شبہ اور شیطان کے دھوکے کے سبب

---

[1] کاتب محروف ۱۲ منہ جبکہ بیلا معلوم ہوا تم کو تعداد زیادہ ہونا اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے رہیں تین مہلکہ وہ خواہش ہے جسکی پیروی کی جائے اور بخل ہے جس کے موافق عمل ہو اور آدمی ہو اپنا اچھا سمجھنا آدمی کا اپنے آپ کو اور یہ ان سب سے بڑھکر ہے ۱۲ منہ اور نہ دھوکا دے تمکو اللہ کی باتوں میں شیطان اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ رہنا دھوکے کے گھر سے یعنی دنیا سے ۱۲

اس پر نفس کو اطمینان حاصل ہونا۔ معالجہ: ہمیشہ اپنے اعمال و احوال کو قرآن و حدیث و بزرگان دین کے اقوال و افعال سے ملاتا رہے ان رزائل کے ازالہ سے باقی رزائل سب دفع ہو جاویں گے۔ چنانچہ ظاہر ہے ان اوصاف حمیدہ و ذمیمہ کو کسی بزرگ نے دو رباعیوں میں اختصار و اجمال کے ساتھ جمع فرمایا ہے وہ رباعیاں قابل یاد رکھنے کے بلکہ وظیفہ بنانے کے ہیں

رباعی

خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم ۔۔۔ نُہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین ۔۔۔ تفویض و توکل و رضا و تسلیم

رباعی

خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ۔۔۔ دہ چیز برون کن از درون سینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ۔۔۔ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

فصل: جاننا چاہیے کہ مقام مراقبہ کے متعلق دو چیزیں اور ہیں۔ ایک مشارطہ کہ مراقبے سے پہلے ہے۔ دوسرے محاسبہ جو مراقبے کے بعد ہے۔ مشارطہ یہ کہ روزانہ صبح کو اٹھ کر تھوڑی دیر تنہائی میں بیٹھ کر اپنے نفس کو خوب فہمائش کرے کہ دیکھ فلاں فلاں کام کیجیو، فلاں خلاف مت کیجیو، اس کے بعد مراقبہ یعنی نگہداشت اس معاہدہ کی رکھنا چاہیے جب دن ختم ہو پھر سوتے وقت محاسبہ کرے یعنی صبح سے شام تک جو اعمال کئے ہیں ان کو تفصیلاً یاد کرے جو نیک کام کئے ہوں ان پر شکر الٰہی بجا لاوے۔ جو برے کام کئے ہوں یا نیک کاموں میں کوئی آمیزش ہو گئی ہو اس پر نفس کو ملامت و زجر و توبیخ کرے اور اگر خالی زجر و توبیخ کافی نہ ہو تو کچھ مناسب سزا بھی تجویز کرکے عملدرآمد کرے قال اللہ تعالیٰ وَلْتَنْظُرْ[1] نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (از احیاء العلوم)

---

[1] چاہیے کہ دیکھ بھال لے ہر شخص کیا چیز آگے بھیجی ہے کل (قیامت) کے لئے ۱۲

تیسرا باب مسائل فرعیہ میں

اس باب میں بعض بعض ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ چند فصلوں میں
فصل: بعد وصول کے مردود نہیں ہوتا جو مردود ہوا وصول سے پہلے ہوا۔ فصل: اولیا
کو عبادت میں دوسروں سے زیادہ ثواب ملتا ہے کیونکہ عبودیت و اخلاص زیادہ ہوتا
ہے۔ فصل: خرق عادت کئی قسم پر ہے ایک قسم کشف ہے وہ دو طرح ہے۔ کشف
کونی، کشف الٰہی۔ کشف کونی یہ کہ بعد مکانی یا زمانی اس کیلئے حجاب نہ رہے کسی چیز کا
حال معلوم ہو جائے۔ کشف الٰہی یہ کہ علوم و اسرار و معارف متعلق سلوک کے یا متعلق
ذات صفات کے اس کے قلب پر وارد ہوں۔ یا عالم مثال میں یہ چیزیں متمثل ہو کر
مکشوف ہوں۔ دوسری قسم الہام ہے کہ صوفی کے قلب پر اطمینان کے ساتھ کوئی علم
القا ہو۔ کبھی ہاتف غیبی کی آواز سن لیتا ہے۔ تیسری قسم تصرف تاثیر ہے یہ دو طرح
ہے تاثیر کرنا باطن مرید میں جس سے اسکو حق تعالٰے کی طرف کشش پیدا ہو اور تاثیر
کرنا دوسری اشیائے عالم میں خواہ ہمت سے یا دعا سے، بے شمار حکایتیں اس
باب میں اولیا اللہ سے منقول ہیں۔

فصل: کشف و الہام سے علم ظنی حاصل ہوتا ہے اگر موافق قواعد شرعیہ
کے ہے۔ قابل قبول ہوگا، ورنہ واجب الترک ہے اور اگر قواعد شرعیہ کے خلاف ہو

---

[1] اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ ۱۲ ترمذی [2] تاریخ بخاری [3] بعض صحابہ نے خواب میں اذان دیکھی اور حضور
کے قبول فرمانے اسپر عمل ہوا ۱۲ ترمذی اور صحابہ کو غسل نبوی میں تردد ہوا کہ کپڑے اتاریں یا نہیں ہاتف کی
آواز سنی کہ مع کپڑوں کے غسل دیں اسپر عمل ہوا [4] کیونکہ شریعت وحی ہے منسوخ نہیں ہوسکتی

لیکن خود کشف کشف میں باہم اختلاف ہوا تو اگر وہ دونوں کشف ایک شخص کے ہیں تب تو اخیر کشف پر اعتماد ہوگا اور اگر وہ دونوں کشف دو شخصوں کے ہیں تو صاحب صحو کا کشف بہ نسبت صاحب سکر کے قابل عمل ہے اور اگر دونوں صاحب صحو ہیں تو جس کا کشف اکثر شرع کے موافق ہوتا ہو وہ قابل اعتبار ہے اور اگر اس میں بھی دونوں برابر ہیں تو جس شخص میں آثار قرب الٰہی و قبولیت کے زیادہ پائے جاویں اسکے کشف کو ترجیح ہوگی اور اگر اس میں بھی برابر ہیں تو جسکو اپنا دل قبول کرے اسپر عمل جائز ہے۔ اور اگر ایک کشف ایک شخص کا، دوسرا کشف کئی شخصوں کا ہو تو جماعت کے کشف کو قوت ہوگی۔ البتہ اگر وہ تنہا سب سے اکمل ہے تو اس کے کشف کو ترجیح ہوگی۔ **فصل**: خوارق کا ہونا ولایت کیلئے ضروری نہیں۔ بعض صحابہ سے عمر بھر میں ایک خرق عادت بھی واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ وہ سب اولیاء سے افضل ہیں فضیلت کا مدار قرب الٰہی و اخلاص عبادت پر ہے خوارق اکثر جوگیوں سے بھی واقع ہوتے ہیں۔ یہ ثمرہ ریاضت کا ہے۔ خرق عادت کا رتبہ ذکر قلبی سے بھی کم ہے صاحب عوارف نے غیر اہل خرق کو اہل خوارق سے افضل کہا ہے۔ عارفین کی بڑی کرامت یہ ہے کہ شریعت پر مستقیم ہوں اور بڑا کشف یہ ہے کہ طالبان حق کی استعداد معلوم کر کے اس کے موافق ان کی تربیت کریں۔

شیخ اکبر نے لکھا ہے کہ بعضے اہل کرامت نے مرنے کے وقت تمنا کی ہے کہ کاش ہم سے کرامتیں ظاہر نہ ہوتیں۔ رہا یہ شبہ کہ پھر اولیاء کا اولیاء ہونا کس طرح معلوم ہو

ملے صرف یہ قضیہ شرطیہ کا تب الحروف کا قول ہے ملے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون۔ الآیۃ

سو اوّل تو ولایت ایک امر مخفی ہے اس کے معلوم ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور اگر معلوم کرنے سے یہ مقصود ہے کہ ہم ان سے مستفید ہوں تو ان کی صحبت و تعلیم سے شرف حاصل کرو جب اپنی حالت روز بروز متغیر پاؤ گے خود ہی معلوم ہو جاویگا کہ یہ شخص صاحب تاثیر ہے

فصل طریق تلاش پیر۔ کمال باطنی کا حاصل کرنا جب ضرور ٹھیرا اور عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بے توسیل پیر کے یہ راہ قطع نہیں ہوتی اس لئے پیر کا تلاش کرنا ضرور ٹھیرا۔ طریق اس کا یوں ہے کہ اکثر درویشوں سے جن پر احتمال کمال کا ہو ملتا رہے اور کسی کی عیب جوئی اور انکار میں مبادرت نہ کرے مگر جلدی سے بیعت بھی نہ کرے۔ اول یہ دیکھے کہ شریعت پر مستقیم ہے یا نہیں، اگر مستقیم نہیں اس سے علیحدہ ہو گو خوارق وغیرہ اس سے صادر ہوتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ؎ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا اَوْ كَفُوْرًا الآیۃ وَقَالَ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۔ اور اگر شرع پر مستقیم ہے تو خود اس کا نیک اور ولی ہونا تو ثابت ہو گیا۔ مگر اس شخص کو تو ضرورت تربیت و تکمیل کی ہے۔ اس لئے ابھی بیعت نہ کرے بلکہ یہ بھی دیکھے کہ اس کی صحبت سے قلب میں کچھ اثر (یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت، دنیا و معاصی سے نفرت) پیدا ہوتا ہے اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ لیکن اکثر عوام کو تھوڑی صحبت میں اس کا محسوس کرنا دشوار ہے۔ اس وقت یوں چاہیے کہ اس کے مریدوں میں سے جنکو عاقل راست گو دیکھے اس سے شیخ کی تاثیر کا حال دریافت کرے۔

ملہ اور مت کہا مان ان میں سے کسی گنہگار کا اور نہ کسی کافر کا۔ اور فرمایا اللہ نے اور نہ کہا مان اس کا جسکے دل کو ہم نے غافل کر دیا اپنی یاد سے اور وہ اپنی خواہش کا پیرو ہے اور ہے اس کا کام حد سے بڑھا ہوا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
اور حدیث میں ہے اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ۔ اگر کوئی معتبر آدمی شہادت دے اس کا اعتبار کرے اور جو بہت سے آدمی ویسی شہادتیں دیں تو زیادہ اطمینان کا باعث ہے مگر وہ گواہی دینے والے قرائن سے سچے معلوم ہوتے ہوں۔ مریدان می پرانند کے مصداق نہ ہوں (اس اطمینان کے بعد اس سے بیعت ہو جاوے اور اس کے ارشاد کے موافق عملدرآمد کرے۔

فصل تعدد پیر میں :- اگر ایک شیخ کی خدمت میں خوش اعتقادی کے ساتھ ایک معتد بہ مدت تک رہا مگر اس کی صحبت میں کچھ تاثیر نہ پائی تو دوسری جگہ اپنا مقصود تلاش کرے کیونکہ مقصود خدائے تعالیٰ ہے نہ شیخ۔

رُباعی

باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ! | ورز تو نرمید صحبت آب و گلت
زنہار ز صحبتش گریزاں میباش | ورنہ کند روح عزیزاں بحلت

لیکن شیخ اول سے بد اعتقاد نہ ہو ممکن ہے کہ وہ کامل مکمل ہو مگر اس کا حصہ وہاں نہ تھا۔ اسی طرح اگر شیخ کا انتقال قبل حصول مقصود کے ہو جاوے یا ملاقات کی امید نہ ہو جب بھی دوسری جگہ تلاش کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ قبر سے فیض لینا کافی ہے۔ دوسرے شیخ کی کیا ضرورت ہے کیونکہ قبر سے فیض تعلیم نہیں ہو سکتا۔ البتہ صاحب نسبت کو احوال کی ترقی ہوتی ہے۔ سو یہ شخص

حاشیہ پس پوچھ لو اہل علم سے۔ اگر ہو تم نہیں جانتے۔ ۱۲
حاشیہ نادانی جہل کی شفا اور دوا سوال کرنا اور دریافت کر لینا ہے اور دواؤں سے ۱۲

تو ابھی تعلیم کا محتاج ہے، ورنہ کسی کو بھی بیعت کی ضرورت نہ ہوتی، لاکھوں تفسیریں یا کاملین بلکہ انبیاء کی موجود ہیں۔

فصل۔ اور بلا ضرورت محض براہ ہوسناکی کئی کئی جگہ بیعت کرنا بہت بُرا ہے، اس سے بیعت کی برکت جاتی رہتی ہے اور شیخ کا قلب مکدر ہوجاتا ہے اور نسبت قطع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ہرجائی مشہور ہوجاتا ہے۔

فصل۔ اور اگر شیخ کی صحبت سے قلب میں کچھ تاثیر معلوم ہوتی ہو اس کی صحبت کو غنیمت سمجھے اور اس کے عشق و محبت کو دل میں مستحکم کرے اور اس کی پوری پوری اطاعت کرے اور اس کو خوش رکھے کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو اس کے تکدر کا باعث ہو کہ اس سے فیوض بند ہوجاتے ہیں۔ سورۂ حجرات کی اول کی آیتوں میں آداب نبویہ بتلائے گئے ہیں شیخ چونکہ خلیفہ کامل نبی کا ہے اس کی محبت و ادب کا بھی وہی حکم ہے۔

فصل۔ مشہور ہے کہ اپنے پیر کو سب سے افضل سمجھے۔ ظاہراً اس میں اشکال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ۔ پس سمجھنا چاہئے کہ اگر اس کو محبت میں ایسا سمجھا تو معذور ہے اور غلبۂ سکر نہیں ہے۔ تو اتنا سمجھے کہ میری تلاش سے زندہ لوگوں میں اس سے زیادہ نفع پہنچانے والا شخص مجھ کو نہیں مل سکتا ھکذا افاد سیدی سندی مرشدی شیخی العالم الحافظ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم۔

فصل۔ اپنے شیخ سے اگر احیاناً کوئی فعل قابل اعتراض سرزد ہوجائے تو اعتراض نہ کرے حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کا واقعہ یاد کرے۔ ؎

آن پسر را کش خضر ببرید حلق — سر آن را در نیابد عام خلق

گر خضر در بحر کشتی را شکست — صد درستی در شکست خضر ہست

[illegible]

یا تو تاویل کرے یا یوں سمجھ لے کہ اولیاء معصوم نہیں ہوتے ہیں اور توبہ سے سب معاف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ اس شیخ کیلئے ہے جو شرع کا پابند صاحب استقامت ہو۔ اور اتفاقاً اس سے کوئی فعل ہو جاوے اور اگر اس نے فسق و فجور کو عادت بنا رکھا ہے۔ وہ ولی نہیں اس کے قول و فعل کی تاویل کچھ ضرور نہیں اس سے علیٰحدگی اختیار کرے۔

فصل۔ جس طرح اولیاء کے آداب میں تقصیر ممنوع ہے۔ اسی طرح افراط و غلو اور بھی بدتر ہے کہ اس میں اللہ و رسول کی شان میں تفریط ہوتی ہے مثلاً ان کو عالم الغیب سمجھنا اس سے کفر لازم آتا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ یا ان کو کسی چیز کے موجود یا معدوم کر دینے پر یا اولاد و رزق وغیرہ دینے پر یا خدا سے زبردستی دلانے پر قادر سمجھنا یہ بھی کفر ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ یا ان کے ساتھ عبادت کے طریقوں میں کوئی طریق برتنا مثلاً ان کی منت ماننا یا ان کا یا ان کی قبر کا طواف کرنا یا ان سے دعا مانگنا یا ان کے نام کو عبادۃً جپنا یہ سب بعض معصیت و بدعت اور بعض کفر و شرک کے طریقے ہیں قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

ف فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں جانتے جو آسمان اور زمین میں ہیں غیب کی باتیں مگر اللہ اور فرمایا کہہ دے محمد کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب کی بات جانتا ہوں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وہ اللہ کے ذرا سے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنے کا کہ خود اللہ چاہے ۱۲ ف فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہہ دے محمد کہ میں نہیں مالک ہوں اپنے لئے نفع کا اور نہ ضرر کا۔ مگر جتنا اللہ چاہے ۱۲ ف تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے طواف کرنا نماز کی مثل عبادت ہے اور فرمایا کہ دعا بھی عبادت ہے ۱۲

علیہ وسلم طواف البیت صلوٰۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الدعاء ھو العبادۃ ثم تلا قولہ تعالیٰ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ وَقَالَ اللہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ

فصل :۔ ولی کبھی کسی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔ نہ عبادت کبھی معاف ہو سکتی ہے بلکہ خواص کو زیادہ عبادت کا حکم ہے۔ البتہ مجذوب کہ مسلوب الحواس ہوتا ہے، معذور ہے نہ ولی معصوم ہوتا ہے نہ صحابہ کے مرتبے کو کوئی ولی پہنچ سکتا ہے لقولہ تعالیٰ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ وقولہ علیہ السلام خیر القرون قرنی ولاجماعھم علی ان الصحابۃ کلھم عدول ولقول عبد اللہ بن المبارک من التابعین الغبار الذی دخل انف فرس معاویۃ خیر من اویس القرنی وعمر المروانی۔

فصل :۔ قبریں اونچی اونچی اور ان پر گنبد بنانا، عرس میں دھوم دھام کرنا، بہت سی روشنی کرنا، جیسا آج کل رائج ہے زندے یا مردے کو سجدہ کرنا سب ممنوع ہے۔ البتہ زیارت کرنا اور ایصال ثواب کرنا اور اگر صاحب نسبت ہو ان سے فیض لینا یہ سب اچھی باتیں ہیں۔

ملے اور فرمایا تمہارے رب نے مجھے مانگو میں قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب داخل ہونگے جہنم میں ذلیل ہو کر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اور جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا وہ بندے ہیں تمہاری مثل ۱۲ ملے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم لوگ بہترین امت ہو اور حضور علیہ السلام نے فرمایا سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے اور اس لئے کہ سب کا اجماع ہے کہ صحابہ سبکے سب عادل ہیں اور بسبب قول عبد اللہ بن مبارک کے جو تابعین میں سے ہیں کہ جو غبار حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں گیا وہ بہتر ہے حضرت اویس قرنی اور حضرت عمر بن عبد العزیز مروانی سے۔ ۱۲

فصل:- پیر بھی فارغ نہ بیٹھ رہے۔ کمالات میں ترقی کرتا رہے۔ قال اللہ تعالیٰ[1] قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ دعویٰ کمال کا نہ کرے ہاں اظہار نعمت میں مضائقہ نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ[2] فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ و قال تعالیٰ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور اشاعت طریقہ پر حریص رہے۔ قال اللہ تعالیٰ[3] حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ مریدوں کے ساتھ شفقت محبت سے رہے۔ قال اللہ تعالیٰ[4] بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ان کی خطا و قصور سے درگذر کرے۔ قال تعالیٰ[5] وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ الآیۃ دنیا داروں کی خاطر سے انکو علیحدہ نہ کرے قال تعالیٰ[6] وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ اِلٰی قولہ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور مریدوں سے متوقع دنیا طالب نفع دنیوی کا نہ ہو[7] قال تعالیٰ تُرِیْدُوْنَ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا و قال لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اور ایذائے خلق پر صبر کرے۔ لقولہ علیہ السلام رحم اللہ اخی موسیٰ لقد اوذی باکثر من ھذا فصبر۔ اپنے کو متانت و وقار سے رکھے ورنہ مریدوں کی نظر میں بے وقعتی ہونے سے ان کو فیض نہ ہوگا۔

---

[1] فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہہ اے محمد اے رب بڑھا دے میرا علم ۱۲ [2] فرمایا اللہ تعالیٰ نے مت پاکی بیان کرو اپنے نفسوں کی اور فرمایا اور جو نعمت تمھارے رب کی ہے اسکو بیان کر ۱۲ [3] فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ حریص ہیں تمھاری بھلائی پر ۱۲ [4] فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر شفیق اور مہربان ہیں ۱۲ [5] فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر ہوتے تم تندخو سخت دل بیشک جدا ہو جاتے لوگ تمھارے پاس سے پس معاف کرو ان کے قصور کو ۱۲ [6] فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ ہٹاؤ اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام چاہتے ہیں اس کی ذات کو نہیں ہے تم پر ان کا کچھ حساب اور نہ ان پر ہے تمھارا حساب کچھ جو ہٹاؤ تم انکو اور ہو جاؤ نا انصافوں سے ۱۲

[7] فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہتے ہو زیب و زینت دنیا کی اور فرمایا نہیں مانگتا ہوں اس پر کسی قسم کا بدلہ ۱۲

لما ورد[1] فی حقہ علیہ السلام من یراہ من بعید ھابہ ومن یراہ من قریب احبہ ونحوہ۔ اور ایک مرید کو دوسرے پر ترجیح دے۔ لقولہ[2] تعالیٰ عَبَسَ وَتَوَلّٰی البتہ اگر ایک کو خدا کی طلب زیادہ ہے اسکو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں اور اس کو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں اور ایسی حرکت نہ کرے جس سے خلقت کو بدا عتقادی ہو کہ اس میں طریق ارشاد مسدود ہوتا ہے قال اللّٰہ تعالیٰ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ اول باب سے یہاں تک یہ مضامین ارشاد الطالبین کے ہیں جو قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی عمدہ تصانیف سے ہے۔

فصل تصور شیخ میں۔ اس کو برزخ اور رابطہ اور واسطہ بھی کہتے ہیں اس کے یہ معنی تو آج تک کسی محقق نے نہیں فرمائے کہ خدائے تعالیٰ کو پیر کی شکل میں سمجھے یہ تو محض باطل ہے اور اگر اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ[3] سے دھوکہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ صورت ناک منہ ہی کو نہیں کہتے۔ شعرا یہ بولتے ہیں اس مسئلے کی یہ صورت ہے حالانکہ اس مسئلہ کی ناک منہ نہیں ہے بلکہ صورت کے معنی صفت کے بھی آتے ہیں تو انسان کو آخر سمیع البصیر وغیرہ عنایت ہوا ہے اس لئے اسکو صورت حق کہا گیا۔ غرض یہ معنی تصور شیخ کے بالکل بے اصل ہیں۔ کتب فن میں استقدر مذکور ہے کہ شیخ کی صورت اور اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرنے سے اس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے اور نسبت قوی ہوتی ہے اور قوت نسبت سے طرح طرح کے برکات ہوتے ہیں۔

---

[1] کیونکہ رسول علیہ السلام کے حق میں حدیث میں آیا ہے کہ جو دیکھتا تھا آپ کو دور سے خوف کیا کرتا تھا اور جو دیکھتا تھا نزدیک سے محبت کرتا تھا یا ایسا ہی کچھ مضمون ہے [2] تیور چڑھائے اور منہ موڑا [3] بلانے والے اللہ کی طرف [4] تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم اپنی صورت پر

اور بعض محققین نے تصور شیخ میں صرف یہ فائدہ فرمایا ہے کہ ایک خیال دوسرے خیال کا دافع ہوتا ہے اس سے یکسوئی میسر ہو جاتی ہے۔ اور خطرات دفع ہو جاتے ہیں، چنانچہ[1] حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب قدس سرہ نے کشکول میں یہی حکمت فرمائی ہے اس کے بعد فرماتے ہیں وہرچند برزخ لطیف تر بود از معانی معقولہ بود کار نیکو بود وہرچند کثیف بود از صور مرئیہ بود کار زبون تر بود بہرحال اس میں جو کچھ حکمت و فائدہ ہو، راقم کا تجربہ ہے کہ یہ شغل خواص کو تو مفید ہوتا ہے اور عوام کو سخت مضر کہ صورت پرستی کی نوبت آجاتی ہے اسی واسطے امام غزالی وغیرہ محققین نے عوام اعدا انبیاء کیلئے ایسے اشغال کی تعلیم سے منع فرمایا ہے جس سے کشف وغیرہ ہوتا ہے اس لئے عوام کو تو بالکل اس سے بچانا چاہئے اور خواص بھی اگر کریں تو احتیاط کی حد تک محدود رکھیں، اس کو حاضر و ناظر اور ہر وقت اپنا معین و دستگیر نہ سمجھ لیں، کیونکہ کثرت تصور سے کبھی صورت مثالیہ روبرو حاضر ہو جاتی ہے کبھی تو وہ محض خیال ہوتا ہے اور کبھی کوئی لطیفہ غیبی اس شکل میں متمثل ہو جاتا ہے۔ اور شیخ[2] کو اکثر اوقات خبر تک بھی نہیں ہوتی اس مقام پر اکثر ناواقف لوگوں کو لغزش ہو جاتی ہے۔

فصل۔ عورتوں کو دست بدست بیعت نہ کرنا چاہیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] جواہر غیبی ۱۲ [2] یجب علی الشیخ ان یتقرب فی المرید فان لم یکن ذکیا فتن فمکن من اعتقاد الظاہر لم یشغلہ بالذکر والفکر بل یرد الی الاعمال الظاہرة والاوراد والمتواترة او یشغلہ بخدمة المریدین الخ ۱۲ احیاء [3] جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے وقت اصرار زلیخا کے حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت دیکھی، اور شرما گئے۔ یقیناً وہ حضرت یعقوب علیہ السلام نہ تھے۔ اگر حضرت یعقوب علیہ السلام ہوتے تو ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا مصر میں معلوم ہونا چاہیئے۔ پھر پریشان ہونا اور بیٹوں سے جستجو کرنے کے لئے ارشاد فرمانا کیا معنی خوب سمجھ لو ۱۲ منہ

کبھی کسی عورت کو بیعت میں ہاتھ نہیں لگایا۔ اجنبی عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے
صاحب محبوب السالکین می نویسد۔ بیعت کنانیدن نسوان این ست اگر شیخ
غائب است بوکالت محارم نسبی یا رضاعی بیعت کند و آنچه شرائط است بگوید و باید
خرقہ دامنی دہد و اگر نسوان حاضراند و پردہ مرید کند بیعت دست نہ کند چنانچہ عہد
با رجال کند با عورت نہ کند و ہم در کتاب مذکور است کہ این در حق مرد است کہ ما را
قبول کردی بعورت امر دہی لبس داست۔

فصل سماع میں:۔ ہر چند یہ مسئلہ اختلافی ہے لیکن اگر مانعین کے دلائل سے
بالکل قطع نظر کر کے اس کو جائز سمجھا جاوے تب بھی تو جواز کے بہت سے شرائط
ہیں۔ انصاف سے دیکھنا چاہئے کہ اس زمانے میں کون مجلس ان آداب و شرائط
کے ساتھ ہوتی ہے نہ اخوان ہیں نہ زمان نہ مکان۔ صرف ایک رسم رہ گئی ہے ہر قسم
کے لوگ مختلف نفسانی اغراض سے جمع ہوتے ہیں اور بزرگوں کے طریقہ کی سخت
بدنامی ہوتی ہے۔ اس مقام پر صرف حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہٗ کا ارشاد
فوائد الفواد سے نقل کئے دیتے ہیں۔

چند چیز موجود شود سماع آنگاہ شنو و آن چیست مسمع است و مسموع و مستمع
و آلہ سماع ست فرمودند مسمع گوینده است می باید کہ مرد تمام باشد کودک و عورت نباشد
اما مسموع آنچہ میگوید باید کہ ہزل و فحش نباشد و اما مستمع آنکہ می شنود باید کہ شنود
مملو باشد از یاد حق و آلہ آلہ سماع و آن مزامیر ست چون چنگ و رباب و مثل آن
باید کہ درمیان نہ باشد این چنین سماع حلال است۔

اب آگے انصاف درکار ہے اور اگر ان شرائط سے بھی قطع نظر کیا جائے تب بھی

سمجھنا چاہیئے کہ سماع میں ایک خاص اثر ہے کہ کیفیت غالبہ کو قوت دیتا ہے۔ اس زمانے میں چونکہ اکثر نفوس میں خبث و حُب غیر اللہ غالب ہے، اسی کو غلبہ ہوگا پھر جب حب غیر اللہ حرام ہے تو اس کے سبب کو کیا فرمائیے گا؟

فصل:۔ خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ استغراق میں ترقی نہیں ہوتی کیونکہ ترقی دوام عمل سے ہے۔ اور اس میں عمل کا انقطاع ہو جاتا ہے

فصل:۔ شارح گلشن راز فرماتے ہیں کہ محض اہل کمال کی تقلید سے بدون غلبۂ حال کے خلاف شریعت کلمات منہ سے نکال کر کافر مت بنو۔ صاحب گلشن راز کا شعر ہے

> **؎** ترا گر نیست احوال مواجید … مشو کافر بنادانی بتقلید۔

فصل:۔ مرج البحرین میں ہے کہ اگر سُکر و غلبہ میں صوفی کے منہ سے کچھ نکل جاوے تو اس پر نہ اعتراض کرو، نہ تقلید، طریق اسلم سکوت ہے۔ راقم کہتا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر اعتراض نہ کرو باقی وہ بات تو ضرور قابل اعتراض ہے خصوصاً جبکہ عوام کو مضر ہو، اس وقت اس کی غلطی ظاہر کر دینا واجب ہے۔

فصل:۔ قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کا انکار کرنا کفر ہے البتہ ظاہر کو تسلیم کرنا اور اس کے باطن کی طرف عبور کرنا محققین کا مسلک ہے۔ مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتے نہیں جاتے۔ اہل ظاہر نے تو کتا پالنے کو بُرا سمجھا مگر دل میں صفات کلبیہ کو ہمیشہ جمع رکھا۔ ان میں تو یہ کسر رہی مگر ایمان موجود ہے جس سے مر پٹ کر جنت تو مل جاویگی۔ منکرین ظاہر نے کتا پالنے کی اجازت دی اور کہا کہ مولوی لوگ حدیث کا مطلب نہیں سمجھے بیت سے مراد قلب ہے اور ملائکہ سے مراد انوار غیبیہ اور کلب سے مراد صفات سبعیہ وغیرہا۔ یہ لوگ شرع کا انکار کر کے کافر اور مستحق جہنم ہوئے۔

محققین نے کہا کہ مطلب تو حدیث کا وہی ہے جو اہل ظاہر سمجھے مگر اس میں غور کرنا چاہئے کہ ملائکہ کو کتے سے کیوں نفرت ہے بصرف اس کے صفات ذمیمہ سبعیہ و نجاست و حرص و غضب وغیرہ کی وجہ سے تو معلوم ہوا کہ یہ صفات مذموم ہیں۔ پھر جب ظاہری گھر میں کتا رکھنا جائز نہیں تو باطنی گھر میں ان صفات کا رکھنا کیسے جائز ہوگا، اس محقق نے ظاہر اکتا پالنے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مدلول مطابقی ہے اور باطناً ان صفات مذمومہ کے ساتھ متصف ہونے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مدلول التزامی ہے۔

فصل:- اہل کشف نے فرمایا ہے کہ ہر لطیفے میں دس دس ہزار حجابات ظلمانی و نورانی ہیں اور لطیفہ قالبیہ کو ملا کر سات لطیفے ہیں تو ستر ہزار حجابات ہوئے ذکر سے ظلمت رفع ہوتی ہے اور نور لطیفے کا سالک کو نظر آتا ہے یہ علامت ان حجابات کے اٹھ جانے کی ہے مثلاً حجاب نفس کا شہوت و لذت ہے اور حجاب دل کا نظر کرنا غیر حق پر اور حجاب عقل کی معانی فلسفہ میں خوض کرنا اور حجاب روح کا مکاشفات عالم مثال کے۔ وعلی ہذا۔ ان میں کسی کی طرف ملتفت نہ ہو مقصود حقیقی کی طرف متوجہ رہے اور غیر مقصود کی نفی کرتا رہے۔ ؎

عشق آن شعلہ است کو چون بر فروخت | ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت!
تیغ لا در قتل غیر حق براند | در نگر آخر کہ بعد لا چہ ماند
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت!! | مرحبا اے عشق شرکت سوز رفت

ملے ہیرانی رنجیں ؟

فصل اقسام حجاب و وقوف سالک میں

فوائد الفواد[1] میں ہے کہ سالک وہ ہے کہ راہ چلے، اور واقف وہ ہے جو بیچ میں اٹک جائے پس جب سالک عبادت میں کوتاہی کرتا ہے اگر جلدی سے توبہ و استغفار کرکے بدستور پھر سرگرم ہوگیا تو پھر سالک بن جاوے گا اور خدانخواستہ اگر وہی غفلت رہی تو اندیشہ ہے کہ کہیں راجع یعنی واپس نہ ہو جاوے اس راہ کی لغزش کے سات درجے ہیں، اعراض، حجاب، تفاصیل، سلب مزید، سلب قدیم، تسلی، عداوت اول اعراض ہوتا ہے، اگر معذرت و توبہ نہ کی حجاب ہوگیا اگر پھر بھی اصرار رہا تو تفاصیل ہوگیا۔ اگر اب بھی استغفار نہ کیا تو عبادت جو ایک زائد کیفیت ذوق کی زائد کیفیت ذوق و شوق کی تھی وہ سلب ہوگئی۔ یہ سلب مزید ہے اگر اب بھی اپنی بیہودگی نہ چھوڑی تو جو راحت و حلاوت کہ زیادتی کے قبل اصل عبادت میں تھی وہ بھی سلب ہوگئی اس کو سلب قدیم کہتے ہیں اگر اس پر بھی توبہ میں تقصیر کی تو جدائی کو دل گوارا کرنے لگا یہ تسلی ہے اگر اب بھی وہی غفلت رہی تو محبت مبدل بعداوت ہوگئی۔ نعوذ باللہ منہا۔

---

[1] جواہر غیبی ۱۲

چوتھا باب ۔ اصلاح اغلاط میں

غلطیاں تو بیشمار ہیں مگر جن میں آج کل لوگ زیادہ مبتلا ہیں ان کی اصلاح چند فصلوں میں مذکور کرتے ہیں فصل: اس غلطی کی اصلاح کہ فقیری میں اتباع شریعت کی ضرورت نہیں. فتوحات میں ہے کل حقیقۃ علی خلاف الشریعۃ زندقۃ باطلۃ اور اسی میں ہے مالنا طریق الی اللہ الا علی الوجہ المشروع لا طریق لنا الی اللہ الا ما شرعہ اسی میں ہے فمن قال ان ثم طریقا الی اللہ خلاف ما شرع فقولہ زور فلا یقتدی بشیخ لا ادب لہ حضرت بایزید فرماتے ہیں لو نظرتم الی رجل اعطی من الکرامات حتی یرتقی فی الہواء فلا تغتروا بہ حتی تنظروا کیف تجدونہ عند الامر والنہی وحفظ الحدود واداء الشریعۃ حضرت جنید فرماتے ہیں الطرق کلہا مسدودۃ علی الخلق الا علی من اقتفی اثر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فتوحات میں ہے فما عند اللہ من لم یحکم بسکانات ذات اللہ ما اتخذ ولیا جاہلا وفیہ ان البطالۃ مع

ــــہ من الانفاس ۱۲ ــــہ قشیریہ ۱۲ ــــہ جو حقیقت شریعت کے خلاف ہو بیدینی اور مردود ہے ۱۲ ــــہ نہیں ہے ہمارے لئے اللہ کی طرف کوئی راستہ مگر شرعی طور سے اور نہیں ہے کوئی راہ ہمارے لئے اللہ کیطرف کو مگر وہی جو اس نے شریعت میں بتلا دیا ہے ۱۲ ــــہ جو شخص کہے کہ ادھر کوئی اور راہ ہے اللہ کی طرف برخلاف اسکے جو شریعت نے بتلا دیا اس کا قول جھوٹا ہے پس ایسے شیخ کو مقتدی نہ بنایا جاوے جسکو ادب نہ ہو ۱۲ ــــہ اگر تم ایسا آدمی دیکھو کہ کرامتیں دیا گیا ہے یہاں تک کہ ہوا میں اڑتا ہے تو دھوکے میں نہ آجاؤ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ امر و نہی اور حفظ حدود اور پابندی شریعت میں کیسا ہے ۱۲ ــــہ سب راہیں بند ہیں کل مخلوق پر سوائے اس کے جو قدم بقدم چلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ۱۲

العلم خیر من العمل مع الجهل (اقتباس) اور اس باب میں ہزاروں ارشادات بزرگوں کے مذکور ہیں کہاں تک لکھا جاوے قشیریہ میں حضرت ذوالنون مصری و سری سقطی وابو سلیمان واحمد ابن ابی الحواری وابو حفص حداد وابو عثمان وثوری وابو سعید خراز سے اور دوسری کتابوں میں مثل دلیل العارفین، ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی ومکتوبات قدوسیہ حضرت شیخ قطب العالم عبد القدوس گنگوہی رح اور قوت القلوب ابوطالب مکی وغیرہ میں یہ مضمون نہایت استحکام کے ساتھ متعدد جگہ منقول ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فقر میں اول علم شریعت پھر عمل شریعت کی سخت ضرورت ہے اور بدون اس کے آگے راہ نہیں کھلتی۔ اور کبھی کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرکے اور طریق بدعت کو اختیار کرکے ولی نہیں ہو سکتا۔ جب بدعت قاطع طریق ہے تو کفر و شرک کا تو کیا پوچھنا ہے آج کل لوگوں نے علم و عمل کے اڑانے کو دو لفظ یاد کئے ہیں۔ علم کی نسبت حجاب اکبر اور عمل کی نسبت دعویٰ آزادی۔

صاحبو! حجاب اکبر کے اگر یہ معنی ہوں تو جتنے بزرگوں کے نام لکھے گئے ہیں وہ جھوٹے بلکہ محجوب ٹھہرتے ہیں یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے حقائق کے قاعدے سے اسکے

لے نہیں ہے اللہ کے نزدیک جو شخص زیادہ ستا ہوا کے علم کو کسی مرتبہ میں کیونکہ اللہ نے نہیں بنایا کسی جاہل کو ولی۔ اللہ اسی فتوحات میں ہے کہ باوجود علم کے بیہودگی کرنا بہتر ہے اس عمل سے جو جہل سے ہو۔ فقط اور یہ اس لئے کہ عالم اگر کوئی بیہودہ بات بھی کرتا ہے تو وہ ایسی اور بیباک نہیں ہوتی کہ کفر و شرک تک نوبت پہنچ جائے اور چونکہ اسکی برائی سمجھتا ہے تو بہ کی امید ہے بخلاف جاہل کے کہ بسا اوقات غیرہ محال نماز روزہ بعض بدعت تجربہ ہوتا ہے اور بعض سے کفر و شرک لازم آجاتا ہے اور چونکہ اسکی برائی سے واقف نہیں۔ اس لئے توبہ بھی نصیب نہیں ہوتی ۱۲

بہت باریک معنی ہیں۔ مگر موٹے سے معنی یہ سمجھو کہ حجاب اکبر اس پردے کو کہتے ہیں۔ جو بادشاہ کے قریب پڑا رہتا ہے کہ وہاں پہنچ کر بادشاہ کا بہت ہی قرب ہو جاتا ہے تو اس میں علم کی مدح ہے یعنی جب علم حاصل کر لیا تو جتنے حجاب تھے سب اٹھ گئے یہاں تک کہ حجاب اکبر تک پہنچ گیا اب ایک تجلی سے حیرت کا غلبہ ہو یہ حجاب بھی اٹھ جاکر واصل ہو جاوے اور جس نے سرے ہی سے علم حاصل نہیں کیا خواہ تحصیل سے یا صحبت علماء سے وہ تو ابھی بہت پردوں کے پیچھے ہے اور بہت دور رہا دعوی آزادی تو آزادی کے معنی باب اصطلاحات میں گذر چکے ہیں کہ قید شہوت و غفلت سے آزاد ہونا ہے نہ کہ احکام محبوب حقیقی سے ۔

گر تو خواہی حری و دل زندگی ۔۔۔ بندگی کن بندگی کن بندگی

زندگی مقصود بہر بندگی ست ۔۔۔ زندگی بے بندگی شرمندگی ست

جز خضوع و بندگی و اضطرار ۔۔۔ اندریں حضرت ندارد اعتبار

ہر کہ اندر عشق یابد زندگی ۔۔۔ کفر باشد پیش او جز بندگی

ذوق باید تا دہد طاعات بر ۔۔۔ مغز باید تا دہد دانہ شجر

اور اگر یہ شبہ ہے کہ علم حقیقت اگر علم شریعت کے خلاف نہیں ہے تو بزرگوں نے اسرار کو کیوں پوشیدہ کیا ہے۔ شریعت تو اظہار کے قابل ہے تو اس کا حل اچھی طرح سمجھ لو کہ ہمارا یہ دعوی نہیں کہ علم شریعت ہی کو علم حقیقت کہتے ہیں بلکہ دعوی یہ ہے کہ علم حقیقت علم شریعت کے خلاف نہیں ہے یعنی یہ نہیں ہے کہ شریعت ایک چیز کو حرام یا کفر کہتی ہے حقیقت میں وہ حلال اور ایمان ہو جاوے۔ مثلاً دیوانی کا قانون اور ہے فوجداری کا اور۔ مگر یہ نہیں کہ جو چیز قانون اول میں جائز ہو وہ قانون دوم میں

تاجائز ہو یا بالعکس۔ ہاں البتہ ہر ایک کے مضامین جداگانہ ضرور ہوں سو یوں تو
شریعت کے مضامین کی نفی نہیں کرتے، پوشیدہ کرنے سے جو شبہ پیدا ہوتا تھا وہ تو رفع
ہوگیا۔ اب یہ بات سمجھ لینے کی ہے کہ پوشیدہ رکھنے کی کیا وجہ ہے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ قابل
اخفا کے تین امر ہوتے ہیں۔ ایک اسرار سو امام غزالی نے اسکی کئی وجوہات فرمائی ہیں۔
جن کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مضامین خلاف شرع تو نہیں ہوتے مگر دقیق زیادہ ہوتے ہیں جو عوام
کے فہم میں نہیں آسکتے اور ان کو مضر ہوتے ہیں دوسرے تعلیم سلوک کے طریقے۔ اس میں
اخفا کی وجہ یہ ہے کہ اعلان میں اسکی بے قدری اور دوسرے طالب کی ہوسناکی کا
احتمال ہے تیسرے ثمرات مجاہدہ و مکاشفات وغیرہ اس کا اخفا بوجہ احتمال زیادہ عجب
کے ہے غرض کسی امر کا اخفا اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ مخالف شرع ہے اور اگر فرضاً
ایسا ہو تو وہ قابل رد و انکار کے ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ جس کو دولت وصول میسر ہوتی
ہے علم شریعت و اتباع سنت سے ہوتی ہے اور اگر کسی بزرگ کا کوئی قول و فعل خلاف
سنت منقول ہے یا تو سکر اور غلبہ حال میں وہ امر صادر ہوا یا وہ حکایات غلط منقول
ہیں یا ان سے کسی باریک مسئلہ میں جہاں دلیل شرعی خفی و دقیق تھی خطائے
اجتہادی ہوگئی جس میں وہ شرعاً معذور ہے اور خدائے تعالیٰ سے ان کو بعید
نہیں ہوا۔ یہاں تو کھلم کھلا مخالفت بلکہ اسکی نفی اور اس کے ساتھ استہزاء و تمسخر کیا
جاتا ہے۔ جس سے کفر ہونے میں شک و شبہ نہیں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ خلاف

سلہ در ارشاد الطالبین فرمودہ علاوہ آنکہ آنچہ بدعت در بعضے اعمال آنہا را یافتہ بناء خطائے اجتہادی
است و مجتہد مخطی معذور است یک درجہ ثواب دارد و مجتہد مصیب دو درجہ ثواب دارند و مگر چنیں باشد عافیت
بر فقہاء بلکہ بر تمام عالم تنگ می شود۔

شرع کوئی کام کرنا درست نہیں مثل طواف قبر و سجدہ مشائخ وغیرہ جن کا ذکر باب مسائل میں آ بھی چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ شیخ کی اطاعت بھی جبھی تک ہے کہ وہ اللہ و رسول کے خلاف نہ کہے، ورنہ اُس شیخ ہی کو سلام رخصت کرنا چاہیے حضرت نوری فرماتے ہیں۔ مَن رأیتہ یدعی مع اللہ تعالیٰ حالۃ تخرجہ عن حد العلم الشرعی فلا تقربن منہ۔ شیخ سعد الدین شرح رسالہ مکیہ میں فرماتے ہیں اگر بنادانی خود کہ جاہل یا اہل بدعت را ارادت آورد یا از دست او خرقہ باطل پوشید باز بخدمت شیخ حق رود تجدید ارادت کند تا گمراہ نشود۔

فصل عورتوں اور مردوں کی مخالطت کا مضر ہونا

جواہر غیبی میں حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص طواف کرتا جاتا تھا اور کہتا تھا اللّٰھم انی اعوذ بک منک کسی نے اس کا حال دریافت کیا کہنے لگا کہ ایک بار کسی امرد حسین کو نظر شہوت سے دیکھا تھا، اسی وقت غیب سے ایک طمانچہ لگا جس سے آنکھ جاتی رہی۔ یوسف بن حسین فرماتے ہیں۔ رأیت آفات الصوفیۃ فی صحبۃ الاحداث ومعاشرۃ الاضداد ورفق النسوان۔ شیخ ابو علی فرماتے ہیں اذا ازداد بلہ۔ وان عیبن الصابہ الخ

---

۱ قشیری۔ ۲ جواہر غیبی۔ ۳ جنکو دیکھو خدا کی محبت اور قرب میں آتی ہے بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ حدود شرعی سے خارج ہے اس کے قریب مت جاؤ۔ ۴ تیسیر۔ ۵ یعنی بے ریش لڑکوں کی صحبت اور بے جوڑ لوگوں سے ملنے میں اور عورتوں سے نرمی برتنے میں [illegible]

حتیٰ لاء الامتنان والحیف یریب به صحبۃ الاحداث مظفر ترمیمی فرماتے ہیں اخس الارفاق ارفاق النسوان علیہ ای وجہ کان کسی نے حضرت شیخ نصیر آبادی سے کہا کہ لوگ عورتوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے دیکھنے میں ہماری نیت پاک ہے انہوں نے فرمایا مادامت الاشباح باقیۃ فان الامر والنہی باق والتحلیل والتحریم مخاطب بہ اور غضب یہ ہے کہ بعض اس کو ذریعہ قرب الٰہی سمجھتے ہیں خدا کی پناہ اگر معصیت ذریعہ قرب الٰہی کا ہو تو سارے زنڈی بھڑوے کامل ولی ہوا کریں اور یہ جو مشہور ہے کہ بدون عشق مجازی کے عشق حقیقی حاصل نہیں ہوتا اول تو یہ قاعدہ کلیہ نہیں دوسرے عشق حلال موقع پر بھی ہو سکتا ہے۔ صرف نکتہ اس قاعدہ میں یہ ہے کہ عشق مجازی سے قلب کے تعلقات متفرقہ قطع ہو جاتے ہیں اور نفس ذلیل ہو جاتا ہے اب صرف ایک بلا کو دفع کرنا رہ جاتا ہے اس کے دفع کرتے ہی کام بن گیا۔ سو یہ غرض تو اولاد بی بی کا ایسی ہر چیز کے ساتھ زیادہ محبت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ غیر عورت اور امرد کی کیا تخصیص ہے اور اگر اتفاقاً بلا اختیار کہیں دل پھنس ہی گیا تو اس وقت مجازی سے حقیقی حاصل ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ محبوب اور محب میں دوری ہو ورنہ وصل و قرب میں تمام عمر اسی میں مبتلا رہے۔ اسی لئے مولانا جامیؒ فرماتے ہیں ؎

دلا باید کہ در صورت نمانی ... وزیں پل زود خود را بگذرانی

یہاں تو ہر روز نیا معشوق تجویز ہوتا ہے۔ بقول شاعر ؎

عہ نرمی اور مہربانی کرنے میں سب سے برا عورتوں سے نرمی اور مہربانی کرنا ہے جس طرح بھی ہو عہ جب تک جسم باقی ہیں امر و نہی باقی ہے اور تحلیل و تحریم کے ساتھ مخاطب ہے ۱۲

زن تو کن لے یار در ہر جب اد | کہ تقویم یا بہینہ نا بید بکار

حظوظ نفسانیہ و لذات شہوانیہ حاصل کرنے کیلئے بزرگوں کے اقوال کو آڑ بنا رکھا ہے اور دل کا حال اللہ کو معلوم ہے اور خود ان سے بھی پوشیدہ نہیں، انصاف اور حق پرستی ہو تو سب کچھ اچھا ہے سہ

خلق را گیرم کہ بفریبی تمام | در غلط اندازی تا ہر خاص و عام
کارہا با خلق آری جملہ راست | با خدا تزویر و حیلہ کے رواست
کارہا او راست باید داشتن | رایت اخلاص و صدق افراشتن

فصل: برزخ مرشد کو خدا جاننا اس غلطی کی اصلاح باب مسائل میں ہو چکی ہے

فصل: جنت و دوزخ کو موجود نہ سمجھنا یہ اعتقاد صریح قرآن مجید کے خلاف ہے اور اگر اس کی تفصیل بدل جا دے تو اس کی تحقیق در باب مسائل میں ہو چکی ہے اس سے اطمینان کر لیجئے۔

فصل: قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھنا موٹی بات ہے اس صورت میں ایسی آیتوں کا کیا مطلب ہوگا مثلاً کِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا۔ یہ کون کہہ رہا ہے اور کس سے کہہ رہا ہے۔ انہی تو یہ ایمان تو گیا ہی تھا عقل بھی گئی، گزرنا، خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص شیطان نے گرا رکھا تھا۔ میں اس کے کان میں دفعیہ کیلئے اذان کہنے لگا، اندر سے شیطان نے پکار کر مجھے چھوڑ دو اس کو قتل کر ڈالو۔ یہ قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔ نعوذ

سلہ تفسیر ۱۲ لہ کھویا دنیا اور آخرت یہی ہے نقصان صریح کھلا ہوا ۱۲

اللہ اکبر قرآن کو حادث اور کلام مخلوق کہنے سے شیطان کو بھی نفرت ہے اور افسوس
کہ آدمی کا ایسا اعتقاد ہو، پھر ولی ہونے کا دعوے۔

فصل ۱۔ ایک غلطی یہ کہ زبان اور پیٹ کی احتیاط نہیں کرتے یعنی زبان سے جو
کلمہ چاہتے ہیں بیباک نکال دیتے ہیں خواہ اس سے کفر ہو جاوے یعنی حق تعالے کی
جناب میں بے ادبی اور گستاخی ہو جاوے، یہ نہیں سمجھتے کہ ؎

بے ادب را اندریں رہ بار نیست — جائے او بردار شد در دار نیست
از خدا جوئیم توفیق ادب — بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ہر کہ گستاخی کند اندر طریق — باشد او در بحر حسرت غریق
ہر کہ گستاخی کند در راہ دوست — رہزن مردان شد و نامرد اوست
بد ز گستاخی کسوف آفتاب — شد عزازیلے ز جرأت رد باب

خصوصاً وحدۃ الوجود کے دعوے میں تو زبان کو لگام ہی نہیں کبھی خدا کو
بندہ بنا دیا، کبھی بندے کو خدا ٹھیرا دیا۔ رباعی

اے بردہ گمان کہ صاحب تحقیقی — واندر صفت صدق و یقین صدیقی
ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد — گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

اس مسئلہ کی جو خاص غرض تھی کہ غیر اللہ کو دل سے نکال دیا جاوے اس کی تو
ہوا بھی نہیں لگتی زبانی جمع خرچ سے کیا ہوتا ہے ؎

از ساحت دل غبار کثرت رفتن — خوشتر کہ بہرزہ در وحدت سفتن
مغرور سخن مشو کہ توحید خدا — واحد دیدن بود نہ واحد گفتن

اور شکم کی بے احتیاطی یہ کہ حلال و حرام کی کچھ پروا نہیں کرتے سود خوار زن بازاری جو کوئی ہو سب کی دعوت تذراتہ قبول کر لیتے ہیں۔ بزرگوں نے صاف فرما دیا ہے کہ بدون اکل حلال انوار الٰہی نصیب نہیں ہوتے۔ شاہ کرمانی فرماتے ہیں:۔

مَنْ[1] غَضَّ بَصَرَہٗ[2] عَنِ الْمَحَارِمِ وَاَمْسَکَ نَفْسَہٗ عَنِ الشَّہَوَاتِ وَعَمَّرَ بَاطِنَہٗ بِدَوَامِ الْمُرَاقَبَۃِ وَظَاہِرَہٗ بِاتِّبَاعِ السُّنَّۃِ وَعَوَّدَ نَفْسَہٗ اَکْلَ الْحَلَالِ لَمْ تُخْطِئْ فِرَاسَتُہٗ۔

فصل:۔ ایک غلطی یہ کہ بعض کا اعتقاد ہے کہ فقیری میں کوئی ایسا درجہ ہے کہ وہاں پہنچکر احکام شرعی ساقط اور معاف ہوجاتے ہیں۔ یہ اعتقاد صریح کفر ہے۔ جب تک کہ ہوش و حواس قائم رہیں ہرگز احکام شرع معاف نہیں ہوسکتے البتہ بے ہوشی کی حالت میں معذور ہے۔ حضرت ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں

عِلْمُ[3] الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ[4] یَدُوْرُ عَلٰی اِخْلَاصِ الْوَحْدَانِیَّۃِ وَصِحَّۃِ الْعُبُوْدِیَّۃِ وَمَا کَانَ غَیْرَ ھٰذَا فَھُوَ الْمَغَالِیْطُ وَالزَّنْدَقَۃُ کسی نے حضرت جنیدؒ سے ذکر کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو واصل ہوگئے اب ہم کو ان ظاہری احکام کی کیا حاجت ہے آپ نے فرمایا بیشک واصل تو ہوگئے مگر جہنم واصل ہوئے خدا رسیدہ نہیں ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ زنا کرنے والا اور چوری کرنے

---

[1] جس نے بچالی اپنی آنکھ نا محرم چیزوں سے اور روکا اپنے نفس کو شہوات و لذات سے اور آباد کیا اپنے باطن کو دوام مراقبے سے اور ظاہر اپنے کو اتباع سنت سے اور خوگر کیا اپنے نفس کو اکل حلال کا اس کی فراست کبھی خطا نہ کریگی ۱۲ [2] تفسیر ۱۲ [3] علم فنا و بقا یعنی علم تصوف کا مدار وحدانیت کے اخلاص و عبودیت کے ٹھیک کرنے پر ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ سب دھوکہ بازی اور بددینی ہے ۱۲ [4] تفسیر ۱۲ [5] براثیث ۱۲

والا بہتر ہے ایسے شخص سے جس کا یہ اعتقاد ہو اور فرمایا کہ اگر میں ہزار برس زندہ رہوں بلا عذر شرعی وظیفہ بھی ناغہ نہ کروں۔

فصل: ایک غلطی یہ ہے کہ اپنے کمالات کا صراحۃً یا اشارۃً دعوے افتخار کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور دوسروں کی تحقیر و توہین قال اللہ تعالیٰ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ البتہ اگر اظہار نعمت کی غرض سے کوئی بات موقع کی کہی جاوے اور اسکو اپنا کمال نہ سمجھیں محض فضل خداوندی سمجھیں مضائقہ نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ بعض جہلا ایک عجیب دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہماری نسبت ایسی قوی ہے کہ گناہ کرنے سے بھی اس میں فتور نہیں آتا اور بعضے کہتے ہیں کہ ہمکو لونڈوں رنڈیوں کے گھورنے سے ترقی ہوتی ہے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نسبت جس کو معصیت سے بقا یا ترقی ہو شیطانی نسبت ہے اور ایسی ترقی کو مکر و استدراج کہتے ہیں خدا کی پناہ! ایسے شخص کے راہ پر آنے کی کوئی امید ہی نہیں۔ عمر بھر اسی دھوکے میں پھنسا رہتا ہے۔ رشحات میں ہے حضرت خواجہ عبید اللہ احرار فرمودند کہ مکر الٰہی دو ہست یکے بہ نسبت عوام و دیگرے بہ نسبت خواص مکرے کہ بہ نسبت عوام است ارداف نعمت ست با وجود تقصیر در خدمت و مکرے کہ بہ نسبت خواص است ابقائے حال ست با وجود ترک ادب حضرت شیخ قطب العالم عبد القدوس گنگوہی فرماتے ہیں۔ درکار مستقیم باش و در شرع مستدیم ہر چند استقامت شرع است در کار ہست نور انوار ست و اسرار اسرار و می آرند مریدے نوے میدید پیش پیر عرضہ داشت کہ من چنین نور می بینم پیر فرمود ایں نور روزگار بد است کہ از حق بغیر اجازت مجیر مریدم چنان کردم نور در پردہ شد مرید پیش بازین حال عرض داشت

پیر بحق رسیدہ فرمود تعالیٰ مرجع دار کہ آن نور حق ست کہ اگر باز نکاب خلاف شرع آن نور مکشوف بودے نور نبودے بلکہ ظلمت بودے حق نبودے باطل بودے

ہرچہ در دل داعیہ شرع نیست وسوسۂ دیو بود بے نزاع۔

فصل :- ایک غلطی یہ ہے کہ احادیث کے بیان کرنے میں نہایت بے احتیاطی ہوتی ہے۔ حدیث کی تحقیق علمائے حدیث سے کرنا چاہئے یہ کسی طرح درست نہیں کہ کسی اردو فارسی کی کتاب یا کسی عربی کی غیر معتبر کتاب میں حدیث کا نام دیکھ لیا اور اس سے استدلال شروع کر دیا۔ بہت سی عجیب و غریب حدیثیں جن کا کہیں پتہ نہیں مشہور ہیں۔ جیسے انا عرب بلا عین۔ اور مثل اس کے جن کے نہ الفاظ کا پتہ نہ معانی کا نشان۔ حدیث شریف میں اس مقدمہ میں سخت وعید آئی ہے۔ من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار اسی قبیل سے یہ دعویٰ کرنا کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کئی ہزار کلمات تصوف کے جو شب معراج میں آپ لائے تھے سب سے علیحدہ تلقین فرمائے اور کوئی اس کے قابل نہ تھا اس دعوے میں کتنے جھوٹ جمع ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ کو کئی ہزار کلمات تصوف کے معراج میں عطا ہوئے۔ مدعی کو اس کی اطلاع کس طرح ہوئی؟ وہاں تو اس قدر ابہام ہے کہ فرشتہ تک کو اطلاع نہیں ہوئی۔ یہ کہاں کھڑے سنتے تھے؟ بھلا ایسے مقام کا راز کس کو معلوم ہو سکتا ہے ؎

اکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز باغباں بلبل چہ گفت و گل چہ شنید و صبا چہ کرد

دوسرا جھوٹ یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آپ نے تلقین خفیہ فرمایا۔ خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے

کچھ خاص باتیں بتلائی ہیں آپ نے نہایت اہتمام سے اس کا انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ کیا ہمارے پاس کوئی خاص چیز نہیں مگر قرآن مجید کا سمجھنا جو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت ہوتا ہے۔ سو یہی فہم ثمرہ تھا اس نور نسبت کا جو بدولت صحبت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے سینے میں پہنچی تھی اور وہی اب تک سینہ بسینہ منتقل ہوتی آئی ہے۔ یہی معنی ہیں اس قول کے کہ تصوف سینہ بسینہ آتا ہے اور یہ نہیں کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوشیدہ باتیں کانا پوسی کے ذریعے سے اب تک آرہی ہیں۔ اگر ایسے بے اصل دعوے کا اعتبار کیا جاوے تو تمام کارخانہ ہی درہم برہم ہوجاتا ہے کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ میاں کتابوں میں گو لکھا ہے کہ جانم بڑا سخی تھا مگر یہ علم سفینہ ہے اور مجھ کو اپنے بزرگوں سے یہ راز سینہ بسینہ پہنچا ہے کہ بڑا کنجوس تھا مگر یہ بات کسی سے کہنا نہیں ورنہ خشک ملانے تم کو جھٹلا دیں گے۔ اس طرح جس چیز کو چاہو سینہ بسینہ سے آؤ پھر کس چیز کا اعتبار رہے گا۔

تیسرا جھوٹ یہ کہ سب صحابہؓ کو نعوذ باللہ نا قابل ٹھیرایا اور قرآن وحدیث سے صحابہؓ کے خصوصاً خلیفۂ اول کے فضائل دیکھو تو سب شبہ جاتا رہتا ہے۔ سیر الاولیا میں ہے کہ فاضل ترین ہمہ امت حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ زاہد و سید اہل تجرید و بادشاہ اہل تفرید شائخ ایشان را مقدم ارباب مشاہدہ میدانند بجا اہرنیا) فصل ۱۰۔ ایک غلطی یہ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا جنت میں دیدار ہوگا اسی طرح دنیا میں دیدار کے قائل ہیں۔ جاننا چاہیے کہ قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے کہ دنیا میں دیدار کی تمنا کی اور لن ترانی جواب ملا۔ حدیث شریف میں موجود ہے۔

سلہ اور اسی فہم کی بدولت حقائق و اسرار قرآنی آپ پر منکشف ہوتے تھے۔

انکم لن ترو اربکم حتی تموتوا۔ یعنی موت سے پہلے کبھی خدا تعالیٰ کو نہ دیکھو گے۔ دوسری حدیث میں ہے۔ حجابہ النور لو کشفہ الاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم اب قرآن وحدیث کے بعد اور کون چیز ہے جس پر یقین آوے۔ قال اللہ تعالیٰ فبای حدیث بعدہ یؤمنون اب عارفین کا کلام سنئے کیا فرماتے ہیں۔ مصباح الہدایہ میں ہے رویت جہان درجہان متعذر است چہ باقی در فانی نہ گنجد اما در آخرت مرفنان را موعود است و کافران را ممنوع۔

کشف الآثار میں ہے: روزے در مجلس جناب ارشاد مآب قبلۂ کونین غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضاہ مذکور شد کہ فلاں مرید آنجناب میگوید کہ من جناب حق سبحانہ تعالیٰ بچشم سر می بینم آنحضرت ورا بحضور خود خواندہ پرسیدند۔ اعتراف نمود پس آنجناب اورا ازیں قول منع فرمودند و عہد گرفتند کہ بار دیگر این چنین نگوید۔ حاضران سوال کردند کہ این مرد محق است یا باطل۔ فرمودند محق است لیکن امر برے ملتبس گشتہ و تفصیل آنست کہ وے بچشم سر نور جمال را دید درہمان وقت از بصیرت کہ رویت قلبی است سوراخی بطرف بصر او پیدا گشت و شعاع بصرش منور شد حق تعالیٰ متصل شد پس آنچہ بصیرتش مشاہدہ کرد مظنون او شد کہ بصر من دیدہ است و فرق نکرد کہ این

حصہ بیشک تم ہرگز نہ دیکھو گے اپنے رب کو جب تک نہ مر جاؤ۔ ؎ حصہ اس کا حجاب نور ہے اگر سے اٹھا دے تو اس کے انوار وہاں تک بصر تک مخلوق کو جلادیں یعنی کل مخلوق کو ۔؎ سے اب اس کے بعد کس بات پر ایمان لاویں گے ۱۲ سے جواہر غیبی ۱۲ سے جواہر غیبی ۱۲

جا دو روایت است، حضرت شیخ قوام الدین کا ارشاد ہے مکاشفہ نیست کہ رویت حق سبحانہ وتعالیٰ ادراک کنند و دریابند ہر چہ خواہی نام رویت قلبی را خواہ رویت بصیرت خواہ مکاشفہ خواہ مشاہدہ، باصطلاح صوفیہ رویت قلبی است نہ رویت عیانی کہ تعلق بصر تعلق دارد۔ بحرالعلوم شرح مثنوی میں فرماتے ہیں درین تجلی حضرت موسیٰ علیہ السلام مشاہدہ حق سبحانہ وتعالیٰ نمودند وہم بسبب مشاہدہ فانی شدند و رویت حاصل نہ شد۔ مکتوبات قدوسی میں ہے آنچہ اینجا بود یقین گویند کہ حجاب درمیان است و آنچہ آنجا بود عیان نامند کہ ارتفاع حجاب از میان ست (انوار العاشقین)

حیاۃ العلوم میں ہے کہ رویۃ اللہ بالعین والابصار فی الدار الآخرۃ دار القرار روۃ المیرے فی الدنیا مختصر۔ درکتب سلوک ہیں مقام فنا میں جو مشاہدہ ہوتا لکھا ہے وہ رویت قلبی ہے جیسا اوپر گذر چکا اور نیز مقام مشابہ خواب کے ہوتا ہے سو خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے۔

تنبیہ: بعض اوقات سالک روحانی تجلی کو تجلی ربانی سمجھ کر گمراہ ہوتا ہے اس مقام پر شیخ کامل محقق کی ضرورت ہے۔ درمکتوبات چہاردہم حضرت یحییٰ منیری ست بدان کہ تجلی عبارت از ظہور ذات و صفات او میاست جل جلالہ و روح را نیز تجلی باشد و بسیار روندگان درین مقام مغرور شدہ اند و پنداشتند کہ تجلی حق یافتند اگر شیخ صاحب تصرف نباشد ازین ورطہ خلاصی دشوار بود۔ اکنون بدان کہ فرق است میان تجلی ربانی و تجلی روحانی چون آئینہ دل از کدورت وجود ما سوی اللہ صقالت پذیرد و مشرق آفتاب جمال حضرت گردد و جام جہان نمائے ذات و صفات او شود ولیکن نہ ہر کس را این سعادت مشاہدہ نماید از میان روندگان صاحب دولتے باشد کہ چون آئینہ دل از صفات بشریت صاف کند

بعضے صفات روحانی بر دلِ وے تجلی کند پس گاہ بود کہ ذات روح کہ خلیفۂ حق است
در تجلی آید بخلافت خود دعویٰ انا الحق کردن گیرد و گاہ بود کہ جملہ موجودات را پیش تحت
خلافت روح در سجود بیند و غلطاً فتد و داند کہ مگر حضرت حق است قیاس بر حدیث
اذا تجلّے اللہ لشیءٍ خضع لہ کل شیءٍ۔ و ازین جنس غلطہا بسیار افتد کہ تجلی روحانی
وحشت حدوث دارد و آن را قوت اقتا نباشد۔ و از تجلّے روحانی غرور و پندار پدید آید و در
طلب نقصان پدید آید۔ و از تجلی حق سبحانہ و تعالیٰ این جملہ برخیزد و ہستی بہ نیستی مبدل شود۔
در طلب مزید و تشنگی زیادہ گردد۔ اور بعض بزرگوں کے جو اس قسم کے اقوال ہیں ؎

دیگراں را وعدۂ فردا بود لیک ما را نقد ہم امشب بود

اس کے معنی شیخ عبدالقدوس فرماتے ہیں۔ یعنی او دانست آنچہ آنجا وعدہ بر دیت بود
این جا بچشم یقین مشاہدہ این منقودر احققان مشاہدہ خوانند محقق رویت دانند۔

رفع اشتباہ

بعض بزرگوں کے کلام میں جو تجلی ذاتی کا لفظ پایا جاتا ہے اس سے دھوکہ نہ کھایا
کیونکہ یہ اصطلاحی لفظ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سالک کی توجہ الی الذات میں استقدر
استغراق ہو جاوے کہ غیر ذات کی طرف اصلا التفات باقی نہ رہے حتیٰ کہ صفات بھی اس
وقت ذہن میں مستحضر نہ رہیں۔ اور ایک معلوم کے حضور سے دوسرے معلومات کی
غیبت محل استبعاد نہیں بلکہ بکثرت واقع ہے سو اس کو رویت سے کوئی علاقہ نہیں۔
علم الکتب میں اس کی تفسیر کی تصریح کی ہے علاوہ اس کے خود لغوی معنی کے اعتبار
سے بھی تجلی و رویت میں فرق ہے۔ کیونکہ تجلی کے معنی ہیں جلوہ کے سو یہ صفت حق

تعالےٰ کی ہے اور رویت کے معنی ہیں دیکھنا۔ سو رویت ذات میں یہ صفت عبد کی ہے تجلی کے اثبات سے رویت کا اثبات لازم نہیں آتا۔ کیونکہ اس کا حاصل یہ ہوا کہ ذات کیطرف سے ظہور ہو سکتا ہے مگر عبد کی طرف سے دید و بینش نہیں ہوتی سو اس میں کوئی اشکال نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تجلی کا اثبات فرمایا ہے بقولہ تعالیٰ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ اور رویت کی نفی فرمائی ہے۔ بقولہ تعالیٰ لَنْ تَرٰنِیْ۔

غرض قرآن و حدیث و کلام اہل حق سے واضح ہے کہ رویت ذات حق تعالےٰ کی آخرت میں واقع ہوگی، اور دنیا میں ممتنع ہے اور بعض اکابر کے کلام میں جو امکان کا قول کیا ہے اور امتناع کو معتزلہ کا مذہب قرار دیا ہے اس سے مراد امکان و امتناع عقلی ہے نہ شرعی۔ اور ہمارا امتناع شرعی ہے۔ بوجہ ورود نصوص عدم الوقوع کے دنیا میں اور امتناع عقلی مدعا نہیں۔ ورنہ آخرت میں کیسے وقوع ہوتا۔ اس لئے کہ مستحیل عقلی ممکن نہیں ہو سکتا۔ چہ جائے کہ وقوع۔ فقط

فصل۔ ایک غلطی یہ کہ شیخ کو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت جسد عنصری خدا سمجھا یہ اعتقاد صریح کفر ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا تغیر و تبدل، حدوث، احتیاج، تقلید، حلول و اتحاد ہزاروں خرابیاں لازم آتی ہیں۔ ظاہری جسد ظاہری حواس سے محسوس ہے وہاں تو استعداد غیر یہ ہے کہ حواس باطنی اور عقل کی بھی رسائی نہیں۔ خیال و فکر میں جو چیز آوے اللہ تعالےٰ اس سے بھی منزہ ہے۔ عمرو بن عثمان مکی فرماتے ہیں۔ کل ما توهم قلبك او سنح في مجاري فكرك او خطر في معارضات قلبك من حسن او بهاء او انس او جمال او ضياء او شبح او نور او شخص او خيال فالله تعالى بعيد من ذلك لا تسمع الى قوله تعالى ليس كمثله شئ وهو السميع البصير۔

پانچواں باب موانع طریق میں

یوں تو جتنے معاصی اور تعلقات ماسوی اللہ ہیں سب اس راہ کے رہزن ہیں۔ مگر چند ضروری چیزوں کو چند فصلوں میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل۔ ایک مانع مخالفت کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے افسوس اس زمانے میں رسوم و بدعات کی بڑی کثرت ہے اور تصوف اسی رسوم کا نام رکھا گیا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان[1]۔ جو حقیقت تصوف کی تھی کہ فنا و بقا کی نسبت حاصل کریں اس کے معنی بھی نہیں جانتے ان رسوم کے مقید ہو گئے۔ ابو العباس دینوری رح نے اپنے زمانے کا حال فرمایا ہے تو ہمارے زمانے کا کیا ٹھکانہ ہے۔ ان کا ارشاد ہے۔ نقضوا ارکان التصوف وھدموا سبلھا وغیروا معانیھا باسامی احدثوھا سموا الطمع زیادۃ و سوء الادب اخلاصا والخروج عن الحق شطحا والتلذذ بالمذموم طیبۃ واتباع الھوی ابتلاء والرجوع الی الدنیا وصلا وسوء الخلق صولۃ والبخل جلادۃ والسوال عملا وبذاءۃ اللسان ملامۃ وما کان ھذا طریق القوم[2]۔

---

[1] قریب ہے کہ عنقریب آئے گا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ کہ نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر اس کا نام، اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر حروف و نقوش اس کے تو [2] لوگوں نے ارکان تصوف کو برباد کر دیا اس کے طریقوں کو ویران کیا اور بدل دیا اس کے معنوں کو ایسے ناموں سے جو خود گڑھ لیے طمع کا زیادت نام رکھا اور بے ادبی کا اخلاص، اور دین حق سے نکل جانے کا شطح اور بری چیزوں سے لذت پانے کا خوش طبعی اور خواہش کی پیروی کا امتحان اور دنیا کی طرف لوٹ آنے کا وصل اور بدخلقی کا رعب اور بخل کا قوت اور سوال کا عمل اور بدزبانی اور جھگڑوں کا ملامت اور نہیں ہے قوم کا یہ طریقہ۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ان رسوم کی نسبت فرماتے ہیں نسبت صوفیہ غنیمتے ست کبری و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد۔

فصل۔ ایک بلا یہ ہے کہ غلطی سے کسی بے شرع پیر سے بیعت کرلی اب اسی کو نباہتا رہا جب وہ خود واصل نہیں تو اس کو کیسے واصل کرے گا۔ حضرت جنیدؒ کا قول ہے۔ صحبۃ اھل البدعۃ تورث الاعراض عن الحق۔ شیخ قوام الدین فرماتے ہیں۔ اے درویش محک معیار این کار کتاب و سنت است و سیر سلف کہ اہل اقتدا بودند نہ جاہ و مجرد مقام متبرک کہ فلاں بخرزند و درویش است در جائے آبا و اجداد خود نشستہ و چیزے کہ از شان شیخی مخالف معیار است آن فاسد و باطل یعنی اگر قول و فعل شیخ مخالف کتاب و سنت و اجماع بود ہیچ نباشد آن شیخ لائق شیخی و مقتدائی نبود ہرکہ بدو اقتدا کند بمقصود نرسد۔ بلکہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کامل سے بیعت کرے۔ شیخ سعد الدین فرماتے ہیں اگر از نادانی خود بجاہل یا اہل بدعت ارادت آورد تجدید ارادت کند و از دست او خرقہ پوشد تا گمراہ نشود۔ اور یہ مشہور ہے شیخ من خس است اعتقاد من بس است سو اول تو ایسے جاہل فاسق آدمی سے اعتقاد باقی رہنا مشکل ہے دوسرے یہ قاعدہ کلیہ نہیں شاذ و نادر ایسا بھی ہو گیا ہے جو اس فن سے ذرا بھی واقف ہے جانتا ہے کہ حصول مطلب کا طریقہ شیخ کامل کی صحبت و تعلیم ہے۔ و بس اور شیخ کامل وہی ہے جو جامع ہو ظاہر و باطن کا۔ تیسرے یہ کہ اس سے بے شرع پیر مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر پیر بہت بڑے درجہ کا کامل نہ ہو مگر شرع کے خلاف بھی نہ ہو تو یوں سمجھ کہ اگرچہ ان سے بڑھکر اور کامل ہوں۔ مگر میرے لئے یہی کافی ہیں اور میرا اعتقاد مجھے مقصود تک پہنچا دیگا

لہ نمبر ۲: ——— بدعتیوں کی صحبت اللہ سے منہ موڑ لینے کی موجب ہے۔

فصل:۔ ایک خرابی مانع عورتوں لڑکوں کو دیکھنا یا اُن کے پاس بیٹھنا اُٹھنا ہے اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں اپنے پیر کے ساتھ چلا جاتا تھا ایک حسین لڑکے کو دیکھ کر اپنے شیخ سے عرض کیا کہ حضرت کیا اللہ تعالےٰ اس صورت کو عذاب دیں گے؟ انہوں نے فرمایا کیا تو نے اسکو دیکھا ہے؟ جلدی اس کا نتیجہ بھگتو گے، وہ کہتے ہیں کہ بیس برس بعد میں قرآن بھول گیا۔ اسی طرح عورتوں سے ملنا جلنا خدا تعالیٰ سے کوسوں دور پھینکتا ہے۔ باب الاغلاط میں بتفصیل مرقوم ہو چکا ہے۔

فصل ایک مانع زبان درازی اور دعوی کمالات ودعوی توحید اور گستاخی مع اہل شریعت کے ساتھ، یا حق تعالیٰ کے ساتھ۔ اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔

فصل ایک مانع شیخ کی تعلیم سے زائد ٹوٹ کر مجاہدہ کرنا کہ چند روز میں گھبرا کر وہ تھوڑا تعلیم کیا ہوا بھی چھوٹ جاوے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں کو ایسا اتفاق ہوا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتے تملوا رواہ الشیخان۔

فصل۔ ایک مانع یہ کہ حصول ثمرات مجاہدہ میں تقاضا وعجلت کرنا کہ اتنے دن مجاہدہ کرتے ہو گئے اب تک کچھ نتیجہ نہیں ہوا۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ یا تو شیخ سے بداعتقاد ہو جاتا ہے یا مجاہدہ ترک کر دیتا ہے۔ طالب کو سمجھنا چاہئے کہ کوئی چیز بھی ایک دفعہ حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو یہی شخص کسی وقت بچہ تھا کتنے دن میں جوان ہوا، پہلے جاہل تھا کتنے دنوں میں عالم ہوا۔ غرض عجلت وتقاضا گویا اپنے ہادی پر فرمائش ہے۔

ملہ ترجمہ ہے حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں سے اتنا اختیار کرو کہ اکتا نہیں۔ کیونکہ اللہ نہیں اکتاتا جب تک تم نہ اکتا جاؤ۔ ۱۲

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یستجاب لاحدکم ما لم یعجل۔ ترمذی۔ اگر کسی وقت دل گھبرایا کرے ان اشعار سے تسلی کرلیا کرے۔

اشعار

قرنہا باید کہ تا یک کودکے از لطف طبع — عاقلے کامل شود یا فاضلے صاحب سخن

سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب — لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن

ماہہا باید کہ تا یک مشت پشم از پشت میش — صوفیئے را خرقہ گردد یا حمارے را رسن

ہفتہا باید کہ تا یک پنبہ از آب و گل — شاہدے را حلہ گردد یا شہیدے را کفن

روزہا باید کشیدن انتظار بے شمار — تاکہ در جوف صدف باراں شود در عدن

فصل ۔ ۱۔ ایک مانع یہ کہ شیخ سے محبت و عقیدت میں فتور ڈالنا، یا اس سے بڑھکر یہ کہ شیخ کا آزردہ کرنا۔ حدیث میں ہے۔ من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب۔

سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک جلدی نہ کرے۔ سے جو میرے دل سے عداوت کرے میں اسکو لڑائی کی اطلاع دیتا ہوں۔

چھٹا باب وصایا جامعہ میں

اس میں چند فصلیں ہیں۔ **فصل**۔ امام قشیری کے وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ اول عقائد موافق اہل سنت وجماعت کے درست کرے پھر ضرورت کے موافق علم حاصل کرے۔ خواہ درس سے یا صحبت علماء سے اور اختلافی مسئلہ میں احتیاط پر عمل کرے اور سب معاصی سے توبہ خالص کرے۔ اہل حقوق کو راضی کرے مال و جاہ کے تعلقات کو قطع کرے۔ اپنے شیخ کی مخالفت نہ کرے۔ نہ اس پر کوئی اعتراض کرے اپنے باطنی حالات شیخ سے پوشیدہ نہ کرے اور کسی سے ظاہر نہ کرے اگر کچھ قصور شیخ کا ہو جاوے فوراً معذرت کرے اور اقرار خطا کا کرے تاویل نہ کرے۔ بلا ضرورت شدیدہ سفر نہ کرے۔ بہت ہنسے نہیں۔ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے۔ اپنے پیر بھائیوں پر حسد نہ کرے۔ لڑکوں، عورتوں کی صحبت سے بچے بلکہ ان سے زیادہ گھل مل کر باتیں بھی نہ کرے جب تک صاحب نسبت نہ ہو جائے کسی کو مرید نہ کرے۔ آداب شریعت کا بہت پاس رکھے۔ مجاہدہ وعبادت میں سستی نہ کرے۔ تنہائی میں رہے۔ اور اگر مجمع میں رہنے کا اتفاق ہو تو ان کی خدمت کرے اپنے کو ان سے کم سمجھ کر برتاؤ کرے۔ دنیاداروں کی صحبت سے پرہیز رکھے۔

فصل:۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ بلا ضرورت دینی مصلحت دینی اغنیاء سے صحبت نہ رکھے۔ صوفیان جاہل اور جاہلان عابد اور علماء ظاہر پرست خشک اور جو محدثین اہل فقہ سے عداوت رکھیں اور جو لوگ کلام و معقول ہی میں منہمک رہتے ہیں ان سب کی صحبت سے بچے۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو عالم، صوفی ہو،

دنیا کا تارک، ذاکر اشد و اتباع سنت کا عاشق، اور مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دے کہ حنفیوں کا مذہب سب سے اچھا ہے یا شافعیہ کا سب سے بڑھکر ہے اپنے مذہب پر عمل کرتا رہے۔ نہ صوفیوں کے طرق میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کہ چشتیہ کی نسبت بڑے زور کی ہے۔ دوسرا کہے کہ نقشبندیوں میں اتباع سنت زیادہ ہے۔ اور اسی قسم کے خرافات سے بچے۔ وہ لوگ مغلوب الحال ہیں یا کسی تاویل سے کوئی امر کرتے ہیں جو اس شخص کے نزدیک خلاف سنت ہے۔ ان کو برا بھلا نہ کہے۔ اور خود وہی کرے جو قواعد شرعیہ کے موافق ہے

فصل۔ اس میں حضرت سیدنا و مرشدنا الشیخ الحافظ الحاج محمد امداد اللہ صاحب کی دعا یا کا خلاصہ لکھ کر رسالہ ہذا کو ختم کرتا ہوں۔ اس کو آخر میں اسی واسطے لکھا کہ خاتمہ میں برکت ہو ورنہ میرا حق یہ تھا کہ اس کو سب سے مقدم کرتا۔

خلاصہ فیما یعشقون مذاہب

طالب حق پر لازم ہے کہ اول مسائل ضروری و عقائد اہل سنت و جماعت کے حاصل کرے پھر ان مسائل سے تزکیہ کرے۔ حرص، مال، غضب، جھوٹ، غیبت، بخل، حسد، ریا، تکبر، کینہ اور یہ اخلاق پیدا کرے۔ صبر، شکر، قناعت، علم، یقین، تفویض، توکل، رضا، تسلیم اور شرع کا پابند ہے۔ اور اگر گناہ ہو جاوے جلدی کرکے نیک

ط ے خواہ صحبت علما سے خواہ کتابوں سے اور اگر زیادہ استعداد نہ ہو تو کتب ذیل کو اکثر اوقات مطالعہ میں رکھے، موضح القرآن ترجمہ قرآن شاہ عبدالقادر صاحب، تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار، شرح وقایہ اردو، مالا بد منہ، پند نامہ شیخ فرید الدین عطار، تکمیل ہدایت ترجمہ اردو، کیمیائے سعادت، اکسیر اعظم، جہاد اکبر، تحفۃ العشاق، ضیائے دروج، ارشاد مرشد، اور انتباہ کو سفر میں ہمراہ رکھے۔ ۱۲

عمل سے تدارک کرے، نماز با جماعت وقت پر پڑھے کسی وقت یاد الٰہی سے
غافل نہ ہو۔ لذت ذکر پر شکر بجا لاوے کشف و کرامات کا طالب نہ ہو، باحال
یا سخن تصوف غیر محرم سے نہ کہے۔ دنیا و ما فیہا کو دل سے ترک کر دے خلاف شرع فقرا۔
کی صحبت سے بچے۔ لوگوں سے بقدر ضرورت خلق کے ساتھ ملے اپنے کو سب سے کمتر
جانے، کسی پر اعتراض نہ کرے، بات نرمی سے کرے سکوت و خلوت کو محبوب رکھے
اوقات منضبط رکھے۔ تشویش کو دل میں نہ گھسنے دے، جو کچھ پیش آوے حق کی طرف سے
سمجھے۔ غیر اللہ کا خطرہ نہ آنے دے۔ دینی کاموں میں نفع پہنچاتا رہے، نیت خالص
رکھے، خورد و نوش میں اعتدال رہے۔ نہ اتنا زیادہ کھائے کہ سستی ہو اور نہ اس قدر کم
کہ عبادت سے ضعف ہو جاوے۔ کسب حلال افضل ہے۔ اگر توکل کرے تو بھی
مضائقہ نہیں بشرطیکہ کسی سے طمع نہ رکھے۔ نہ کسی سے امید و خوف کرے حق تعالیٰ
کی طلب میں بے چین رہے۔ نعمت پر شکر بجا لاوے، فقر و فاقہ سے تنگدل نہ ہو جاوے۔
متعلقین سے نرمی برتے، ان کی خطا و قصور سے درگذر کرتا رہے۔ ان کا عذر قبول کرے
کسی کی غیبت و عیب جوئی نہ کرے۔ عیب پوشی کرے، اپنے عیوب کو پیش نظر
رکھے، کسی سے تکرار نہ کرے۔ مہمان نواز و مسافر پرور رہے۔ غربا و مساکین اور اہل اللہ
کی صحبت اختیار کرے، قناعت و ایثار کی عادت رکھے۔ بھوک پیاس کو محبوب سمجھے،
کم سوئے، زیادہ روئے، عذاب الٰہی اور اس کی بے نیازی سے لرزاں رہے
موت کا ہر وقت خیال رکھے، روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کیا کرے، نیکی پر شکر
بدی پر توبہ کرے۔ صدق مقال، اکل حلال اپنا شعار بنا لے، غیر مشروع مجلس
میں نہ جاوے۔ رسوم جہل سے بچے، شرمگین، کم گو، کم سخن، اصلاح جو،

نیکوکار، نیکوکردار، باوقار، بردبار رہے۔ ان صفات پر مغرور نہ ہو، اولیاء کے مزارات سے معتقد ہوتا رہے۔ گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبور پر جاکر ایصال ثواب کرے مرشد کا ادب اور فرمانبرداری کامل طور پر بجالاوے اور ہمیشہ استقامت کی دعا کرے۔

الحمد اللہ کہ ۱۷ صفر روز پنجشنبہ ۱۳۱۲ھ وقت چاشت مقام کانپور مدرسہ جامع العلوم میں رسالہ "تعلیم الدین" اختتام کو پہنچا۔ یا الٰہی اس کو قبول فرماکر اپنے بندوں کو نفع بخش ہے

ہر نقش بستہ شوشم بیحرف ساختہ سرخوشم ۔ نفسے بیاد تو میکشم چہ عبارت وچہ معانیم

الفقیر المستمسک بالخیر الساطع

اس رسالہ میں جن امور کی تعلیم ہے ہر چند انکی تحصیل میں سعی کرنا ضرور ہے مگر بدون امداد اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہے کہ سب ہیچ ہے بقول مولانا

این ہمہ گفتیم ولیک اندر بسیچ ۔ بے عنایات خدا ہیچیم و ہیچ
بے عنایات حق و خاصان حق ۔ گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

اس لئے ناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ و کعبہ کی ارشاد فرمودہ ایک مناجات جس میں بزرگوں کے توسل سے تمام خیر و سعادت طلب کی ہے آخر میں لگادی جاوے تاکہ اسکو شوق سے جناب الٰہی میں عرض کیا کریں۔ اوراس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ بزرگوں کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے، دوسرا فائدہ خاص حضرت صاحب کے متوسلین کے لئے یہ بھی ہے کہ ان کو اپنے سلسلے کا اتصال ہوجاوے گا۔ وہو ہذا۔

شجرہ پیران چشت اہل بہشت

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسطے — اور درود و نعت ختم الانبیا کیواسطے

اور سب اصحاب و آل مصطفےٰ کیواسطے

در بدر پھرتی ہے خلقت التجا کیواسطے — آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کیواسطے

رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کیواسطے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الٰہی دل مرا — کر منور نور عرفان سے الٰہی دل مرا

حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الٰہی دل مرا — کر منور نور عرفان سے الٰہی دل مرا

حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید — اپنی تیغ عشق سے کرلے اگر مجھکو شہید

حاجی عبدالرحیم اہل خدا کیواسطے

کر وہ پیدا درد و غم میرے دل افگار میں — بار پاؤں جس سے اے باری تری دربار میں

شیخ عبدالباری اشرف بے ریا کیواسطے

شرک و عصیان و ضلالت سے بچا کر اے کریم — کر ہدایت مجھکو تو راہ صراط مستقیم

شاہ عبدالہادی پیر ہدا کیواسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے — اپنے کوچے کی عطا کر دولت خواری مجھے

شاہ عزیزالدین عزیز دوسرا کیواسطے

دے مجھے عشق محمد اور محمدیوں میں گن — ہو محمد ہی محمد ورد میرا رات دن

شہ محمد اور محمودی اتقیا کے واسطے

حب حق حبِ الٰہی حبِ مولا حبِ رب — الغرض کر دے مجھے محوِ محبت سب کا سب

شہ محب اللہ شیخ با صفا کے واسطے

گرچہ میں غرقِ شقاوت ہوں سعادت سے بعید — پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید

بو سعید اسعد اصل ورا کے واسطے

قال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام — لطف سے اپنے مرے کر ملک و دین کا انتظام

شہ نظام الدین بلخی مقتدا کے واسطے

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک و مال — یعنی اپنے عشق میں کر مجھکو با جاہ و جلال

شہ جلال الدین جلیل اصفیا کے واسطے

حبِ دنیا دی سے کر کے پاک مجھکو اے حبیب — اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب

عبد قدوس شہِ قدس و صفا کے واسطے

کر معطر روح کو بوئے محمد سے مرے — اور منور چشم کر روئے محمد سے مری

اے خدا شیخ محمد رہنما کے واسطے

کر عطا راہ شریعت لطف سے احمد کے مجھے — اور دکھا نور حقیقت خوئے احمد سے مجھے

شیخ عارف صاحب لطف و عطا کے واسطے

کھول دے راہ طریقت قلب پہ یا حق مرے — کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے

احمد عبد الحق شہ ملک بقا کے واسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال — ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دل میں تو ڈال

شہ جلال الدین کبیر الاولیا کے واسطے۔

ہے مکدر ظلمتِ عصیاں سے میرا شمسِ دین　　کر منور نور سے عرفان کے میرا شمسِ دین

شیخ شمس الدین ترک شمسِ تقی کے واسطے

اے مرے اللہ کر ہر وقت ہر پیل و نہار　　عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بیتاب و قرار

شیخ علاؤ الدین صابر با رضا کے واسطے

دے ملاحت مجھکو رب نمکینیِ ایمان سے　　اور حلاوت بخش گنج شکر عرفان سے

شہ فرید الدین شکر گنج بقا کے واسطے

عشق کی رہ میں گئے جوں اولیا اکثر شہید　　خنجرِ تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

خواجہ قطب الدین مقتول ولا کے واسطے

بے ترے ہو نفس و شیطان ورنہ ایمان و دین　　جلد ہو آ کر مرا یا رب مددگار و معین

شہ معین الدین حبیب کبریا کے واسطے

یا الٰہی بخش ایسا بے خودی کا مجھکو جام　　جس سے جا ئے پردہ شرم و حیا و ننگ و نام

خواجہ عثمان با شرم و حیا کے واسطے

دور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار　　زندہ کر ذکرِ شریعت حق سے اے پروردگار

شہ شریف زندنی با آتقیا کے واسطے

آتش شوق با سعدر دل میں کر مجبرا سے ودود　　ہر بُنِ مو سے مرے نکلے تری الفت کا دود

خواجہ مودود چشتی پارسا کے واسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہ ضلالت سے نکال　　بخش عشق و معرفت کا مجھکو یا رب ملک و مال

شاہ یوسف شہر شاہ و گدا کے واسطے

مست اور بیخود بنا بوئے محمد سے مجھے　　محترم کر خواری کوئے محمد سے مجھے

بو محمد محتشم شاہ دلا کیواسطے

صدقے احمد کے ہیں امیدیں مری ذات سے کر بدل کھوٹے عصیاں کو حسنات سے

احمد ابدال چشتی باصفا کیواسطے

صدقے گر یار بیخ و فرقت تو لے پروردگار کر مری شام خزاں کو وصل سے روز بہار

شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کیواسطے

شادی و غم سے دو عالم کی مجھے آزاد کر اپنے درد و غم سے یارب دلکو میرے شاد کر

خواجہ ممشاد علوی بوالعلا کیواسطے

ہے مرے تو پاس ہر دم لیک میں اندھا ہوں بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آئے نظر

بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کیواسطے

عیش و عشرت کی دو عالم سے نہیں طلب مجھے چشم گریاں سینہ بریاں کر عطا یارب مجھے

شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا کیواسطے

نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کیواسطے

راہزن میرے ہیں دو قزاق با گز گراں تو پہنچ فریاد کو میری کہیں سے آسماں

شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کیواسطے

کر مرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور دیکھیں اور آنکھیں نہیں بجز تیرے سر بسر وحدت کا نور

خواجہ عبدالواحد بن زید شاہ کیواسطے

کر عنایت مجھکو توفیق حسنہ اے ذوالمنن تاکہ ہوں سب کام میرے تیری رحمت سے حسن

شیخ حسن بصری امام اولیا کیواسطے

دور کر دے حجاب جہل و غفلت میرے رب کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب
ہادیٔ عالم علی مشکل کشا کیواسطے
کچھ نہیں مطلب بجز عالم کے گل و گلزار سے کر مشرف مجھکو دیدار پر انوار سے
سرور عالم محمد مصطفیٰ کیواسطے!
آ پڑا در پر ترے میں ہر طرف سے ہو کر ملول کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول
یا الٰہی اپنی ذات کبریا کیواسطے!
ان بزرگوں کے تئیں یا رب بغرض ایں پڑیں کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں
مجھ ذلیل و خوار و مسکین و گدا کیواسطے
اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے کر دوئی کو دور کر پر نور وحدت سے مجھے
تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کیواسطے
کر دیا اس عقل نے بے عقل دیوانہ مجھے کر ذرا اس ہوش سے بیہوش و مستانہ مجھے
یا رب اپنے عاشقان باوفا کیواسطے
کشمکش سے ناامیدی کی ہوا ہوں میں تباہ دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنی نگاہ
یا رب اپنے رحم و احسان و عطا کیواسطے
چرخ عصیان سر پہ ہے زیر قدم بحر الم! چار سو ہے فوج غم کر جلدی اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کیواسطے
گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کیواسطے
ہے عبادت کا سہارا عابدوں کیواسطے اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کیواسطے،

بے عصائے آہ مجھ بے دست وپا کیواسطے

نے فقیری چاہتا ہوں حق امیری کی طلب نے عبادت نے زہد نے خواہش علم وادب
درد دل پر چاہیئے مجھکو خدا کیواسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعمائے دنیا بے شمار کی عطا تو نے مجھے پر اب تو لے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کیواسطے

گرچہ عالم میں الٰہی سعی میں بسیار کی پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی
جان و دل لایا ہوں تجھ پر فدا کیواسطے

گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگان تیغ تسلیم و رضا کیواسطے

حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا
اپنے لطف و رحمت بے انتہا کیواسطے

جسنے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ چھپوایا جس نے یہ شجرہ لکھایا جس نے یہ شجرہ پڑھا
بخش دیجے سب کو ان اہل صفا کیواسطے

ـــــــ

عہ یہ مثلث مؤلف نے بڑھا دیا ہے ۱۲